تفسیر مرتضوی

یعنی

پارہ عم کے تفسیر میں نظم ہندی

تصنیف

مولانا شاہ غلام مرتضی رحمہ اللہ تعالی

المتخلص بہ جنون

ابن حضرت سید مولانا محمد تیمور الہ آبادی

کو

خاکسار

خواجہ عبد الصمد نے

تصحیح سے حافظ محمد صدیق صاحب اور مولوی محمد وجیہ صاحب
مدرس مدرسۂ کمپنی بہادر کے

مطبع طبی

میں

مولوی عبد الماجد ابن حکیم مولوی عبد المجید خان مرحوم کے

واسطے فائدہ خاص و عام کے

روز جمعہ سنہ ١٢٦٩ ہجری میں

چھپوایا
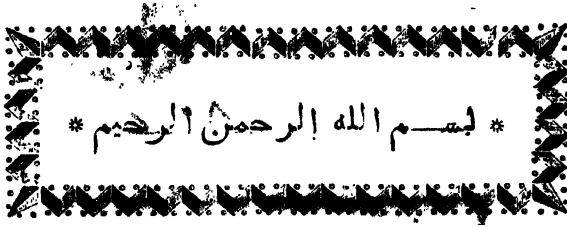
ہی سزائے حمد وہ عالی جناب   جسنے بھیجا ہی محمد پر کتاب

یعنی قرآن کو باین نظم کلام   کہ پُر از آیات قدرت ہی تمام

ہی کلام حق پُر از اعجاز سب   کوئی اِس صورت سے کہہ سکتا ہی کب

کون کہہ سکتا ہی اور کسنے کہا   قول حق جسنے سنا عاجز رہا

کیونکہ ہو مخلوق سے خالق کا کام   کیونکہ ہو بندہ خدا کا ہمکلام

یہہ کلام حق ہی شرکت سے بری   بندہ سے کب ہو خدا کے ہمسری

کس سے ملتا ہی کلام ذوالمنن   کہ سخن شاہوں کا ہی شاہ سخن

قال الله تعالیٰ

قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ عَلٰى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ
هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْكَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا

ای محمد کہو اگر سب ذی شعار   جمع ہوویں جن و انس روزگار
اُسپر کُہلا ویں وہ سب مکار تمام   مثل اِس قرآن کے نادر کلام
لا نہیں سکنے کے سب اِسکا نظیر   گرچہ ہو بعض اِنکا بعضے کا ظہیر
جمع ہوا کثر عرب جو تہے فصیح   لا نہ سکے آیت نہ مثل اُسکی صریح
مرد اُمی پر اِسے ظاہر کیا   اُسکو ہر اِسرار سے [illegible] کیا
اِس لئے اُمی پر بہیجا یہہ کلام   تا کہ حُجت ہو نبوت پر مدام
یعنے بے تحصیل علم و بے کسب   ہووے ناخوانده میں یہہ علم و ادب
بندہ اُسکا اور ہون اُسکا بحق   ہی نبوت میں جسے سب پر سبق
ہی وہی محبوب رب العالمین   بہترین خلق و ختم المرسلین
بہیج اُنکے آل اطہر پر سلام   رہنمائے خلق ہیں بارہ امام
رحمت للعالمین ہی اِنکی ذات   ہی غلامی اِنکی منشا و نجات
اُو تحیت کہو باصحابِ رسول   کرتے تہے حکمِ نبی دلسے قبول

* بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ النبا مکیۃ فی الاقاویل کلھم وایتھا اربعون

یکصد و ہفتاد و سہ کلمہ است و ہفت صد و ہفتاد حروف و دو رکوع است *

سورۂ عم کہتے ہین مکیہ جان اسمین ہین چالیس آیۃ بیگمان
ہین صد وہفتاد وسہ کلمہ شگرف دو رکوع اور ساتسے ستر ہین حرف

* در شان نزول این سورہ *

جب کیا حضرت نے دعوت آشکار اور پڑہا قران با ہلِ روزگار
اور دیا خلق کو از روز حشر کہ اُٹھوگے مرکے تم ہنگام نشر
پس رسالت میں پیغمبر کے سبھی اور نزول آیات قرآن میں بھی
اور وقوع بعث میں بھی صاف صاف کرتے تھے کفار مکہ اختلاف
کہتے تھے با یکدیگر قوم لعین کہ یہہ تینون چیز حق ہین یا نہین

یا نبی سے یا بجمیع مومنین پوچھتے تھے آ کے کفار لعین
پس نبی کو اس بنا سے سربسر دی خدا نے سورۂ عم مین خبر

* عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ *

اصل مین تھا عم عنما ای پسر لون کتین کر میم پھر ادغام کو
کر الف کو حذف سن معنے بجان پونچھتین ہین کس چیز سے یہہ کافران

* عَنِ النَّبَاءِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ ھُمْ فِیْہِ مُخْتَلِفُوْنَ *

اس خبر سے کہ بڑی ہی بیخلاف کرتے ہین سب جسمین باہم اختلاف
یا کتاب اللہ ہی بناء عظیم قول شاعر جسکو کہتے ہین لئیم
یا کہین ہین سحر یا ہی مفترا نزد بعضے ہی کلام کبر یا
یا محل ہی کہ جمیع مومنین اُسکنین کہتے ہین ختم المرسلین
اور اُسے کہتے تھے ساحر کافران شاعر و مجنون گروہ مشرکان
یا کہ ہی اس بنا سے حشر مراد اُس سے نہ آگاہ جز رب العباد

قولہ تعالیٰ

* ھٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ *

حشر کو کہتے ہین حق ہی مشرکان ہمکو بخشا وینگے پیش حق بتان

قوله تعالی

اِنْ هِیَ اِلَّا حَیٰوتُنَا الدُّنْیَا *

منکران حشر کہتے ہین ہنوز نہ مگر یہہ زندگی ہی چند روز

قوله تعالی

* بَلْ هُمْ فِی شَکٍّ مِنْهَا *

اور کتنے ہین شکمین زان بنآءِ عظیم کیونکے ہونگے زندہ یہہ عظمِ رمیم
تاکہ رد ہو جائے قول ناصواب یہہ دیا کفار کو حق نے جواب

* کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ *

جانگی حقا کہ قوم منکران زود مرگ و وقت نزع روح جان
یعنے جب ہونگے فرشتے آشکار تب یقین جانگے قوم نابکار

* ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ *

پس یقین جانگی یہہ قوم پلید جب مذاب قبر ہوئیگا شدید
کہ وقوعِ بعث مین کچہ شک نہین ہمکو جز دوزخکے اب مسلک نہین
یا بہ تکرار ازپئے تاکید ہی کہ نہ اِن اندہ ہونکو چشمِ دید ہی
پھر کئے حق نے برائے مُنکران یہہ دلایل اپنی قدرت کی بیان

کتنے زیر پا ہیں کتنے فوق سر کتنے انکی ذات میں ہیں جلوہ گر

* اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَادًا *

ایا یہہ ہم نے کیا ہی خاک سے فرش گُستردہ تمہارے واسطے
ای اچھائی ہم نے پانی پر زمین مُردہ اوزندہ ونکے رہنے کتیں

* وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا *

اور کیا کوہونکو میخین اُستوار تانہ کانپے اوزمین پکڑے قرار

* وَخَلَقْنَاكُمْ اَزْوَاجًا *

اور تمہین پیدا کیا ہی ہمنے جفت ای نر و مادہ کو بے گفت وشنفت
یعنے زن اور مرد کو پیدا کیا ایک کا دل ایک پر شیدا کیا
تاکہ اِن دونونسے پیدا ہو پسر جیسے آب وخاک سے کِشت وثمر
یا مراد ازواج سے ہی قسم قسم مختلف در صورت والوان وجسم

* وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا *

اور کیا ہمنے تمہاری خواب کو موجبِ راحت تنِ بیتاب کو
ای کیا ہی ہمنے خواب مردمان راحتِ چشم وجنان وجسم وجان

* وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا *

اورکود انا منی ہمنے رات کو پردۂ کار دن و کار نکو

شیخ اکبرکے سخن پرکرتو میل معنے شب ہی پردۂ اصحاب لیل

شب ملاتی ہی انہونکو بارسے کرکے پنہان دیدۂ اغیار سے

تاکہ اُس خلوت میں انکو باحبیب لذتِ دیدار ہوتی ہی نصیب

ہوتے ہیں محبوب جانسے ہم کلام پیتے ہیں جامِ حضوری کو مدام

در رخورِ احوالِ واستعداد خویش ہوئے برخوردار مرد رویش ریش

یہہ سخن سن لے توشیخ اسلام کا ہی یہ نکتہ سالکونکی کام کا

یعنے شب ہی پردۂ دارِ سالکان پردہ پوشِ کاروبارِ عاشقان

شب ہی پردۂ گریۂ عشاق کا شب ہی پردۂ عاشقِ مشتاق کا

شب ہی پردۂ دیدۂ بیخواب کا شب ہی پردۂ عاشقِ بیتاب کا

شب دلِ عشاق کی ہی رازدار عاشق ومعشوق کی ہی غمگسار

کہتے ہین اہلِ وصالِ دوست سب کاش تا صبحِ قیامت رہتی شب

* وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا *

اورکیامین روزکو وجہ معاش تاکرو تم اُسمین روزی کی تلاش

* وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا *

اوربنایا هی تمهاری فوق سر　صفت مسقف آسمان سخت و زبر
یعنے ازبس محکم و سخت استوار　نه هی جسمین یك شگاف ویك نگار

* وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا

اورکیا همنے چراغ آفتاب　روشن وتابان برونے خاك وآب

* وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا

اومین بهیجا ابربارنده سے آب　ابر ریزنده برونے هر تراب
یون هی کشاف وکواشی میں لکها　که هی باران آسمان سے آوتا
آسمان سے آوتا هی بر زمین　زنده گی تا بخشے هرشی کنین
کہتے هیں یون ابن عباس ای پسر　عرش سے آتاهی باران فرش پر
عرش سے هی رزق حیوانات کل　یعنے کاه و دانه واثمار وگل
اور حکیم ترمذی نے یون کہا　کامل باران هی ازوحی خدا
بحرحیوان سے که زیرعرش هی　اُسے یك دریا روان تافوش هی
یك فلك سے دوسری پر اُترے هی　اِس طرح شش آسمانکوکرکے طی
پہنچے هی تا اسمان دنیوی　حکم هوهی باد کوکه ای رهی
کر توا س یم کو پراگنده بابر　ابرکوهی حکم رکهه اِسکو بصبر

تاکه جیوں غربال با آهستگی پانی برساوے به بسط وبستگی

حکم پہر هوهی فرشتوں کتیں نرکرو اس سے فلاں قطع زمیں

سن فنا وه اوحسن بصری سے بیاں که مراد ازمعصرات هیں آسمان

* لِنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا *

تاکه هم با هر نکالیں آب سے دانهٔ هر قسم آب و تاب سے

* وَنَبَاتًا لا ۵

اور اُگاویں اُسے اقسام گیاه تاکه حیوانات کا هووے ربیاه

یامراد ازحب هی دانه کی ذات جواوگی هی خاک سے سو هی نبات

یعنی باران سے کیا هم نے گہر اور نباتات ازپی هر جانور

* وَجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۵

اور درخت باغهائے پر ثمر جنکی شاخیں مل رهی هیں سربسر

* اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا لا ۵

حق هی روزفصل ازامر خدا وعدهٔ گاه خلق هی بهر جزا

هیگا یوم الفصل روز رستخیز هوکی جس دن حق کوباطل سے تمیز

* يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ *

صور میں اُس دن با مر کبریا نفخهٔ ثانیه پهونکا جاویگا
کہتے ہیں ہی صور جیوں شاخ کلان حضرت اسرافیل پهونکینگے وهان
کہتے ہیں کہ جمع صورت ہی یہ صور پهوکینگے دم کو بجسم اهل گور
* فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۝

پس تم آؤگے زمین سے فوج فوج جیون هواسے بحر میں اوتهتي هی موج
روي انه عليه الصلوة والسلام سئل عنه فقال تحشر عشرة
اصناف من امتي بعضهم علي صورة القردة وبعضهم علي
صورة الخنازير وبعضهم منكوسون يسحبون علي
وجوههم وبعضهم عمي وبعضهم صم وبكم وبعضهم يمضغون
السنتهم فهي مدلات علي صدورهم يسيل القيح من افواههم
يتقذرهم اهل الجمع وبعضهم مقطعة ايديهم وارجلهم وبعضهم
مصلوبون علي جزوع من النار وبعضهم اشدّ نتنا من الجيفة
وبعضهم يلبسون ثيابا سابغة من قطران لازغة لجلودهم
ثم فسرهم بالفتان واهل السحت وآكل الربوا والجابرين
في الحكم والمعجبين باعما لهم والعلماء الذين خالف قولهم

من عملهم والموذين جيرانهم والساعين بالناس الى السلطان
والتابعين للشهوات والمانعين حق الله تعالى والمتكبرين من الخيلاء

ثعلبي کہتے ہیں راوي نے کہا کہ معاذ ابن جبل سے ہی سنا
ایک نے پوچھا نبي سے حالِ نشر ہوگا کس صورت سے اس اُمت کا حشر
تب پیمبر نے کہا اُمت میري سن بدہ صورت اُٹھائے جاے گي
بعضے تو بر صورت بوزینگان عیب بین ونکتہ چین مردمان
شکل بوزینہ کي ہوگا نکتہ چین جو یہاں ہیں نکتہ چین وعیب بین
اورجود نیا میں ہیں مردارخوار ہووینگے برصورت خوک آشکار
داردنیامیں جوکوئي کہاتے ہیں سود وے تو اس صورت سے ہووینگے نمود
با قلِ معکوس آوینگے چلے یعنے پا ہووینگے اوپر سر تلے
جو حکومت میں کرینگے ظلم وزور گور سے اپنے وے خر نکلینگے کور
قاضي ومفتي وسلطان ووزیر اُنمیں ظالم ہیں سو نکلینگے ضریر
اورکتنے ہونگے گنگان وکران جوکے ہیں مغرور طاعت پر یہان
اورکتنے دانتون سے کاتین زبان منہہ سے اُنکے ریم وخون ہوگا روان
اوزبان ہوویگي چھاتي پر پڑي بواُنہونکے منہہ سے آویگي سڑي

ہو وینگے مردم کو اہت سے نفور بھاگینگے اُس بوے بد سے دور دور
یہ وسے عالم ہیں کہ پڑھکر علم ودین اورکو کہتے ہیں خود کرتے نہیں
اورکتنے ہونگے برید دست وپا جنسے ہمسایہ کو رنجیدہ کیا
کھینچتے جاوینگے بد ار آتشین جو بیان کرتے ہین غمازی بکین
رہتے ہین ساعی بہ پیش حاکمان بہر تاوان وزیانِ مردمان
آوینگی بعضون کے تن سے بوے بد جیسے سڑ جاتا ہی مردیکا جسد
یہہ کبھی دیتے نتھے حقِ خدا دن کو تھا اکل حرام وشب زنا
پہنینگے گردن کشان واہل جاہ جبۂ قطران وگو گرد سیاہ
دیہ سے جامہ چکت ہونگی لگے سارے ہین گویا وے کمل ملک مین بکے
یہہ جو گذرا میگا حال کافران ہوگا اِس صورت سے حشر مومنان
بعضے تو آوینگے جیون ماہ تمام جنسے ہووینگے منور خاص وعام
آوینگے باروی روشن مثل بدر جنسے روشن ہوگا سب میدان حشر
بعضو نکامنہہ ہو ویگا جیون آفتاب ہونگے اکثر اہل محشر نوریاب
اور بعضے ہونگے جیون اِستارگان کتنے اُنکے نور میں ہونگے روان

* وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا لا ○

اورکھولا جایگا اُس دن فلک　پس وہ ہوگا صاحب در لانہ شک

یعنے جیون زنبورکا ہوتاہی گھر　گنبد گردوں ہوا پا ہوگا در

* وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ٥

اورچلینگے کوہ با صد اضطراب　پس وہ ہوجاوینگی مانند سراب

یعنے اورجاوینگے ہرکوہ کلان　ہووینگے برباد جیون ریگ روان

* اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا *

بیگمان ہی خلق کادوزخ ممر　یعنے ہی وہ سب کیتیں راہ گذر

حق نے دوزخ پربنا یاپل صراط　مومن اُسپر جاوینگے باصد نشاط

اورجب اُسپر چلینگے کافران　فعردوزخ میں گرینگے بےامان

یا کمین گہ ہی برائے خازنان　منتظر ایسا وہ بھرکا فران

خازن دوزخ برائے مشرکین　خازن جنت برائے مومنین

سن حسن بصري سے یہہ کہ سہ ہزار　سالہ راہ اُس پلکے ہی ای مردکار

ہی دم شمشیرسے بھي تیزتر　عاصیونکو اُنسے مشکل ہی گذر

موسے بھي باریک ہی اُس پلکي راہ　حق تجھے اُس راہ سے دیگا پناہ

اُس پہ دہ صد سالہ ہی چڑھنےکي راہ　اوراوتار اِتنا ہیگا بے اشتباہ

اتنی هي اُسپر رہ ہموار رهی   جوکہ اُس کانتے سے اُترا پا رهی

* لِلطَّاغِیْنَ مَاٰبًا ؕ

هی برائے طاغیان جائے قرار   کہ وہان سے کر نہیں سکتے فرار

یعنے جائے بازگشت کافران   تا ابد اُسمین رہینگے جاویدان

* لَا بِثِیْنَ فِیْهَآ اَحْقَابًا ؕ

دیرتک اُسمیں رهینگے زینہار   یعنے بے حد ونہایت روزگار

جمع هی احقاب حقبہ کي بیان   یعنے ایام زمان و بیکران

یون هی تفسیرمعالم مین لکھا   حق نے فرمایاهی لفظ احقاب کا

اُس سے تینتالیس حقبے هیں مراد   حقبہ هی ستر برس کا رکھہ تویاد

اور هفتصد سال هی بیقیل وقال   ازرہ اعداد هي هر ایك سال

تین سی اوساتھہ دن کا سال گن   جسکا وہ صد سال هی هر ایك دن

یہہ مراد احقاب سے کہتے هیں یہان   حق کینئین تعئین مدت کا بیان

بلکہ مانند قطار اشتران   درپئے یکدیگر هیں حقبے روان

یون هي کشاف وکواشي میں لکھا   کہ نہیں مقصود حصر ایام کا

اُسے نے تعیین مدت هی مراد   بلك حقبونکا پیاپی امتداد

* لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا *

آی نہ چکھینگے ہوائے سرد وہان وہان سدا جلتے رہینگے کافران

یعنے دوزخ میں نہین سردي کے ہو کہ ذرا رفع حرارت اُسے ہو

بعضے معنے بَرد کے کہتے ہیں خواب یعنے وہاں راحت نہیں جز پیچتاب

* وَلَا شَرَابًا ط *

اور نہیں پینے کتیں وہاں آب سرد کہ ذرا کم ہو جگرکا سوز و درد

* اِلَّا حَمِيمًا وَّغَسَّاقًا لا *

غیر آب گرم اور ریم روان کہ وہ جاري ہی ز زخم عاصیان

گر پیا چاہے اُسے کوئي تشنہ لب گوشت منہہ کا گل کے گر پڑتا ہی سب

گر پئے اُس آب کو وہ تشنہ کام ٹکرے کر ڈالے ہی رودو نکو تمام

یہہ عذاب نار جو ملے کور ہیں اُنکو ہیں جو راہ حق سے دور ہیں

* جَزَاءً وِّفَاقًا ط *

یعنے پاوینگے جزائے ہر عمل درخور کردار خود از عزوجل

ای دیا جاویگا ہر عامل جزا ہی کیا جیسا ہي ویسا پایگا

* اندازہ جمامہ این است *

* جوزوا جزآء موافقا لاعمالهم *

انے دئے جاوینگے پاداش وجزا ‌ درخورِ اعمال قومِ اشقیا

کفرسے بدتر کوئي کردار نه ‌ کوئي عذابِ نارسے دشوار نه

اور ایمانسے نہیں بہتر عمل ‌ اورکوئي جنّتسے نه خوشترمحل

* اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ *

بیگمان دنیا میں یہه خانه خراب ‌ تھے نرکھتے تھے ذرا خوفِ حساب

یا که نه رکھتے تھے امیدِ ثواب ‌ بسکه تھے دنیامیں دایم مستِ خواب

* وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۞ *

اومکذّب تھے میرے آیات کے ‌ تھے یہان منکر نبي کے بات کے

اومکذّب تھے کتاب الله کے ‌ دلسے منکر تھے رسول الله کے

* وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۙ *

اورکیا هر چیزکو همنے شمار ‌ لوحِ پرهمنے لکها سب آشکار

یعنے اعمالِ بد و نیکِ جہان ‌ طاعتِ عابد گناهِ عاصیان

* فَذُوْقُوْا *

پس کہینگے هم چکھوای مشرکان ‌ آتشِ دوزخ کے لذّت کویہان

* فلن نزيدكم الا عذابا *

اس زيادہ کرنے کے نہ از عتاب ہر تمہارے جسم وجان پر جزعذاب

ہی خبر میں کہ یہ آیت ہوشدار ہی وعید سخت تر بر اہل نار

یہ حکایت. یک مفسر نے لکھی حق سے جب مانگینگے یاران دوزخی

وہیں پیدا ہوگا یک ابر سیاہ مار وعقرب آکے برساویگا آہ

درد اُنکی کاٹنے کی الف سال جان میں انکی رہیگی بیزوال

کہہ چکے جب سرگذشت دشمنان اب یہ فرماتے ہیں حال دوستان

* اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ حَدَائِقَ *

بیگمان پرہیزگارونکے تئیں ہوگی جائے رستگاری یوم دین

ہوگی پھر مومن پرہیزگار جاے دولت باغہائے میوہ دار

* وَاَعْنَابًا ۙ *

اور درخت تاک میں پر از ثمر دال ہی تخصیص اُسکی فضل پر

ہوئی خبر میں ہی کہ مومن زینہار دیکھیگا جنت میں باغ اپنا ہزار

او شجر ہر باغ میں اُسکے ہزار اور برگ ہر درخت از شاخسار

ہووینگے ستر ہزار ای نیکبخت کلمۂ طیب پھر برگ درخت

این کلمہ نوشتہ شدہ است

* لا الہ الا اللہ محمدٌ رّسول اللہ *

* امة مذنبة ورب غفور *

اور لکھا مرہرگ میں ای باشعور امة مذنب واللہ غفور

ہی خبر میں میوۂ جنت اگر تو ترے بہرو میں لکتا ہی ثمر

* وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۞ *

او میں بہر راحتِ اہلِ جنان دختران نار پستان نوجوان

نورس ود وشیزہ وصاحب جمال ہم سن وہم صورت و نیکوخصال

دیکہ ہی تفسیر زاہد میں لکھا اسطرح احوال زن اورمرد کا

یعنی ہونگی شانزدہ سالہ زنان سی وسہ سالہ اُٹھیگا ہرجوان

اورہی اکثر تفاسیر و نمیں سن ہوونگے تینتیس کے ہرمرد وزن

* وَكَأْسًا دِهَاقًا ۞ *

اور اُنکو جامہائے پُر زمی دست غلمانسے پئینگے پی بہ پی

* لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ۞ *

ونہ جنت میں سنینگے جنتی حرف لغووکذب وباطل کوکبہی

یا نہیں سنتے کے معتان بہشت   حرف بیمعنی کووی نیکوسرشت
جیوں مٹے دنیانہیں اُس میکاحال   کرتے ہیں یکو جسے جنگ وجدال

* جَزَآءً مِّنْ رَّبِّکَ *

اپنی طاعت کی یہ پاوینگے جزا   تیرے خالق کے طرف سے برملا

* عَطَآءً حِسَابًا لا *

کی عطا از رحمت وجودِ تمام   مومنون پرکافی ووافی مدام
یاکہ اُس نعمائے جنت کودلا   بخشتا ہی اُنکے فعلونکی جزا

* رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا *

خالق ہر یک زمین وآسمان   اوجو خلقت ہی اُنہو کے درمیان

* الرَّحْمٰنِ *

مہربان ہی خلق پراپنے تمام   ہی ہمیشہ فیض بخش خاص وعام

* لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ہ *

کہہ نہیں سکنے کے حق سے آنزمان   یک سخن اہل زمیں وآسمان

* يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ہ *

ہوگا قایم روح جس دن یکطرف   یکطرف سارے فرشتہ باندھے صف

کہتے ہیں ہی روح نام یک ملک ہی موکل روح پر بے ریب وشک

یوں ہی تفسیر معالم میں لکھا کہ کوئي مخلوق نہ اُسے بڑا

سب فرشتہ حشرکو باندہینگے صف حشرکو ہوگا وہ تنہا یکطرف

یعني یون فرماتے تھے خیرالانام ہی سپہر چارمین اُسکا مقام

کرتاہی تسبیح نت بارہ ہزار اُسکے ہر تسبیح سے ای مردکار

ہوہی پیدا ایک ملک تسبیح خوان اُسکونت تسبیح ہی ورد زبان

یا کھڑے ہوویںگے جبریل امین با ملایک پیش رب العالمین

* لَا يَتَكَلَّمُونَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ ۝ *

نہ کہینگے یک شفاعت کا سخن دے مگر جسکو اجازت ذوالمنن

کر نہین سکتے شفاعت انبیا وہان مگر جسکو اجازت دے خدا

* وَقَالَ صَوَابًا ۝ *

اور اُنہونے دار دنیا مین کہا کلمۂ طیب کو با صدق وصفا

لسی شفاعت ہی نصیب مومنان اُسّے بے بہرہ رہینگے کافران

* ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ *

ہیگا یہ دن ثابت وحق بالیقین یعني کچھہ ہونے میں اُسکے شک نہیں

* فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ مَاٰبًا *

پس جو چاہے پکڑے دیں حق سے راہ   باغ جنت کی طرف جانے پناہ

طاعت و ایمان سے ای نیکو سرشت   ہوتی ہی آسان رہ باغ بہشت

* اِنَّا اَنْذَرْنَاکُمْ عَذَابًا قَرِیبًا *

ہم ڈراتے ہیں تمہیں تحقیق یہاں   قہر سے کہ ہی قریب ای مردمان

یعنی وقت نزع یا روز ممات   یا کہ جس دن زندہ ہوگی کائنات

* یَوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدَاهُ *

دیکھیگا اُس روز مرد سینہ ریش   جو کیا ہاتھوں نے اُسکے پیش پیش

ہر عمل صورت پکڑ کے آویگا   جو کیا ہی جسنے ویسا پاویگا

* وَیَقُوْلُ الْکَافِرُ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا *

اور کہیگا ہو کے کافر خوفناک   کاشکے اُس روز کو ہوتا میں خاک

یعنی میں پیدا نہو تا خاک سے   یا نہوتا زندہ خاک پاک سے

کاشکے ہوتا میں یکجز و زمیں   دیکھتا نہ اُس سیاست کے تئیں

کہتے ہیں زندہ کریگا پھر خدا   سارے مخلوقات کو بعد از فنا

لیگا ہر مظلوم بیکس نامراد   ظالم سرکش قوی سے اپنی داد

مارے یہان بیشاخ کو کرشاخدار　　دینگے شاخ اُسکو کہینگے توبھی مار

زندہ کرکے خاک سے پروردگار　　پوچھیگا ہر جانور سے آشکار

تمکو انسانکے لئے پیدا کیا　　سچ کہو تم سے اُنہونے کیا کیا

سب کرینگے عرض پیشِ کردگار　　توہی دانا ہے نہان و آشکار

رہتے تھے خدمت میں اُنکے روز و شب　　اور حکم اُنکا بجالاتے تھے سب

آپ تو کہاتے تھے انواع طعام　　گھاس جو دیتے تھے ہمکو وقت شام

آپ کہاتے تھے سدا شیر و برنج　　ہمکو رکھتے تھے بہ تکلیفات و رنج

آپ تھے سب نعمتونسے بہرہ ور　　اور ہمارے حال سے تھے بے خبر

دیکھینگے جب حال کفار رجیم　　بولینگے راضي ہوئے ہم اے کریم

آویگا فرمان کہ سب تم خاک ہو　　خاک ہوجاوینگے سب بے گفتگو

دیکھکر خاک اُن سبھونکو کافران　　یہہ کرینگے آرزو دل سے بجان

کاشکے ہم خاک ہوتے جیون دواب　　تا نہوتا ہمپر دایم یہہ عذاب

کہتے ہیں کافر سے شیطان ہی مراد　　کہتا تھا آدم کنئیں وہ کج نہاد

کہ وہ ہی مخلوق خاک پست سے　　میں بنا ہون نار بالا دست سے

دیکھ اُس دن خاکیونکا عزوشان　　یعني جنت میں شکوہِ مومنان

جاتے هي دوزخميں وہ خانه خراب بولیگا یا لیتني کنت ترا ب

جب کریتوسورۂ عم کو تمام چاهئے پڑهه اِس دعا کو مُستدام

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ آبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ * عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

مَن قرء سورة عم سقاه الله تعالى برد الشراب يوم القيامة *

اسطرح حضرت پیمبر نے کہا دلسے جسنے سورۂ عم کو پڑها

حق پلاویگا کرم سے آب سرد روز محشر اُس کتئیں ای نیکمرد

* بسم الله الرحمن الرحيم *

سورة والنازعات مكية في الاقاويل كلها وهي ستة واربعون آية بلا اختلاف *

صد و هفتاد کلمه است و هفتصد و پنجاه و سه حروف و دو رکوع است

سورۂ مکیه هی والنازعات هیں چهیالیس آیت ای نیکو صفات

ایک سی ستّرمیں کلمه کرشروع سات سی ترپن هیں حرف و دو رکوع

ها نیچ چیز و نکي کریم با کرم سن لے اُس سورہ میں کہاتے هیں قسم

هي تفاسیروںمیں دیکه ای سینه صاف کرتے هیں اِن پانچونمیں سب اختلاف

پریہ ہی قول صحیح ای خوش نہاد کہ فقط ان سے فرشتہ ہیں مراد

* وَالنّٰازِعَاتِ غَرْقًا ۙ *

ہی قسم اُنکی کہ وقت نزع جان کھینچیں ہیں سختی سے جانِ کافران

جان کو با سیخہ تن سے کھینچ کر چھوڑیں ہوں تاتن ہووے پھر اُسکا مقر

نزع میں کرتے ہیں یوں ہیں چند بار مانگ تو پھر خدا سے زینہار

سن لغت میں نزع وغرق ای نیکبخت کھینچنا ہی اور پکڑنا میکا سخت

* وَالنّٰاشِطَاتِ نَشْطًا ۙ *

اور قسم ہی اُن فرشتونکی کہ یہاں لیتے ہیں نرمی سے جانِ مومنان

* وَالسّٰابِحَاتِ سَبْحًا ۙ *

اور قسم ہی اُن فرشتونکی کہ وے پیرنے والے ہیں بحرِ امر کے

ای شناور ہیں جو ہی حق آشنا ہیگا بحرِ امرِ حق میں آشنا

یعنی جب ہوتا ہی کچھ اُنپر خطاب سن کے لاتے ہیں بجا وہ ہی شتاب

* فَالسّٰابِقَاتِ سَبْقًا ۙ *

پس ملائک کی قسم کہ ہیں بڑی پیشی لیجاتیں ہیں در فرمان بری

یعنی جب ہوتا ہی اُنپر امر حق پس وے سبقت کرتے ہیں حقِ سبق

چاہے ہی ہر یک کہ یہ امر خدا پہلے ہی سب کے مہیں لاؤں بجا

* فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا ة *

پس وہ کرنے والے ہیں تدبیر کار ہی اُنہیں پرکار عالم کا مدار

ہیں مدبر کار عالم کے تمام ہی اُنہیں چاروں سے اسکا انتظام

لاتے ہیں وحیِ انبیا پر جبرئیل ہیں جنود باد کے اوپر وکیل

ہی کف میکال میں شام و پگاہ قسمت ارزاق و باران و گیاہ

کام عزرائیل کا ہی قبض روح تن کو بیجان کرتے ہین بعد از فتوح

کام اسرافیل کو ہی صور کا سر نوشتِ خلق و احکامِ قضا

نزد بعضے ہیں مراد استارکان جنکی حق سوگند کھاتے ہیں یہان

جاتے ہیں مشرق سے مغرب کو شتاب جیون زحل اور مشتری اور آفتاب

بعضے جیون مہ کرتے ہین سرعت ردو یعنی از برجے ببرجے تیز رو

ہیں سیاحت میں ببحر آسمان جسطرح ماہی بدریائے روان

یعنی ہیں سیاح دریائے فلک پیرتے ہین جیسے دریا میں سمک

کرتے ہیں سبقت بسیر آسمان روز وشب بر یکدگر استارگان

پس مدبر ہیں نجوم آسمان اُن سے صورت پکڑے ہی کار جہان

جسطرح سے اختلافِ روز وشب　فصل سیب و نار و انجیر و عنب

ہون ہی کشاف وکواشي میں لکھا　اور بیضاوي میں بھي تو دیکھہ جا

هیں یہ پانچون اُن مرشدونکي صفات　کہ کریں هیں نزع جان وقتِ ممات

یاکہ یے سب هین صفاتِ غازیان　کھینچتے هیں اپني گھورونکي عنان

لشکر اسلام سے سوئے جہاد　جاتے هیں تسبیح گویان شاد شاد

کرتے هیں سبقت میانِ کارزار　تاکہ هووے کافرون پر کارزار

پیش دستي کرتے هیں با یکدگر　تاکہ کاتیں اُنکي سر دارونکا سر

پس مدبر هین بامرِ کارِ زار　تاکہ هووے فتح ونُصرت آشکار

یا رجال الله هین پاکیزہ خو　کہ کشندہ دل سے هیں شهوات کو

هیں روان تسبیح گویان با نشاط　سیر ملك قدُس میں با انبساط

هیں سیاحت میں یہ بحرِ ارتقا　تاکہ طے هووین مقاماتِ علا

کرتے هیں سبقت بتحصیل کمال　تاکہ حاصل هو کمال بیزوال

تاکہ حاصل هووے اُس رہ کا کمال　تب وہ هوهیں هادیِ اهلِ ضلال

جب اُنہین یہ راہ هوتي هی تمام　تب وہ هوهین فیض بخشِ خاص وعام

پس مدبر هوهیں وہ روشن ضمیر　سالکانِ رہ کو جیون بدرِ منیر

اُن بل کر و فکر حفظِ دور جان کرتے ہیں تن بھر کا رطا لباس
پس بھر تقلیؔ برسن ای خوش خطاب حق نے فرمایا قسم کا یہ جواب
کہ اُٹھائے جاؤ گے دو زجزا ہووے گی جس دن قیامت برملا

* يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ط *

لرزینگے اُس روز سب لرزان کان ای زمین و قُلزُم و کوہ کلان
دم کرینگے پہلے اسرافیل صور خلق سب معدوم ہونگے بالضرور

* تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ط *

نفخۂ اولی کے پیچھے آویگا پیچھے آنے والا نفخہ دوسرا
نفخۂ اولی کے پیچھے زینہار نفخۂ ثانیہ ہوگا آشکار
بار دو بھر صور کو پھونکینگے جب زندہ ہوجاوینگے مخلوقات سب
نفخۂ اولی سے تا ثانیہ جان مدت چہل سال ہوگی درمیان

* قُلُوبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ لا *

ہووینگے اُس دن قلوب مجرمان خوف سے از بسکہ لرزان وطپان

* أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ م *

چشمہائے آن خدا وند ان دل خوف سے بستہ رہینگے منفعل

حال محشر کا فروں نے جب سنا ہو کے حیران یہ تعجب سے کہا

* يَقُولُونَ اَئِنَّا لَمَرْدُودُونَ *

منکرانِ حشر کہتے ہیں یہاں آیا ہم جاوینگے پھیرے بیگمان

* فِي الْحَافِرَةِ ط *

حالت اولی کہ وہ دنیا میں تھی یعنی ہرگز زندہ ہوویںگے سبھی

یعنے ہم ہونگے پس از مرگِ جسد پھر حیاتِ حالتِ اولی میں رد

* اَئِذَا كُنَّا عِظَامًا نَخِرَةً ؕ *

آیا ہم مبعوث ہونگے آنزمان ہونگے جب کہنہ ہماری استخوان

* قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ؕ *

کہتے میں از روے استہزا اگر ہو ہماری زندگی بارِ دگر

پس ہمیں اُس دم دوبارہ زندگی ہے زیان و موجب شرمندگی

کیونکے نہ ہم سے ہوا ایسا عمل کہ ہو مقبول خدائے عزوجل

تھے قیامت کے جو منکر وہ پلید حشر کے ہونیکو جانے تھے بعید

از پئے تفہیم قوم منکران یوں کیا ہے اپنی قدرت کا بیان

* فَاِنَّمَا هِيَ *

پس کہیں وہ زندہ کرتا بیگمان　ای بجسم خاک کشتہ ردجان

* زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ *

هی مگر یک بانگ اسرافیل کي　جي اُٹھینگے خلق جسکے سنتہي

دم کرینگے ایکدم جب صورمیں　دم میں سارے جي اُٹھینگے گورمیں

* فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ *

پس اُسي دم اہل محشر خاص وعام　در زمین ساهره هونگے تمام

کہتے هیں هی ساهره نام زمین　که وه هی بیت المقدس کے قرین

کوه اورنجا کے هی اطراف میں　حشر هوگا اُس زمینِ صاف میں

اورکشاده اُسکو رب العالمین　جتنا چاهیگا کریگا یوم دین

یا بنا وےگا کہیں هیں یوم دیں　نقرهٔ خالص سے رب العالمین

یک زمین که ساهره هی اُسکا نام　طول وعرض اُسکا برا ے خاص وعام

اسے وه چالیس درجه هی فزون　تا که هو وے خلق کوجائے سکون

وه زمین هی صاف وهموار وسفید　تا کریں خورشید محشر سے نه شید

حق نے فرمایا براے طاغیان　موسي وفرعون کا قصه دربیان

* هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ مُوسٰیٓ ۝ *

آیا نہ آئی تجھے موسیٰ کی بات   یعنی آئی ہی تجھے ای خوش صفات

جان استفہام تقریری ہی یہان   یعنی سن کرتاہوں اب تجھہ سے بیان

تاکہ ہو تو بھی تسلی بخش دل   یعنی بر تکذیب کفار مذل

اور کرے تو اہل مکہ سے بیان   وعدۂ مومن وعید کافران

* اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ○ *

جب بلا یا حق نے موسیٰ کو کہ آ   دشت طاہر میں ہی نام اسکا طویٰ

سن دو معنی ہیں طویٰ کی گوش دار   پیش اصحابِ لغت پاک و دو بار

یعنی خالق نے بلا یا آشکار   دشت پاکیزہ میں موسیٰ کو دو بار

* اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ○ *

جا طرف فرعون کے ای راہبر   کہ گیا وہ کبر میں حد سے گذر

جا طرف فرعون کے ای رہنما   اور بسوے دین حق اسکو بلا

* فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ○ *

پس تو کہہ فرعون سے ای نیکخو   میل کچھ اِدھر بھی ہی کہ پاک ہو

* وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ *

اور تو چاہے ہی ای گم کردہ راہ   رہ دکھاؤں تجھکو میں سوئے اللہ

پس ڈرے تو پھر سے اُسکے بجان چھوڑ دے یہ کبر و بیفرمانیان
سنتھي موسی ہوئے اُدھر روان سب کیا پیغام حق اُسے بیان
سنتھي فرعون نہ پیغام رب کو نے لا کا معجزہ اُسے طلب
* فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى **
پس دیکھایا معجزہ اُسکو بڑا ید بیضا و عصا سے اژدھا
اب ید بیضا کي صورت ای جوان سن مفصل تجھہ سے کرتاہون بیان
ہاتہ کو رکہتے تھے جب زیرِ بغل تھا وہ یک خورشید تابان في المثل
ہاتہ جب رکہتے تھے موسی دلکے پاس تھا وہ یک خورشید نورانی لباس
دلسے جو ہووے منور دست کل کیون نہ روشن ہو ملے جب دلسے دل
صاحب یک الف معجز تھا عصا ہی کتابو نمیں لکھا تو دیکھ جا
جمع ہو کر ساحرون نے برملا سحر کر دیکھلا یا ہم شکل عصا
پر ید بیضا بڑا ہی اِس لئے کہ شبیہہ اُسکا نہ ساحر کر سکے
تھا و سِحر صورتي معني سے دور ردہی صورت اہل معني کے حضور
اہل معني تھے وہي صورت پرست تب تھا آگے معجزہ کے سِحر پست

صاحب معنی کلیم اللہ هی جس کا دل روشن بنور اللہ هی

ای جنون تو شکر میں کہتا هی کیا پھر بہا نسے قصۂ موسیٰ پرآ

* فَکَذَّبَ وَعَصیٰ ج *

پس اُسے فرعون نے جھوتھا کیا ای کلیم اللّٰہ کو اور عاصی هوا

* ثُمَّ اَدْبَرَ یَسْعیٰ ۵ *

پس پھرا اُسّے اور بیفرمان هوا سعی کر کے بر سرِ طُغیان هوا

* فَحَشَرَ *

پس کیا گرد اُن نے فوجِ بیکران ساحرانِ مصرِ قومِ قبطیان

* فَنَادیٰ ۵ فَقَالَ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلیٰ *

پس بلایا پس کہا یه آشکار میں تمہارا هوں بڑا پروردگار

پوجتے هو جو بتونکو روز و شب رب اعلیٰ میں هوں اور ادنا هی سب

یه لطیفه هی لطایف میں لکھا یه سخن ابلیس نے جس دم سنا

اِسطرح کہنے لگا وہ راہ زن که میں سن سکتا نہیں هوں یه سخن

یوں لگا کہنے وہ کھا کر پیچتاب که مجھے نه اِس سخن سنے کی تاب

جو انا خیرٌ وهاں میںنے کہا اتنے پر تو اِسطرح راندہ کیا

ماري هي يه لاف جو وه آشکار   ديکهيے کيا اِسکا هوا انجام کار

منهه نپٹ چهوٹا اور يه کلمه بڑا   رَبُّکُمُ الْاَعْلٰي جو کهتا هي بڑا

روز و شب کهتا هي يه بيٹهے کهڑے   ديکهيے اُسکے اوپر کيسي پڑے

* فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَکَالَ الْاٰخِرَةِ *

پس اُسے پکڑا خدا نے مستقيم   در عذاب اخرت اي در جحيم

يعني ڈالا اُس کتيں بيقال و قيل   آتش دوزخ ميں بعد از غرق نيل

* وَالْاُوْلٰي ؕ *

اور نکال دنيوي هي يه عذاب   که کيا دريا ميں اول غرق آب

يا يه دو کلمه جو کهتا تها عيان   حق نے پکڑا در عذاب دو جهان

پهلے تو کهتا تها وه کافر دني   يعني ميں هوں رب اعلي از منی

بعد ازين کهنے لگا وه نابکار   کون هي ميرے سوا پروردگار

يعني يوں کهتا تها وه گم کرده راه   قبطيو نسے مَا لَکُمْ غَيْرِي اِلٰه

* اپني فوج کو کها که : مَا عَلِمْتُ لَکُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ *

اي ميرے بندو نهيں ميں جانتا   کوئي تمهارا هي خدا ميرے سوا

شيخ رکن الدين جو تهے والا صفات   اُسميں فرماتے ميں کيا عالي نکات

ایکدن مجھہ پر عجب حالت ہوي   روح میري سیر علوي کو گئي
دل میں آیا عالم علوي میں جا   دیکھئے احوال تک منصور کا
جب میں علیّیں میں پہنچا تیز گام   اُسکو پایا میں نے در عالي مقام
حق سے کي میں یہ دعا اور التجا   ہو علانیہ کہ اُسمیں سر ھی کیا
یعني میں ہوں رب کہا مغرور نے   اور اَنَا الْحَقّ ہي کہا منصور نے
ایکھي قول دونو کا ھی میرے رب   ایک پر ہو رحمت اور یک پر غضب
روح ھی فرعون کي سجّین میں   اور ھی منصور علّیّیں میں
حیف ھی جبا ري اي پروردگار   جبر میں بندہ کا کیا ھی اختیار
اختیارِ بندہ کہتے ہیں غلط   یہان تو ھی جبا رجبا ري فقط
وو ھیں گوش دل میں آئي یہ ندا   جانِ از خود رفتہ پر القا ہوا
تھي اَنَا فرعون کي ظلمت فزا   کیونکے خودبین تھا نہ بینائي خدا
نورِ حق تھا چشم خودبیں سے نہان   چشم خود بین میں خدا بیني کہان
وہ خودي سے اپنے تیئں کہتا تھا رب   اِس لئے میں نے کیا اُسپر غضب
تھي اَنَا منصور کي میري انا   کیونکے تھا وہ ھستئے حق میں فنا
جب ہوا منصور خالي از خودي   نورِ حق سے بھر گیا وہ مہتدي

زنگ سے جب پاوے آئینہ صفا تو انا الشمس اُسکو کہنا ہی بجا

ذیلہٗ منصور تھا بینا بحق لیگیا فرعون پر اِسے سبق

ذیلہٗ فرعون تھا بینا بخود ہوگیا وہ اپنی خود بینی سے رد

ای جنون تونفی ہوا اِثبات سے تا کہ ہوا ثبات حق اِس بات سے

رکہ تو ایک آئینہ پیش آفتاب دیکہہ عکس مہر تابان بے حجاب

جبکہ ظل اور صاحب ظل ہو نمود کب نظر آتی ہی آئینہ کی بود

ایک اناتیری ہی ایک حق کی انا اُس اناکو اِس انا میں کر فنا

* قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ *

ایک انا باطل ہی اُسمیں ایک حق جبکہ آیا حق ہوا باطل زہق

* اِنَّ فِيْ ذٰلِکَ لَعِبْرَةً لِمَنْ يَخْشٰى ۞ *

بیگمان ہی اُس پکرنے میں کمال پند بیشک اُس کتیں بیقیل وقال

کہ وہ ڈرتا ہی خدا سے ہر زمان صبح وشام وآشکارا ور نہان

یعنی اُسمیں پند ہی اُسکے تئیں کہ وہ ڈرتا ہی خدا سے بالیقین

یا کہ ہی اُس قصہ موسیٰ میں بیان پند اُسکو جوکہ ڈرتا ہی بجان

ہیگا اُس قصہ سے یہ حصہ تیرا کہ نہ دشمن ہو خدا کے دوست کا

صاحب دل کا نجانا منقاد رہو گلشن گیتی میں جیون گل شاد رہو
ہیں رسولانِ خدا سلطانِ جان نائبِ حق و شہِ مرد و جہان
خاک مردہ کو بحکم کردگار زندگی بخشیں ہیں اسرافیل وار
ظلمت دنیا میں ہیں آب حیات جنکے دم سے خضر ہون اہل ممات
بعد اُنکے اولیاء اللہ ہیں اُنکے نائب ہیں جہانکے شاہ ہیں
انبیا و اولیا کا سن بیان وے تو ہیں جیون ماہ بے اِستارگان
گرچہ اُنکے مرتبہ میں ہیگا فرق لیک نورحق میں ہیں دونو ہین غرق
لیک جب خورشید کرتا ہی ظہور محو ہوجاتا ہی اُن دونوکا نور
بیخود و بیخویش ہینگے در حضور سر نگون دایم مرا قب محوِ نور
صاحب قدرت ہیں خاصان اِلٰہ دم میں کرتے ہیں گدا کو پادشاہ
گرچہ ظاہر میں پڑے ہیں خاک پر لیکن ہیگا اُنکا سر افلاک پر
ایک نگہ سے کور کو بینا کریں بیخرد کو بوعلی سینا کریں
خاک پر اُن خاکسارونکو ندیکھ پاپیادہ اُن سوارونکو نہ دیکھ
توسن گردون ہی اُنکی زیر ران ایکدم میں عرش پر ایکدم میں یہان
اُنکے خدمت میں ادب سے جایئے وے جو فرماویں بجا سب لایئے

ملک باطن کے ہیں شاہ سربلند　　مرادب اُنکو کب آتا ہی پسند

چاہتے ہیں خلق سے خدمت کری　　لیتے ہیں شاہون سے اپنی چاکری

ایک برندہ سیف ہی اُنکی زبان　　اُن سے بچتا ہی سر دشمن کہان

ہی زبان اُنکی برندہ مثل تیغ　　جی بھی گر مانگیں نرکھہ اُنسے دریغ

ایک لیتے ہیں تو بخشے ہیں ہزار　　ہیں خدا کے گنج کے گنجینہ دار

رہ تو راضی جسمیں ہو اُنکی رضا　　یہ اگر خوش ہون تو خوش ہوگا خدا

نعمت حق کے امانت دار ہیں　　ہیں خدا کے نایب اور مختار ہیں

اُن کا جان و دل سے خدمتگار ہو　　لے اُنہو نسے جو تجھے درکار ہو

خاک پارہ اُنکا از پا تا بفرق　　ورنہ جیون فرعون ہوجاویگا غرق

حق نے اُس قصہ کی مجمل دی خبر　　اب میں کہتا ہوں مفصل گوش کر

وہب بن منبہ نے کہتے ہیں کہا　　اُسکنیں تحقیق کر میں نے لکھا

ایکشب فرعون نے دیکھا یہ خواب　　دیکھتے ہی خواب کے چونکا شتاب

زود تر ہی ہلاک قبطیان　　ہو ویگا پیدا از قوم سبطیان

ایک لڑکا خوب رو جیون ماہتاب　　اُسسے ہو ویگا میرا خانہ خراب

جب اُٹھا اُس خواب سے غمگیں ہوا　　بیخود و بیخواب و بے تسکیں ہوا

قوم نے ظاہر کیا اُس نوم کو   آپ بھي رو یا رولایا قوم کو

سب کتئیں پیدا ہوا خوف ہلاک   سنتے ہي سب ہوگئے اندیشناک

دیرتلک فرعون رہ کر سرنگون   یون لگا کہنے کہو اب کیا کرون

سب لگے کہنے که ای شاہ جہان   جمع کر اہل نجوم وساحران

انسے اپني خواب کو تو کر عیان   دیکه کیا تعبیر کرتے میں بیان

شاہ نے تب کاہن و اہل نجوم   جلد بلوائے جو تھے اہل علوم

کاہن و ساحر با مرپادشاہ   سب ہوئے حاضر میان بارگاہ

خواب کو اپنے کیا شہ نے بیان   سنکے بولے ای شہ عالي مکان

اِس بلا کو ہم بھي کر سکتے ہیں دور   بندگي میں کچھہ نہو ویگا قصور

فرصت چل روزہ ای گیتي پناہ   ہمکود ے تا اُسکو لا و یں روبراہ

شاہ نے القصه رخصت اُنکو دي   سب نے کي یك اربعیں اِسطور کي

یه ریاضت سب نے کي تھي اختیار   کاٹتے تھے اِسطرح لیل ونہار

دنکو صایم شب کو سب بیدار تھے   اپنے اپنے کام میں ہوشیار تھے

کرتے تھے افطار از نان جوین   تھے نمد پوش او رخاکستر نشین

گریه وزاري میں تھے روز و شبان   ملتجي تھے پیش دیوان وبتان

تا که وہی اُس خواب سے دیویں خبر　　پادشہ کے دل میں تھا جس سے خطر
آسمان پر اُن دنوں میں جنیان　　جا کے سنتے تھے کلام قدسیان
ساحروں سے آ کے کہتے تھے تمام　　جو چورا تے تھے فرشتوں کا کلام
تا کہ جانے مشرکان بیشک و ریب　　کہ ہی اہل سحر کو بھی علم غیب
امر تو جب چاہتا ہی کردگار　　کہ وہ ہو دنیا میں آ کر آشکار
پہلے اُس راز نہاں سے سربسر　　حاملان عرش کو دیتا ہی خبر
حاملان عرش کرتے ہیں بیان　　اور خاصان ملایک سے بیان
تا کہ رفتہ رفتہ وہ راز برین　　پہنچتے ہی تا آسمان هفتمین
وحی آئی حاملان عرش پر　　چاہتے ہیں ہم کہ یک پیغامبر
اب بنی یعقوب سے پیدا کریں　　دار دنیا میں اُسے برپا کریں
تا کرے وہ ملک فرعونی خراب　　اور کرے لشکر کو اُسکے غرق آب
در شب آدینہ وماہ فلان　　نیم شب وقت سعید وخوش قران
در زمین مصر از پشت پدر　　رحم مادر میں وہ پکڑیگا مقر
دیو نے منکر ملایک سے سخن　　کہہ دیا با ساحران پر فتن
بعد یک چلہ کے وہ طفل رشید　　ہووےگا اس دار دنیا میں پدید

ساحرون نے شاہ سے ظاہر کیا   اس حقیقت سے اُسے ماہر کیا

شاہ بولا ای گروہِ دور بین   اس خبر سے بس ہوا اندوہگین

ماں کو اُسکے شمع سان لاؤ بفن   تا کہ سر کاٹوں میانِ انجمن

جب کے اُسکے مانکا میں کاٹونگا سر   کسطرح پھر ہوگا پیدا وہ پسر

بولے ساحر ای شہ روئے زمین   ہم سے تو یہ کام ہو سکتا نہیں

لکن اس شب جتنے سبطی ہیں یہان   دور رکھہ مردونکو اُنکے از زنان

جو نہوگا مرد زن سے کامیاب   کیونکے پیدا ہوگا وہ خانہ خراب

جب غرض آئی شبِ چہلم قریب   سبطیونکی اسطرح جاگی نصیب

کہ ہی فرمان شہِ فرخندہ فال   کہ بنی یعقوب میں جو ہیں رجال

شہر سے آویں ہوئے خیمہ گاہ   دشت میں یکشب رہیں مہمان شاہ

کھاویں مہمانی میں انواعِ طعام   خلعتِ شاہی سے ہوویں شادکام

چاہتا ہی شاہ ازروئے کرم   دے تمہیں دینار و دینار و درم

سنتے ہی خوش ہو کے صحرا کے طرف   اپنے اپنے گھر سے نکلے صف بصف

شہ نے اُس شب سبطیونکو جمع کر   خلعتیں دی سب کو بخشا مال و زر

شاہ نے سب سے کیا ایسا سلوک   تھا جو کچھہ شایستۂ شانِ ملوک

ایکشب وہاں شاہ کے مہمان رہے شاد کام وخوش دل وخنداں رہے

* در بیان احوال ساحران *

یک طرف تھے ساحران وکاہنان دیکھتے تھے سوے نجم آسمان

کام میں تھے شہ کے وقتِ شام سے کام رکھتے تھے سب اپنے کام سے

یوں درآمد کو کیا ہی ہم نے بند تا نہو وے کوکبِ موسیٰ بلند

نیم شب کو شاہ اپنا کام کر چند خاصوں سے پھر آیا اپنے گھر

خاص درباروں میں جو عمران تھا آکے دیوڑھی خاص پر اُسسے کہا

کہ تو اپنے کام میں ہوشیار رہو دررہے مت اوٹھہ گھر نجا بیدار رہ

گرچہ تھا عمران بھی از سبطیان تھا عیان اُس شہ پر یہ رازِ نہان

در پہ تھا عمران پئے خدمتگری حق نے چاہا تھا سو آیا وہ گھڑی

تب زنِ عمران تھی با شوق دل اپنی شوہر کے وہ آئی متصل

چشم نرگس روے گل غنچہ دھن اُس پریکا منہ تھا یک رشکِ چمن

دیکھتے وہ لعل شیریں جیوں نبات گرم جوشی کو ہوا دل بے ثبات

پاس آئی ناز سے وہ رشک ماہ مہر دل سے جا پڑی اُسپر نگاہ

ہو گیا اُسسے برغبت ہمکنار ہاتھہ سے چہتہ گئی عنانِ اختیار

صلب سے والد کے وہ دُرِّ ثمین رِحم مادر میں ہوا آکر مکین
با وجودِ پاسبانِ و خاجبان کیونکے آئي چشم سردم سے نہان
بسکہ تھا وہاں بند و بست واہتمام کس طرح آئي بھلا وہ خوشخرام
بیگمان سب سے یہ قادر ہی کریم اُسکي قدرت تونہایت ہی عظیم
قادرِ بیعجز ہی ایزد تعال اُسکي قدرت ہی کمالِ بیزوال
عاجزي ہی از صفاتِ بندگان عجزونقصان اُسکے قدرت میں کہاں
لاکہون دشواریکتیں آسان کرے بیسروساماں کو باساماں کرے
ای جنون بندون سے مت کر التجا جز خدا کوئي نہیں حاجت روا
سب تیري حاجات برلاویگا وہ منزلِ مقصد کو پہنچاویگا وہ
پھر منجم نے جو دیکھا ناگہان گنبدِ گردون پہ پایا یك نشان
خوب چشمِ فکر سے جب کي نظر انجم موسیٰ کو دیکھا جلوہ گر
ہاتھہ سے اپني گریبان کرکے چاك ہوکے حیران ڈالتے تھے سر پہ خاك
اِسقدر کرتے تھے فریاد و فغان کہ وہ پہنچي گوش شہ میں ناگہان
یکبیك بیدار ہو کہنے لگا دیکہ تو عمران کہ یہ آفت ہی کیا
تب کہا عمران نے ای شاہِ جہان آج ہو رحم میں گروہِ سبطیان

که هوئے میں لطف شہ سے سرفراز کرتے ہیں آہنگ خوش باچنگ وساز
صبح کو اہل نجوم وساحران در پہ آئے شہ کے با آہ وفغان
روسیاہ و پابرہنہ سر پہ خاک تھا ہریک چاک گریبان تا بپاک
تیرے جس دشمن سے کرتے تھے پناہ رات وہ پیدا ہوا اَی پادشاہ
رحم مادر میں وہ آیا بیگمان ہم نے پایا اُسکے ہونیکا نشان
تب کیا فرعون نے اُنپر غضب کہ نجومی ہوتے ہیں مکار سب
معذرت کرنے لگے سب آشکار راست ہی ہم بسکہ ہیں تقصیروار
ہم نے اُس تدبیرمیں کوکی خطا اور اِیک تدبیر کرتے ہیں شہا
حاملہ جو ہیں زنانِ سبطیان نو مہینے پر جنیگی بیگمان
ہوگا جو اُس سال میں سِبطی پسر اُسکا ہم خنجر سے کتوا وینگے سر
سن کلیم اللہ جب پیدا ہوا جا منجم نے و ہیں شہ سے کہا
کہ شہا پیدا ہوا تیرا عدو کر تو اُسکے قتل کی یون جستجو
سب زنان سبطیان کو جمع کر ذبح کر ہو گود میں جسکے پسر
ذبح کر طفلِ نرینہ کو بہ تیغ قتل کا اُنکے نرکہ دل میں دریغ
اورجنو کے گود میں ہوں لڑکیان چھوڑ دے کہ کچھ نہیں اُنسے زیان

لا که طفل بیگنہ کا بر ملا آہ اُس کا ہر نے کتنوا یا گلا

کچھ نہ اُن لڑکوں پر درد آئی اُسے ایک تنہا اپنے جینے واسطے

عقل سے اپنے بہت تدبیر کی پر نتھی اُسکو خبر تقدیر کی

بس کہ وہ خود بینی خدا سے دور تھا چشم ظاہر تھا ولے دلکور تھا

تھا مشیت سے خدا کے بیخبر کچھ نتھی اللہ پر اسکو نظر

دوست ہو جسکا خدا ایسے مہربان کب اُسے دشمن سے پہنچے ہی زیان

صنع حق نے ایسے قتل عام سے گھر میں دشمن کے رکھا آرام سے

ہی کتابوں میں لکھا ای نیکنام موسیٰ و فرعون کا قصہ تمام

منکر محشر سے کرتے ہیں بیان اپنی قدرت کا کہ ہی سب پر عیان

* ءَاَنتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَاءُ ط *

ایا تم ہو سخت تر ای منکران آفرینش میں بھلا یا آسمان

* بَنٰهَا ۞ رَفَعَ سَمْكَهَا *

کہ بنایا حق نے اُسکو دلپسند چھت کتیں اُسکے کیا از بس بلند

* فَسَوّٰىهَا ج *

پس کیا اُسکو برابر بیفتور ہی کہیں اس قصرِ عالی میں قصور

یعنی جو ایسا ہی قادرِ بیگمان زندہ کرسکتا ہی جسمِ مردگان

* وَاَغْطَشَ لَیْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا ۝ *

اور فلک سے تیرہ شب پیدا کیا اور نکالا روز روشن برملا

کیونکہ روز و شب جو ہوتے ہیں نمود گردشِ گردون سے ہی اُنکا وجود

* وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِکَ دَحٰهَا ۝ *

اور زمیں کو بعد اُسکے آشکار حق نے پانی پر بچھایا اُستوار

وہ جو عبد اللہ بنْ عباس تھا سن پیمبر کی زبان سے یون کہا

کہ بنائی پہلے مکہ کی زمین اور بنایا آسمان کو بعد ازین

پھر بچھایا اُسکو بعد از آسمان جس قدر چاہا زبہرِ انس وجان

* اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ۝ *

اور نکالا اُسّے آبِ خوشگوار اور کیا پیدا زمیں سے مرغزار

* وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ۝ *

اور پہاڑون کنیں محکم کیا اُن کنیں جیوں میخ مستحکم کیا

* مَتَاعًا لَّکُمْ *

تا تم اُن چیزونسے برخوردار ہو اے بنایا کوہ و باغ وکِشت وجو

* وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ *

اور تمہارے چارپایونکے لیے پس چرائی سبز چرنیکو دئے

* فَاِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرٰى ۝ *

پس جب آویگی بلائے بس عظیم جسکے ڈر سے ہوگا ہریک دل دونیم

پس جو ہو ثابت سو ہوگا برملا منکران حشر پر روزِ جزا

* يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝ *

ای کریگا یاد اُس دن آدمی جو عمل کرتا تھا بیش وکمی

نامۂ اعمال دینگے اُسکے ہاتھ دیکھ جو دنیا سے لایا اپنے ساتھ

* وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝ *

اورکی جاوے گی دوزخ پہرعیان واسطے اُسکے کہ دیکھے بیگمان

* فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا *

پس خدا سے جس نے کی ہی سرکشی اور قبول از جان حیاتِ دنیوی

* فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ *

پس بتحقیق اُسکا دوزخ ہی مکان جسمیں کھینچیگا عذابِ جاودان

* وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ *

بس ولي هی جسکے دل میں ترس وبیم   هی مجھے پیشِ خدا هونا مقیم
هی کھڑا هونا مجھے بھرِ حساب   اور خدا اکواپنے دینا هی جواب

* وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۞ *

اور رکھا اُس نفس کو باز از هوا   یعنے حرص و آز سے مانع هوا

* فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۞ *

بس هی جنتِ بیگمان جائے پناه   هی وه جائے عشرت و آرامگاه
پیرِ فرعون هی وه خیره سر   نفس جسکا هی امام و راهبر
پیرِ موسیٰ هیں وے مردِ خدا   که رکھیں هیں نفس کو باز از هوا
گر توهی از مردمانِ ذي عقول   دیکھ لے لکھتا هي یوں اهلِ فضول
منلے یه آیت هی اُسکے شانمین   که خلافِ نفس هو اُس آن میں
هو شبِ تنهائي در جائے پناه   پاس هو محبوب رشکِ مهر وماه
وهاں رهے خوفِ خدا اِسے اپنے باز   جنّتي بیشك هی وه اهلِ نیاز
از خلافِ نفس و از خوفِ خدا   اپنے تیں اُس جُرم سے رکھے بچا
روح شاهِ جسم نفس اُسکي کنیز   دل وزیرِ شاه هی اي با تمیز
جان هوا جب نفس امّارہ کا رام   شه هوا تب اپنے لونڈي کا غلام

مت کہا کر نفس کا ای باتمیز　　مصر دل میں ہو گا جیوں یوسف عزیز

دل میں رکھ یک صاحبِ دل کا کلام　　دل سے سن تیرے بہت آئیگا کام

کہتے ہیں بالغ اُسے مردانِ خاص　　کہ ہوائے نفس سے پاوے خلاص

نہ ہی بالغ جو ہی پابندِ ہوا　　گرچہ ہو جوں چرخِ پیری سے دوتا

مت تعجب کر کہ با نفسِ ردی　　جمع ہو ریشِ سفید و امردی

یہ سنا تو نے حکیموں کا مقال　　کہ بزرگی ہی بعقل و نہ بسال

مرد بوڑھا ہو حرص ہوئی جوان　　پیر نابالغ ہیں اکثر مردمان

دیکھا ہو گا حال اُس تاجر کا　　شیخ سعدی نے گلستان میں لکھا

آشنیدستی کہ وقتے تاجرے　　در بیابانے بیفتاد از خرے

گفت چشم تنگ دنیا دار را　　یا قناعت پُر کند یا خاک گور

خلق اطفال اند جز مستِ خدا　　نیست بالغ جز رہیدہ از ہوا

ایک مفسر اُس دو آیت کا بیان　　کرتا ہی درشانِ دو شہزادگان

پہلی ہی درشان عامر بن عُمیر　　دوسری میں ذکر مصعب ہی زبیر

دونوں تھے شہزادۂ ملک عرب　　تھے رئیسِ قوم اور عالی نسب

ہن یہ دو بھائی تھے از یک خاندان　　ایک کافر ایک مومن تھا بجان

ایک جنگِ بدر میں مارا گیا دست مصعب سے غزا میں ہر ملا
دوسرا مصعب جو تھا مردِ سعید سو ہوا جنگ اُحد میں یوں شہید
طرح بر سغیان میں تھا ایک پہلواں سخت بازو سخت جسم و سخت جان
نام تھا ابن قمیہ نیزہ باز لشکر اعدا سے نکلا رزم ساز
آتے ہی اُسنے کیا حضرت پر وار مہر سے مصعب ہوا بس بیقرار
تا نہو حضرت پہ نیزہ کارگر اُسنے سینہ کو کیا اپنی سپر
شاہ دین پر جی کیا اپنا نثار ہوگیا چھاتی سے نیزہ وار پار
وہ پیمبر کا علم بردار تھا اِس طرح مرنا اُسیکا کار تھا
دیکھ مصعب کو بخاک و خون طپان چشم پیغمبر ہوئے گوہر فشان
ایک فرشتہ نے لیا اُس دم علم تا رہے اِس فوج کا ثابت قدم
بانگ کی ابنِ قمیہ نے شدید کہ کیا مینے محمد کو شہید
لڑتے تھے کفار سے شیرِ خدا کہ پڑی کانوں میں ناگہ یہ صدا
دیکھا جو پیچھے تو گردن پھیر کر نو نہ آیا اُشترِ حضرت نظر
حیدر کرّار ہوکر خشمناک جلد آئے تا کریں اُسکو ہلاک
کھینچ کر شیرِ خدا نے ذوالفقار اُسکو دو ٹکرے کیا در کارزار

ایسی برکت ہوی علی کے کام کی ۔ فتح ہو گئی لشکر اسلام کی

اہل دل نے یہ حدیث مصطفیٰ ۔ سن کے اسکو صفحۂ دل پر لکھا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بئسَ العبدُ عبدُ الھویٰ یُضلُّہ *

بد ہی بندوں میں وہ بندہ نفس کا ۔ جسکو حرص و آز نے گمرہ کیا

کوئی عمل ای سالکِ راہِ خدا ۔ نہیں تجھے انفع بجز ترک ہوا

* یَسْأَلُونَکَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ مُرْسٰہَا ۵ *

پوچھینگے وے تجھسے ای خیر الانام ۔ حشر سے کب ہوگا اُس دنکا قیام

* فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰہَا ؕ *

تو ہی کس اندیشہ میں اُس فکر سے ۔ کیا ہی تجھکو منفعت اُس ذکر سے

یعنی تو نہ جانتا یا مصطفیٰ ۔ وقت اُسکے آنیکا کب ہویگا

سن لے بی بی عایشہ سے یہ بیان ۔ کہ پیمبر نے یہ چاہا تھا نہان

کہ کریں وقتِ قیامت کا سوال ۔ تا خبر دے اُسّے اُنکو ذوالجلال

حق نے فرمایا کہ ای میرے حبیب ۔ تجھکو نہ علمِ قیامت سے نصیب

چاہئے پھر تو نکر اُسکا سوال ۔ کہ یہ ہی مخصوصِ وحی ذوالجلال

* إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا ۝ *

هی طرف ایزد کے اُسکا منتہا   یعني جزخالق کوئي نه جانتا

* إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَاهَا ۝ *

نہیں سوا اُسکے که تو یا مصطفی   بس ڈرانے والاهی اُس شخص کا

که بیان کرتا هی روزحشر سے   گرمیٔ خورشیدوبعث ونشر سے

* كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا ۝ *

دیکھینگے گویا جووه دن کافران   یعنے طول روز محشرکوعیان

* لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ۝ *

جانینگے نه دیرکي وهان زینهار   غیریکشب یاکه پاسے از نهار

یعني اُس مهمان سرامیں سب کے سب   بس رهے تھے جون مسافرشب کے شب

قال رسول الله صلی الله علیه وآله من قرء سورة والنازعات

كان ممن حسبه الله تعالى فى القيامة قدر صلوة المكتوبة

حتى يدخل الجنة *

یون پیمبرنے کہا اي خوش صفات   صدق سے جسنے پڑھا والنازعات

توکریگا کل حساب اُسکا خدا   هو نماز فرض جتنے میں ادا

تا کہ ہوگا قاریٔ نیکو سرشت   فضلِ حق سے داخلِ باغِ بہشت

* بسم اللہ الرحمن الرحیم *

سورة العبس مکیه فی الاقاویل کلها وقیل سورة الاعمیٰ چہل و دو آیت است صد و سی و سه کلمه و پانصد و سه حروف است و ازین سوره تا آخر قرآن یک یک رکوع است بقول بعضی و این اصح است و بقول بعضی تا والضحیٰ یک رکوع است و از والضحیٰ تا قل یا ایها الکافرون یک رکوع است و از قل یا تا آخر یک رکوع است *

تو عبس کو سورۂ مکیه جان   ہیں بیالیس اُسمیں آیت بیگمان
ایک سو تینتیس کلمه ہیں یقیں   پانچسو اور تین حرف اے مرد دین
بعضے کہتے ہیں عبس سے تا اخیر   ہے ہر ایک سورہ رکوع دل پذیر
اور ہر سورہ ہی بعضوں نے کہا   از عبس یکیک رکوع تا والضحیٰ
اور ضحیٰ سے یک رکوع تا کافرون   یہانسے یک ہی ناس تک اے ذوفنون

روی عن النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم انه ابن ام مکتوم اتی رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم وعنده

صناد ید قریش یدعوهم الی الاسلام فقال یا رسول الله علمنی مما علمک الله تعالی وکرر ذلک ولم یعلم تشاغله بالقوم فکره رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قطعه کلامه وعبس واعرض عنه فنزلت عبس فکان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یکرمه ویقول اذا راه مرحبا بمن عاتبنی فیه ربی واستخلفه علی المدینة مرتین ؕ

لکھتے ہیں یوں راویان ذی عقول کہ عبس کا تہا یہ منشاء نزول
متفق ہو راویاں کہتے ہیں سب یہ ہی اِس سورہ کے آنیکا سبب
یعنے عبد اللہ مرد بے بصر تہا اُم مکتوم کا نور البصر
مرد مسکین و فقیر و اہل دین کور چشم وصاحب عین الیقین
طاعتِ حق میں ہمیشہ مشتغل چشم ظاہر کور و بینا چشم دل
آیا نزدیک نبی از راہ دور بیٹھا مجلس میں پیمبر کے حضور
تہے بدعوت مشتغل وہ پاک کیش جانبِ جمعِ صنا دیدِ قریش
کرتے تہے ارشاد ختم المرسلین اُن امیروں کے تئیں احکام دین
بیٹھتے ہی اُن نے از راہِ عمی یوں کہا قطع کلامِ مصطفی

بعضے کہتے ہیں کہ آتے ہی وہیں یوں کیا قطع کلام شاہ دین

* قال عبد الله یا محمد علمني مما علمک الله *

یا محمد لطف کر سکھلا مجھے اُسے خالق نے جو سکھلا یا تجھے

ای مجھے تعلیم فرما احمدا جو تجھے تعلیم کرتا ہے خدا

جب کیا اِسطور سے قطع کلام ہوکے ناخوش حضرتِ خیر الانام

رو ترش کر اپنا ازروئے عتاب اُسے منہ پھیرا نفرمایا جواب

اُسے دی اُسکو صحابہ نے خبر تجھسے رنجیدہ ہوئے خیر البشر

سنکے عبد الله از شرمِ گناہ اوٹھکہ محفل سے چلا لی گھرکی راہ

کہتے ہیں کہ جبرئیل آئے شتاب کھینچا یک پردۂ نہان بہرِ حجاب

درمیان حضرتِ وجمیع عرب ہوگئے پنہان نظر سے اُسکے سب

نقص بینائی میں جب ظاہر ہوا تب عتابِ حق سے دل ماہر ہوا

دیکھا جب نقصِ بصارت آشکار سمجھے تب حضرت عتابِ کردگار

پھر تو وہ پردہ اُٹھا کر جبرئیل لائے یہ آیات از ربِ جلیل

* عَبَسَ وَتَوَلّٰی ۙ *

رو ترش اپنا پیمبر نے کیا اور منہ کو پھیرا اودھر سے لیا

* اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰى ﴿٢﴾ *

یہ کے آیا پاس اُنکے یك ضریر یعنی عبد اللہ مسکین و فقیر
ذکر اعمیٰ اُسے دیتا ہی خبر عذر ہی اعمیٰ سے از خیر البشر
عذر اعمائی ہی از خیر الانام یعنی کوری سے ہوا قطع کلام
یہ ہوا ہی بے سبب ترك ادب بلکہ ہی ترك ادب کا یہ سبب
جانا حضرت نے کہ یہ ہیگا عتاب تب ہوا دل کو نہایت اضطراب
یہ عتاب حق ہی اعمیٰ کے لئے مضطرب ہو اُسکے لینے کو چلے
جلد جا اُسکو لیا اُنہ کرشتاب کرتے تھے عذر اُسے یوںکر کے خطاب
جب تلك دنیا میں تو جیتا رہے تب تلك نفقہ تیرا مجھ پر رہے
اور جب اُسکو دیکھتے خیر الانام اِسطرح فرماتے بھیج اُسپر سلام
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرحبا بالذی
عاتبنی فیہ ربی *

مرحبا اُسکو کیا جسکے لئے یوں عتاب اب میرے خالق نے مجھے
کہ تجھے حاجت بھی ہی کچھ نہ تھا تو میں اُس حاجت کا ہوں حاجت روا
تھا عجب درویش پاکیزہ نفس جسکے خاطر حق نے بھیجا ہی عبس

دیئے اُس آیت سے لے اے باتمیز کہ تو رکہ درویش صالح کو عزیز
طالبان علم جب آویں نظر اُنکا تو اعزاز و اکرام کر
کر تیرے پاس آویں کہہ تو مرحبا اور بتعظیم و تواضع پیش آ
افسر شاہی تو درویشوں سے چاہ کہ گدا ہیں اُنکے در کے بادشاہ
یک نگہ میں خاک کو کرتے ہیں زر بہتر از اکسیر ہے انکی نظر

* وَمَا يُدْرِيكَ *

اور تجھے کس چیز نے دانا کیا یعنی تو کیا جانے ہی یا مصطفی

* لَعَلَّهُ يَزَّكَّىٰ *

کاش نابینا گنہ سے پاک ہو اور ادائے امر میں چالاک ہو
بعضے کہتے ہیں کہ شاید پاک ہو تیرے کہنے پر عمل کرنے سے وو

* أَوْ يَذَّكَّرُ *

یاکہ لے پند اور کرے اُسپر عمل تا نآوے دین میں اُسکے خلل
یہ اشارہ ہی کہ کر تو کسب علم یعنی علم ظاہر و باطن کا علم

* فَتَنفَعَهُ الذِّكْرَىٰ *

پس کرے سود اُس کتیں تیرا یہ پند پند تیرا ہووے اُسکو سود مند

* اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی ۙ *

پس جو ہی با نعمت وبا عزو ناز دین و ایمان سے غنی اور بے نیاز

یعني جو ہی دین و ایمان سے غني دین سے مستغني وہ مردِ دنی

* فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰی ۙ *

پس تو اُسکے واسطے لاتا ہی رو ای توجه سے کرے ہي گفتگو

تاکه ایمان لاوے وہ گم کردہ پی اُنکے ایمان پر تجھے کیا حرص ہي

* وَمَا عَلَیْکَ اَلَّا یَزَّکّٰی ۙ *

اور نہیں ہی تجهہ په کچه اُسکا ضرر که نہووے پاك مرد خیرہ سر

هم نکها اُسکا تجھے کیا فکر ہی که پڑھے کلمه کبھی کیا ذکر ہی

اُسکے ایمان سے تو رکه دل میں فراغ که رسولون پر نہیں الا بلاغ

چاهتے نه دین کوازراہِ خطا هم بھي نه کرتے اُنہیں ایمان عطا

* وَاَمَّا مَنْ جَآءَکَ یَسْعٰی ۙ *

لیك جو آتا ہی دل سے تیرے پاس چلکے راہ دور سے رکه دل میں آس

یعني عبد الله با صدق و یقیں سیکھنے آتا ہی تجهہ سے علم دین

* وَهُوَ یَخْشٰی ۙ *

اور وہ ڈرتا ہی خالق سے بجان یا کہ از ابتدای دست کافران
یا ڈرے می راہ سے وہ بے بصر کیونکے اُسکو راہ نہ آتی نظر

* فَأَنتَ عَنهُ تَلَهّٰى *

اس تو ایسے شخص سے منہ پہیر کر ہو وے می مشغول قوم خیرہ سر
کہتے ہیں پیش رسولِ بیبدل پڑھتے تہے ان آیتونکو جبر ئیل
یہان تلک ہوتی تہی چہرے پر تغییر کہ وہ لعل شکریں ہوتا تہا شیر
دیکہ لے لکہتا ہی یون اہل لباب یعنی چشم حضرت از روی عتاب
ہو گئی تہی صاف ہے آب اِ سقدر تہی روان پر کچہ نہ آتا تہا نظر
تہا قریب اُسکے کہ روے شاہ دیں دی شرف دیوار مکہ کے تئیں
کہتے ہیں زاہد کہ ختم المرسلین خواجۂ عالم شہ دنیا و دیں
سنتہی اعمی کے لے نے کو گئے پہیر کر مسجد میں پہر لائے اُسے
اور ردا دوشِ مبارک سے اوتار صحن مسجد میں بچہایا آشکار
اُسکو بتہلایا با عزاز تمام عذرخواہی کرتے تہے خیرالانام
نایب یثرب دو بار اُسکو کیا جب چلے غزوہ کو حضرت مصطفی
خوب یہ نکتہ سمجہ لے ای فتا کہ ہوی نہ اُسمیں حضرت سے خطا

کیونکہ تھا ماموّر ختم المرسلین　　کہ کریں سب خلق کو دعوت یقین

کوں شے بھی ہی کرامت کا سبب　　یہ کہ ہی قطع سخن ترک ادب

شاد رہ ای طالبِ صادق فقیر　　کہ برائے خاطرِ مردِ ضریر

دیکھ تو محبوب اپنے پر خدا　　کیسا کرتا ہی عتابِ بر ملا

بخشش و لطف و عطائے کردگار　　ہی فقیر اہل دین پر بے شمار

* کَلَّا اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ *

یعنی حقا کہ یہ آیاتِ کتاب　　بندہ ہی امت پر از روے عتاب

یا پیمبر پر ہی زجر از ذو الجلال　　شاہ دین کرتے ہیں کب رد سوال

یعنی پھر اہل دنیا و امیر　　اسقدر رمت کر فقیرو نکو حقیر

یوں عتاب حق ہوا کہ اے کلیم　　ہم ہوے تھے اُن دنومیں بس سقیم

کیوں نکی تونے عیادت ای عجب　　اور نکی ایماداری کیا سبب

تب کہا موسیٰ نے ای حیِ قدیم　　پاک ہی اُس سے کہ تو ہووے سقیم

ای کریم کارساز و غیب دان　　ہو مجھے معلوم یہ رازِ نہان

بندۂ نادان ہوں ای دانائے راز　　صاف فرما تاکہ ہو انشائے راز

حق نے فرمایا کہ سنتا ہی کلیم　　جب کوئی عاشق میرا ہوئی سقیم

وہ نہیں بیمار میں بیمار ہوں فی الحقیقت لائق تیمار ہوں

* فَمَنْ شَاءَ ذَکَرَہٗ *

بس جو چاہے پند لے اُسّے عیان خادمِ درویش ہو باصدقِ جان

* فِی صُحُفٍ مُکَرَّمَۃٍ *

ہینگے یہ آیات پیش کردگار درکتب ہائے گرامی باوقار

یا ہي یہ سورا وہ قران کریم جسکی قدرومنزلت ہی بس عظیم

کہتے ہیں قران ہی درقید رقم درکتب ہائے بزرگ و محترم

یعني ہی درلوح محفوظ اي جوان ہی سپہر ہفتمیں اُسکا مکان

یاکہ ہی در بیت العزۃ یہ کتاب ہی بچرخِ چارمیں چون آفتاب

* مَرْفُوعَۃٍ *

مرتفع ہی وہ بہفتم آسمان یا ہی عالیقدر یا عالي مکان

* مُطَھَّرَۃٍ *

یعني پاکیزہ ہی عیبوں سے تمام یک ذرہ اُسمیں نہیں نقصان کا نام

پاک ہي از غیبت وکذب وریا پاک ہی از لغو وحرفِ ناسزا

* بِاَیْدِیْ سَفَرَۃٍ کِرَامٍ *

هین بلند قدر کاتبانِ محترم   ای فرشته اُسکو کرتے میں رقم

اور کہا بعضون نے معنی کرام   یعنی میں بخشندہ کان خاص وعام

وے فرشته هیں شفیق ومہربان   نت هیں مستغفر براے مومنان

* بَرَرَةٍ ط *

هیں بزرگ ونیک روے ونیک کار   جنکی کرتا هی صفت پروردگار

ہا مراد اُسے هیں اصحاب کرام   که اُنہون نے هی لکھا قران تمام

پھر کیا حفظ اور کیا اُسپر عمل   خلق کو پہونچایا بے نقص وخلل

قال النبی صلی الله علیه واله وسلم الماهر بالقران مع کرام بررة

قول پیغمبر سے یه ظاهر هوا   جو کتاب الله سے ماهر هوا

هس وه هوگا همدم جمع کرام   ای رهیگا با ملایک مستدام

قُتِلَ الاِنْسَانُ مَا اَکْفَرَهٗ ط *

لعنت حق آدمی پر هو جیو   کیا بڑا کافر هوا وه زشت خو

کہتے میں انسان سے هی کافر مراد   یا که عتبه هی ز اهل ارتداد

تھا ن یه عتبه هی ابن بولهب   جسپر حضرت کی پڑی برقِ غضب

عقد میں تھی اُسکے یک دخت نبی   آخرش مرتد هوا جب وه شقی

دخت پیغمبرکو دی اُسنے طلاق کہنے لاگا از رہِ کفر و نفاق

* قَول عتبہ کَفَرتُ بِرَبِّ النجومِ اذا ھَوَیٰ *

" ای ھوا کافر میں ازرب نجوم نکلے جب اُستارگان سعد وشوم
سنکے حضرت نے اُسے نفرین کیا دی دعای بد زبان سے یون کہا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم سلّط علیہ کلبا من کلابک

یا الٰہی تو مسلط عتبہ پر ایک کتا اپنا اُن کتو نسے کر
کہتے ھیں عتبہ کو پیش آیا سفر شہر سے باھر گیا وہ خیرہ سر
جب قریب مکہ پہونچا کاروان کہتے تھے اُن سے وہانکے مردمان
کہ یہاں شیر درندے بے شمار ھینگے رہیو جاگتے اور ھوشیار
شام کو یوں بولہب کہنے لگا جی میں ڈر رہی کہ محمدکی دعا
میرے بیتے کونہ پہونچاوے ضرور اُس کتیں مارے نہ آکر شیر نر
جمع ھوکر مردمانِ کاروان لیکرعتبہ کو سولایا درمیان
آکے آدھی رات کو ایک شیر نر کہاگیا عتبہ کو ٹکرے ٹکرے کر

* مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَہُ *

چاھئے انسان کتیں سمجھے ذرا کہ اُسے کس چیز سے پیدا کیا

آپ سایل ہو کے وہ عالیجناب آپہی فرماتے ہیں پھر اسکا جواب

* مِنْ نُطْفَةٍ خَلَقَهُ *

یعنی تن ز آب منی پیدا کیا پھر تن مردہ میں اسکو جی دیا

ہی بناے مردم از آب منی پھر منی کو کیا من بہ کبر و منی

* فَقَدَّرَهُ *

پس خدا نے علم میں اپنے نخست ایسا اندازہ کیا اسکا درست

کہ بہم ملکر منی مرد و زن نطفہ ہو چالیس دن میں بے سخن

پھر وہ ہووے خون بستہ بعد ازین یعنی علقہ ہووے بعد از اربعین

پھر وہ ہومی گوشت پارہ بیگمان تین چلے میں درون بچہ دان

پھر اُگیں مضغہ سے دست و پا و سر ناخن و انگشت و بینی و بصر

ہکترے ہی جب بشکل انسانی تمام روح آکر اسمیں کرتی ہی مقام

قدرت کاملہ سے رب العالمین پیٹ میں پالے ہی لڑکے کے تیں

پیٹ میں نطفے کے اور پھر سر بسر نو مہینے جب کے جاتے ہیں گذر

* ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ *

پس رہ اخراج کو اسپر خدا سہل کرتا ہے اسے دار الغنا

پھر وہ دے ہی شیر مادر سے خورش　سیکھے رفتہ رفتہ چلنے کی روش

پھر کرے ہے طفل نادان کو جوان　پھر اُسے کرتا ہی پھر ناتوان

* ثُمَّ اَمَاتَهٗ *

پھر اُسے مارا خدا نے آشکار　جب ہوئی آخر حیات مستعار

* فَاَقْبَرَهٗ ۙ *

پھر خدا نے گور میں اُسکو کیا　پھر حساب نیک و بد اُسے لیا

حکم حق ہی جب مرے کوئی مرد و زن　غسل دے کر اُسکو پہنا وین کفن

اور پڑھیں اُسکے جنازہ کی نماز　اور رکھیں تربت میں با صد امتیاز

حق نے آدم کی نکی موت او حیات　مثل حیوانات پھر شرف ذات

* ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ *

پس خدا جس وقت چاہیگا اُسے　خاک تیرہ سے اوٹھا ویگا اُسے

یعنی جب پھونکیگا اِسرافیل صور　زندہ ہونکلینگے سب اہل قبور

جان جو تا در ہی بر خلق نخست　کرسکے ہی ہر شکستہ کو درست

* كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ *

یعنی حقا کہ نہیں لاتا بجا　امر جو انسان پہ کرتا ہی خدا

یعني کا توڑ عہد و میثاق الست ‌ نہ وفا کرتا ہی کرتا ہی شکست

وعدۂ میثاق کرتا ہی یقین ‌ کوئي وفا دنیا میں کرسکتا نہیں

چاہئے بندہ کرے گریان و زار ‌ عذر تقصیرات پیش کردگار

ورنہ بر حسب جناب کبریا ‌ کس سے حق کي بندگي ہوئی ادا

ما عبدنا کہتے ہیں خیرالبشر ‌ تو خدا سے عذر تقصیرات کر

ورنہ حقِ بندگیٔ ذوالجلال ‌ ہوتي ہی کسے اوکسکي ہی مجال

حق نے فرمایا برائے کافران ‌ با دلایل اپني قدرت کا بیان

تا کریں دین خدا کو سب قبول ‌ اور رکہیں گردن بفرمان رسول

تا سمجھ کر کفر سے سب آویں باز ‌ خوف حق سے ہووے دل اُنکا گداز

حق پئے تنبیہ قوم منکران ‌ یوں کرے ہی اپني قدرت کا بیان

* فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلَى طَعَامِهٖ لا *

چاہئے پس دیکھے آنکھوں سے بشر ‌ اپنے کھانے کے طرف ٹک غور کر

یعني دیکھے چاہئے اِنسان خام ‌ چشم آگاهي سے ٹک سوئے طعام

کسطرح ہمنے اُسے پیدا کیا ‌ پختہ کر تیار کھانے کو دیا

ابر و باد و ماہ و خورشید و فلک ‌ کوکب سیارۂ و چندین مُلک

روز وشب ہیں اپنے اپنے کام میں　　لقمہ تب آتا ہی اپنے کام میں

* اَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۙ *

ہمنے برسایا بتحقیق آب پاک　　حق جو برسانے کا تھا بر روے خاک

* ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ *

پس کیا روے زمیں ہمنے شگاف　　تھا جو کچہ حق شگاف اس سینہ صاف

* فَاَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا *

پس اُگائی ہمنے اُسمیں دانہ حب　　تا کہ ہووے قوت سب کا روز وشب

* وَّعِنَبًا *

اور اُگائی تاک ہمنے خاک سے　　خوشۂ شیرین نکالی تاک سے

* وَّقَضْبًا ۙ *

اور اُگایا سبزۂ تر جا بجا　　تا کہ حیوانات کی ہووے غذا

* وَّزَيْتُونًا ۙ وَّنَخْلًا ۙ *

اور اُگایا ہمنے زیتون و تمر　　کہ ہی اُسمین نفع مردم سر بسر

روغن زیتون بہت آتا ہی کام　　بہر نان و مالش و بہر طعام

* وَّحَدَائِقَ غُلْبًا ۙ *

اور اُگا یا باغہائے پر ثمر   جنکے شاخیں مل رہي ہیں ہمدگر

* وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا *

اور نکالا میوہ ہائے تر و خشک   خوش مزہ خوش طعم وخوشبو مثل مشک

میوہ ہائے تازہ و تر مشتہي   نار و سیب و ناسپاتي و بہي

میوہ ہائے خشک شیرین بے بہار   پستہ و باد ام و دیگر خوشگوار

معني اَبًّا کے ہیں دوسن گوش دار   میوہ ہائے خشک ود وم مرغزار

* مَّتَاعًا لَّكُمْ *

خاک سے پیدا کیا ہمنے یہ سب   تاکہ برخوردار رہو تم روز وشب

* وَلِاَنْعَامِكُمْ ط

اور تمہارے چارپایونکے لئے   سبزۂ تر جا بجا پیدا کئے

تا بجان مومن کریں شکر خدا   چھوڑ دیں کفران نعمت اشقیا

کیا منایاتیں کہ آدم پرنکیں   نعمتیں کیا ہیں کہ انسانکو ندیں

بھیجے مرسل اور نازل کي کتاب   یا عبادي کا کیا سب پر خطاب

مومنون نے سنکے ارشاد رسول   سب کہا فرمان حق ہی سب قبول

جب نسمجھا کافرون نے از عمی   سر بسر انعام و احسان خدا

تب خدا نے بھیجا کا فران روز محشر کا یہ فرمایا بیان

* فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّۃُ ۝ *

پس جب آویگی قیامت بر ملا خلق کو بہرا کرے گی وہ صدا

یعنی جب پھونکیگا اسرافیل صور ہوگا بہرا جو سنے گا اسکا شور

* یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ ۝ *

اُس دن اپنے بھائی سے بھاگیگا مرد اور ماں اور باپ سے باسوز و درد

* وَصَاحِبَتِهٖ *

اور اپنی زن سے کہ وہ دلدار تھی ہمدم و ہم بستر و غمخوار تھی

* وَبَنِیْهِ ۝ *

اور کریگا اپنے بیٹوں سے گریز کثرتِ آفت سے روز رستخیز

اپنی اپنی آپڑے گی اسقدر باپ بیٹے سے چورا ویگا نظر

کرتے ہیں بعضے مفسریوں بیان کہ یہ ہی احوال حشر کا فران

ورنہ روز حشر جمع مومنان ہونگے باہم خیرخواہ و مہربان

* قال اللہ تعالیٰ اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ *

ہے قران میں کہ زقوم کا فران جو ہیں باہم دوست دنیا میں بجان

دشمن جان هوويںگے باهم بکیں   جز گروه مومنان پاک دين

* لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَانٌ *

خاص هر یک مرد کو از اهل حشر   هوگیا ایسي شان عارض روز نشر

* يُغْنِيهِ ۝ *

که وه حالت اُس کتئیں رکھےگي باز   اور کے غم سے کرےگي بے نیاز

* وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ لا ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ ط *

هوویںگے اُس روز روئے مومنان   روشن و تابان و خندان شادمان

* وَوُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ لا تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ ط *

اور منه هوویںگے اس دن پرغبار   ڈهانپےگي اُنکو سیاهي آشکار

* أُولَئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ ط *

یه گروه تیره روے و بے یقین   هیں بهي کفّار و فجّار لعین

روي عن النبي صلى الله عليه واله وسلم من قرء سورة

عبس جاء يوم القيامة ووجهه ضاحک مستبشره *

یوں هی ارشاد رسول کردگار۔ که پڑها جسنے عبس کو ایکبار

آویگا روز جزا وه نوجوان   مثل گل با روي خندان شادمان

ــــــــــــــــــــــم الله الرحمن الرحیم *

صورة کوّرت مکیّة آیاتها تسع وعشرون وکلما تها ماۃ

وخمس وخمسون وحروفها خمس ماۃ وخمس وخمسون *

سورۂ مکیہ ہی یہ کوّرت آیتیں اُنتیس ہیں ای خوش صفت

کلمیں اُسمیں یکصد و پنجاہ و پنج پانچ سے پچپن ہیں حرف ای نکتہ سنج

یون پیمبر سے روایت ای اخي کہتے ہیں عباس کے بیٹے نے کي

جوکوئي چاہے کہ دیکھے روز حشر یعني اپنے آنکہ سے احوال نشر

پس پڑھے یہ سورہ با شرح وبیان تاکہ حال حشر ہو اُسپر عیان

* اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ ۙ *

جب بہم پیچیدہ ہوگا آفتاب نور کو اُسکے لپیٹینگے شتاب

تہ کیا جاویگا اُسکا فرش نور ہوویگا خورشید بے نور وظہور

* وَاِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ ۙ *

اور سیہ جب ہووینگے استارگان یعني ہونگے تیرگي سب سے نہان

* وَاِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ۙ *

اور رہرو ہینگے رواں جب کوہسار باد سے اُڑجاوینگے مثل غبار

* وَاِذَا الْعِشَارُ *

اورجس دن اُشتران حاملہ بازدہ ماہہ سے جو ہیں کاملہ

* عُطِّلَتْ ۙ *

چھوڑے جاوینگے معطّل رایگان گرچہ اُنکو دوست رکھتے ہیں بجان

عاشرہ کو دوست رکھتے ہیں عرب کیونکہ ہی وہ جنس نادر منتخب

اہل دنیا چھوڑ دینگے مال وزر مال سے اپنے نہ رکھینگے خبر

* وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۙ *

اور جب ہووینگے یکجا وحشیان آہو وگرگ وبز وشیر زیان

اپنی اپنی آپڑینگی اِسقدر کہ نہوگی گرگ کو بزکی خبر

* وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۙ *

اور ملا ئے جاینگے بحر روان ملکے ہوجاوینگے یک بحر کلان

یا کہ ہوجاوینگے خشک اُس دن بحار موج کی جاگہ اُٹھیگا وہان غبار

یا کہ سب دریا کئے جاوینگے گرم ہرطرف چھڑکینگے اُسکو نرم نرم

* وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۙ *

اور جب انسان کئے جاوینگے جفت مثل اپنے آپسا یاوینگے جفت

جفت هریك كوكرینگے ہر ملا　دیوینگے صالح كوصالح سے ملا

اور كرینگے ایسا هي نے بیش وكم　ڈھونڈھ كرطالح كوطالح سے بہم

یا نفوسِ مومنان كو یوم دین　جفت كردیوینگے با حوران عین

اور شیاطین ٹنیں با كافران　با تنِ مردہ كرینگے جفت جان

* وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ *

اور جس دن دخترانِ خوش لقا　زندہ خاكِ گورمیں جنكو كیا

* سُئِلَتْ ۙ *

پوچھے جاوینگے كہ ایسا كیا گناہ　تم سے وہاں صاد رهوا شام وپگاہ

* بِاَیِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ۙ *

جس گنہ كے واسطے مارا تمہیں　جیتے هي جي گورمیں گاڑا تمہیں

تھي یہ اكثر عادتِ قومِ عرب　لڑكي اُنكے گھرمیں پیدا هوتي جب

خوف درویشي سے یا ازننگ وعار　زندہ در گوراُسكوكرتے نابكار

* حدیث قدسي قال الله تعالیٰ انفاسك انبیائي *

حق نے فرمایا هي كرجي سے قبول　كہ تیرے انفاس هیں میرے رسول

* اذا تنفست بذكري فقد احییت انبیائي *

جب تو میرے ذکر میں لیتا ہی دم   اِن رسولونکو جلا تا ہی تہم

* واذا تنفّستَ بغیر ذکری *

جب تو دم مارے ہی بے یاد خدا   قتل تو کرتا ہی میرے انبیا

* فعلیک دیتی فاین دیتی *

پس ہی تجہ پہ خون بہائے انبیا   پہر کہاں ہی پاس تیرے خون بہا

* وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۙ *

اور جسدن کہولے جاوینگے تمام   نامۂ اَعمال پہرِ انتقام

یعنی دیوینگے صحیفہ کہول کر   کرنظر آج اپنے اِس اعمال پر

* وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۙ *

اور جب ہوگا پراگندہ فلک   یا لپیٹینگے اُسے باہم ملک

* وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۙ *

اور کی جاویگی دوزخ جب کہ گرم   تا جلاویں کافرون کو دم بدم

* وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۙ *

اور کی جاویگی جنت جب قریب   دیکہ کرنا شاد ہوں حق کے حبیب

* عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝ *

جانیگا ہر نفس بد اور نیک خو　جو عمل لاوینگے اُسکے رو برو

خود شناسد صورتِ اعمال خویش　کردۂ خویش است که این آید به پیش

جب تلک اُن پارہ احوالونکو مرد　جنکو فرمایا ہی حق نے فرد فرد

اِنسے چہ ہونگے بارضِ دنیوی　اور چہ ہونگے بارضِ اُخروی

دیکھتا نہ جب تلک ہی بیخبر　جو عمل اُسنے کي تھي خیر و شر

کر لے کار نیک جون ہی تن میں دم　بے خبر ہي وقت فرصت مغتنم

کر لے ہردم ذکر پھر فرصت کہاں　جسم و جان کي پھر بہم صحبت کہاں

* فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ *

پس ستارونکي قسم کہاتے ہیں ہم　دن کو ہوجاتے ہیں وے پنہان بہم

* اَلْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۙ *

جانے والے ہي ستارے ہیں مدام　رات اور دن اپنے مغرب کو تمام

یا زخنس سے وکوهي ہی مراد　معنیٔ کنس ہی آ ہو رکہ تو یاد

* وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۙ *

اور قسم ہي رات کي جب آگے آے　اور کرے تاریک دنیا کي ہواے

یا قسم ہی راتکي جسوقت جاے　جاے ظلمت اُسکي نور صبح آے

* وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۙ *

اور قسم ہی صبح کي جب مارے دم   آفتاب اُسدم رکھے پاھر قدم
سن جو یہ سوگند حق نے کي ہی یاد   یہ جواب اُسکا ہي اي نیکو نہاد

* اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ *

بیگمان قرآن ہی قولِ جبرئیل   تھا رسولِ وحي از ربِ جلیل
ہی بزرگ و محترم پیشِ خدا   یا مراد اُس سے ہی ختم الانبیا

* ذِيْ قُوَّةٍ *

صاحبِ قوت کیا زیر و زبر   جسنے شہر لوطیو نکوا زد وبر

* عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ *

نزد ربِ عرش ہی باعز وجاہ   یعني ہی با منزلت پیشِ اِله

* مُّطَاعٍ *

مہتر و فرمان دہِ اہلِ فلك   حکم برداري میں ہیں اُسکے ملك

* ثَمَّ اَمِيْنٍ ۭ *

اُس جگه از بس امانت دار ہی   وحي پہنچانا اُسیکا کار ہی
یا مراد اُس سے ہي وہ دُرِیتیم   ہی رسولِ حق کریم ابن الکریم

صاحبِ قوت بطاقت اِسقدر تھے کہ پڑتا ورم ہا میں سر بسر
ھینگے در پیشِ خدا با عز و جاہ در مقامِ صدق محبوبِ اِلہ
سیّد و فرمانِ دہ و سلطانِ دین ھیں اطاعت میں سب اُنکے مومنین
ھیں امین و مخزنِ اسرارِ غیب عیب پوشِ خلق ھیں بیشک وریب
یا جوکچھ کہتے ھیں در پیش خدا مستجاب ھوتی ھے اُنکی سب دعا

* وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ۚ *

اور نہیں صاحب تمہارے کو جنون بلکہ ھی وہ اصل ھر علم و فنون
یعنی دیوانہ نہیں ھی یہ رسول دل سے تم فرمان کرو اُسکا قبول

* وَلَقَدْ رَآهُ * .

اور دیکھا شاہ دین نے با یقین صورتِ اصلی جبرئیلِ امین

* بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ۞ *

تھے کنارہ آسمان میں جلوہ گر مطلع خورشید میں بر تخت زر

* وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ *

اور نہیں احمد براسرارِ نہان یعنی جو ھوتی ھی وحی اُسپر عیان

* بِضَنِينٍ ۞ *

ازرهِ تبلیغ امت سے اخیل کرد یا قرآن کتین سب پرھیل

* وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ الرَّجِيمِ ۙ *

اور نہیں ہیگا یہ قرآنِ عظیم بیگمان گفتارِ ابلیسِ رجیم

* فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۝ *

پس تم اب کیدہرکوجاتےہوچلے چھوڑکرحق جانب باطل بھلے

* إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۙ *

نہیں هي یه قرآن مگر پندِ نجات از برائے نفع جملہ کائنات

یا نہیں احمد مگر عز و شرف بہر فرزندان آدم هر طرف

* لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ *

واسطے اُسکے جوچاہے تم سے خاص پندلے تا پاوے دوزخ سے خلاص

* أَنْ يَسْتَقِيمَ ۝ *

یعني راهِ راست پرهو اُستوار . لاوے راهِ راست پر تا کردگار

جس ہوا جس دن اِس آیت کانزول یوں لگا کہنے ابو جہلِ فضول

چاہ پربندہ کے هی دین کا مدار کچھ نہیں اُسمیں خدا کا اختیار

بندہ گر چاہے کرے دین کو قبول ورنہ چاہے تو کرے اُسے عدول

کفر و دین میں بندہ ہی مختار ہی　اختیار اُسکا ہی حق بیکار ہی

سنکر اُس کافر کا یہ اقوال بد　آیت آئی تاکہ ہو یہ قول رد

* وَمَا تَشَاۤءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاۤءَ اللّٰهُ *

اور نچاہو کے کبھی راہِ ھُدا　جب تلک اُسکو نچاہیگا خدا

* رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ۞ *

ہی وہی پروردگارِ کائنات　جسکو چاہی کفر سے بخشے نجات

بود سے اُسکے سبھی کی بود ہی　نیست ہی سبکچھ وہی موجود ہی

اور حیات اُسکی سے ہی سبکی حیات　علم سے ہی اُسکے علم کائنات

ہی اُسیکی چاہ سے بندونکی چاہ　پس وہی ہووی جو چاہے ہی اِلہ

اُسیکی قدرت سے ہی قدرت سبکی جان　گرنہ دے قدرت رہیں سب ناتوان

ہی کلامِ نفسی ہی اُسکا کلام　جس سے ناطق ہی زبانِ خاص و عام

ہی اُسیکی دید سے عالم کی دید　ہی شنید اُسکی سے ہی سبکی شنید

یہ صفاتِ سبعہ کرتی ہیں نزول　عالمِ اطلاق سے مثلِ رسول

عالمِ تقلید میں جب ہوں عیان　کہتے ہیں اُنکو صفات بندگان

پھر جو کوئی اُنکو صفاتِ حق کہے　یا مقید کہدیں مطلق کہے

پس وہ ہي حيوانِ مطلق سر بسر　　کچھ نہيں اپني حقيقت سے خبر

ہی یہ آیت پر جبر و اختیار　　ای جنون خاموش رہو بیہاں دم نہ مار

قال علیه السلام مَنْ قرء سورة التّکویر اعاذ الله تعالی

ان یفضحه حین ینشر صحیفة متفرقة *

اِسطرح حضرت پیمبر نے کہا　　سورہ تکویر کو جسنے پڑہ

تو اُسے محفوظ رکھیگا خدا　　ذلتِ تفضیح سے روزِ جزا

* بســـــــــــــــــــــــم الله الرحمن الرحیم *

سورة الانفطار مکیة آیاتها تسعة عشر وکلماتها خمسة وثمانون

وحروفها سبعة وعشرون وثلث مائة *

سورہ مکیہ ہی یہ انفطار　　آئتیں اُنیس ہیں ای مرد کار

سب بچاسي کلمہ ہیں اُسمیں شنگرف　　تیس سے ہیں اور ستائیس حرف

* اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ۙ *

آسمان جسوقت ہوجاویگا شق　　یعني شق ہوجاویگا ہر یک طبق

* وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ ۙ *

اور جہڑینگے چرخ سے انجم تمام　　جیون خزان میں برگ ہانے زرد فام

میں کواکب اهل تبیان نے لکھا   جیوں قنادیلِ معلق بر سما

جا بجا هیں بسته با زنجیر نور   اُنکو پکڑے میں فرشته بالضرور

جب که مرجاوینگے اهلِ آسمان   چهٹ پڑینگے هاته سے زنجیر وهاں

تب ستاره جهڑ پڑینگے خاك پر   هوگي ظاهر تیرگي افلاك پر

* وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ *

اور کٹ جاوینگے سب دریا روان   ملکے هوجاوینگے یك بحرِ کلان

* وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ *

اور کریں جب خاك کو زیر و زبر   تا نکالیں اُسسے مدفونات سر

یعني جب برهم کرینگے خاك گور   جي اُٹهینگے دم میں سب اهل قبور

* عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ ۵ *

جانیگا بیشك وے شبه بشر   آگے جو بهیجا عمل از خیر و شر

* وَاَخَّرَتْ ۙ *

اور جو پیچهے رهے از نیك و بد   یعني کي تا خیر توبه بے سند

* يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ *

یعني ای انسان بے صبر و شکیب   یهاں دیا کس چیز نے تجهکو فریب

* بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَکَ *

کہ ہوا کافر تو از ربِّ کریم　جسنے بخشي تجکو ہستي ای عدیم
یا فریبندہ ہی یہاں دیوِ رجیم　یا ہوا یا جہل یا نفسِ لئیم
کہتے ہیں بعضے یہ آیت ای اخي　شان بوالاسدین میں نازل ہوئي
کہ رہا تا زندگي وہ بیحیا　در پئے ایذائے حضرت مصطفیٰ
باوجود اُس جرم واُس تقصیر کے　یک عقوبت بھي نہ پہنچي تھي اُسے
تب خدا نے اُسکو یوں آگہ کیا　کہ تجھے کس چیز نے گمرہ کیا
کہتے ہیں منصور عمار نے کہا　مجہ سے گر اسباب کو پوچھے خدا
تو جواب اُسکا میں دوں بے بیش وکم　ہی فریبندہ مجھے تیرا کرم

غَرَّنِي اَلْطَافُکَ یَاذُوالْجَلَال

ہی معالم میں لکھا ای نکتہ دان　کہتے ہیں اہلِ اشارت یوں بیان
یہاں جو ہے ارشاد ہی اسمِ کریم　خالي از حکمت نہیں قولِ حکیم
تا کہے بندہ کہ ای شاہِ قدم　ہی فریبندہ تیرا فضل وکرم

* فَسَوّٰکَ *

پس کیا حق نے برابر درست وبا　راست ہموار ومصفا خوشنما

* فَعَدَلَکَ *

پس کیا تجکو درست اور خوش لقا　خلقت ہیوا ن سے ممتاز و جدا

* فِيْ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ط *

چاہا جس صورتمیں یعني خوب و زشت　دي تجہے ترکیب ای خاکي سرشت

* كَلَّا *

یوں نہیں ہیں جو کریں کافر گمان　یعني بعد از مرگ پہر جینا کہان

* بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ لا *

بلکہ تم ہو منکرِ روزِ معاد　کرتے ہو تکذیب از روئے عناد

* وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ لا *

اور ہیں تم پر فرشتے بیگمان　پاسبانِ قول و فعلِ جسم و جان

* كِرَامًا كَاتِبِيْنَ لا *

محترم پیشِ خدا ہیں کاتبین　لکہتے ہیں اعمال نامہ کتیں

* يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۞ *

جانتے ہیں تم جو کچہ کرتے ہو کام　یعني کارِ نیک و بد ہر صبح و شام

* اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ لا وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ لا *

ہیگے ان میں نیک کاران در بہشت   اور سقر میں کافرانِ بد سرشت

* يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ج *

جاکے دوزخ میں پڑینگے روزِ حشر   کافران و منکرانِ بعث و نشر

* وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِيْنَ ہ *

اور نہونگے کافران و مشرکان   آتشِ دوزخ سے باہر جاودان

* وَمَا اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ لا *

اور تجھے کس چیز نے دانا کیا   کیا ہی روزِ حشر تو جانے ہی کیا

* ثُمَّ مَا اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ج *

پس تو کیا جانے ہی ای سلطانِ دین   صدمۂ هولِ قیامت کے تیں

* يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ط *

حشر کو مالک نہوو یگا کوئي   کہ کسیکو منفعت بخشے ذري

یعني یہ قدرت کہان کہ یکنفس   ہو سکے کوئي کسیکا دادرس

* وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ہ *

اور اُس دن امر ہی بہرِ خدا   جسکو جو چاہے ہود یویگا جزا

قال النبي عليه الصلوة والسلام من قرء سورة انفطرت

كتب الله بعدد كل قطرة من السماء حسنة وبعدد كل قبر حسنة *

یون ہی ارشادِ رسولِ کردگار کہ پڑھا ہی جسنے سورہ انفطار حق لکھیگا نامہ میں اُسکے عیان ہر شمارِ قطرہ ہائے آسمان اور لکھیگا حق باعدادِ قبور نیکیان نامہ میں اُسکے بے فتور

سورة المطففين مكية آياتها ستة وثلثون وكلماتها مائة وتسع وستون وحروفها سبع مائة وخمس وعشرون *

سورۂ مکیہ ہی مطففین آیتین چھتیس ہیں اُسمین یقین کلمہ ایک سی اور اُنہتر ہیں تمام سات سی پچیس حرف ای نیکنام

* بِسمِ اللہ الرحمن الرحیم *

* در شان نزول این سوره *

اہلِ یثرب بسکہ از طغیان و میل نت خیانت کرتے تھے در وزن وکیل جب رسول اللہ نے ہجرت کئے یعنی مکے سے مدینے کو گئے تھے نبی اللہ در اثناے راہ کہ ہوا نازل یہ سورہ ازالہ

* وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ *

وای ہر کا ھنلکا نِ وزن وکیل کہ بسو ئے بیش وکم رکھتے ھیں میل

ویل ھی یک وادئی دوزخ کي وھاں جمع ھوتي ھوں ور ہم عاصیان

ھی وہ جائے کثرد ھو بسیار مار دوزخي ڈرتے ھیں اُ سے بیشمار

تھا مدینے میں سنو یکمرد خام کہتے ھیں تھا بوجھینہ اُسکا نام

کیل دو رکھتا تھا یک کیلِ کلان جس سے غلہ مول لیتا تھا نہان

اور جو تھا کیل ناقص گھر سے لا بیچتا تھا غلہ اپنا ہر ملا

پس پیمبر کو یہ آیت بھیج کر دي خدا نے حال سے اُسکي خبر

* اَلَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ﴿ۙ﴾ *

جب کہ وہ اپنے لئے کرتے ھیں ناپ ھرکسي سے پورہ لیتے ھیں وہ ناپ

* وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْوَّزَنُوْھُمْ *

اور جب ناپیں میں بہرِ مردمان یا کریں ھیں وزن از بہرِ کسان

* یُخْسِرُوْنَ ﴿ؕ﴾ *

کم کریں ھیں وزن کو وے ناقصان خلق کا چاھیں ھیں نقصان وزیان

ھیں گھٹاتے وزن کو وے بدگہر کرتے ھیں عالم کا نقصان و ضرر

* اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ *

آیا یہ نہ جانتے تھے قوم بد　پیش گیرو کم فروش میں د ونورد

* اَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ *

سب اُتھائے جائینگے تحقیق وہاں　روز محشر کو کہ ہی سب سے کلان

* يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ *

آدمي اُس دن کھڑے ہووینگے سب　خائف ولرزان برائے حکم رب

یعني بیتھینگے نہ بر روئے زمین　تا نہ پہنچے حکم رب العالمین

سنلے سیصد سال تلک چھوٹے بڑے　جاے ہیبت میں رہینگے سب کھڑے

آوینگے جب تلک نہیں خیرالانام　تاکہ ہوں آکر شفیع خاص وعام

تب تلک ہوگي نہ اُنکي مخلصي　لا ئینگے جاے حساب اُنکو نبي

اُس شفاعت کو سنو کبراهی نام　خاص ہی یہ از پئے خیر الانام

* كَلَّا اِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ *

یون نہیں کہتے میں جواہل ضلال　دینا کم لینا زیادہ ہی حلال

نامۂ اعمال کفار لعین　ہینگے سجین میں برب العالمین

جا ہئے لاویں بجا فرمان عدل　ایکدن ہوگي کھڑي میزان عدل

ہی وہ پلہ سنگ جسپہ وزن دار　ایک د وزخ پر دھرا سرپوش وار

* وَمَا أَدْرٰكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝ *

اور تو کیا جانے ہی یا مصطفی　کچھ تجھے معلوم ہی سجین ہی کیا

یعنی ہی چاہِ عمیقِ ہولناک　دیکھنے سے جسکے آوے دل میں باک

* كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۝ *

نامۂ فجار ہی لکھا ہوا　کوئی مٹا سکتا نہیں اپنا لکھا

ہی نشاں گروہ کرے جو اسکی سیر　بالیقیں جانے نہیں ہی اِسمیں خیر

* وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ *

ویل ہی اُس دن بکفار جہول　کہ بجان ہیں منکر حضرت رسول

ویل ہی یک لفظ جامع انتخاب　کہ وہ ہی شامل بانواع عذاب

* الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ *

جو بجان ہیں منکر روزِ جزا　کہتے ہیں نہ زندگی بعد از فنا

* وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ *

اور مکذب نہ ہی اُس دن کا مگر　ہر ستمگر اہل عصیان بیخبر

یا نہیں ہی منکر خیر البشر　غیر سرکش پر معاصی خیرہ سر

* اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ *

جب پڑھي جاتي هيں آياتِ کتاب   ميري تو کہتا هی وه تها نه خراب

* اَسَاطِيرُ الْاَوَّلِينَ *

که يه هی افسانۂ پيشينيان   ايسا هوتا هی کلامِ حق کہان

* كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ *

يوں نہيں جو کہتے هيں بلکه نہان   پرده ڈالا هی دلوں پر اُنکے يہان

* مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ *

اُسنے جو کرتے هيں ازجرم وگناه   هوگيا شامت سے اُنکا دل سياه

هی خبر ميں کہتے هيں اهلِ خبر   يعني فرماتے هيں يوں خيرالبشر

جب کوئي بنده کرے هی يک گناه   دل په پيدا هوهی يک نقطه سياه

يہاں تلک پہنچے هی آخر اُسکا کام   که سيه هوتا هي اُسکا دل تمام

* كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ *

بيگمان حقا که يه قومِ لعين   از عطا و لطف ربّ العالمين

* يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ *

هونگے اُسدن رحمتِ رحمانسے دور   لطف حق اُنپر نه هوگا بالضرور

اور واضح يه هی که از ديدار رب   هو وينگے محجوب اهلِ کفر سب

معني اِس آیت کي از روئے صواب　پوچھا مالک نے دیا اُسنے جواب
حق نے محجوب اپنے اعدا کو کیا　تا نہ دیکھیں وی جمالِ کبریا
اور قیامت کو دیکھا ویگا خدا　اولیا کو نور اپنا بر ملا
ای تجلي وہاں کریگا اُن پہ حق　کہ یہ ھیں دیدار حق کے مستحق
شرح محجوبوں کتیں ای نکتہ دان　سن کیا ھی شافعي نے یوں بیان
یعني یہ آیت ز رب العالمین　آئي ھی در شان کفار لعین
دال ھی کہ مومنان خوش نما　ھو وینگے مسرور و محظوظ از لقا
ورنہ پھر کیا فرق ھی ای مہربان　درمیان دشمنان و دوستان

* ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ؕ *

پس بلا شبہ گروہ کافران　جا کے دوزخ میں پڑینگے بیگمان

* ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ؕ *

پس کہینگے اُنسے اُسکے خازنان　یہ وہ ھی تھے جسکے تم منکر وہاں

* كَلَّا اِنَّ كِتَابَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝ *

بیگمان تحقیق حقا بالیقین　نامۂ حال نیکو کاران دین.
بیگمان حقا کہ ای محبوب جان　نامۂ اعمال نیکو مہربان ۔

ای بلا شبہ بچہرۂ ہفتمین   ای بزیر عرش رب العالمین

یا کہ ہی روح نکوکاران فرش   آسمان ہفتمین ہر زیر عرش

* وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝ *

اور تجھے کس چیز نے دانا کیا   یعنی توکیا جانے علیوں ہی کیا

حال علیوں یہ راوی نے کہا   تخت موزون ہی زبرجد سے بنا

کہتے ہیں ضحاک سدرالمنتہی   ساق عرش اُسکو مقاتل نے کہا

اورکہابعضون نے ای نیکوسرشت   یعنی علیون ہی یک نام بہشت

* كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ *

یوں خدا نے شرح علیون کیا   نامۂ ابرار ہی لکھا ہوا

حاضر اُس نامہ کتیں ازہر فلک   ہومیں جوحق کے مقرب ہیں ملک

جب کہ لیجاتے ہیں نیکونکا عمل   ہر زمین سے آسمان پرے خلل

کرتے ہیں بعضے مفسریوں بیان   نامۂ مسطور ہی اور با نشان

دیکھے جوجانے رہیں باکرد سیر   یعنی اُس نامہ میں سرتا پا ہی خیر

لینے آتے ہیں اُسے قدوسیان   ای مقرب حق کے ازہر آسمان

یعنی استقبال کوآتے ہیں سب   ہر طرف سے حاصۂ درگاہ رب

معني اِس آیت کي ازر وئے صواب پوچھا مالک نے دیا اُسنے جواب
حق نے محجوب اپنے اعدا کو کیا تا نہ دیکھیں وہ جمال کبریا
اور قیامت کو دیکھا ویگا خدا اولیا کو نور اپنا برملا
اے تجلي وہاں کریگا اُن پہ حق کہ یہ ھیں دیدار حق کے مستحق
شرح محجوبون کتیں اے نکتہ دان سن کیا ہے شافعي نے یون بیان
یعني یہ آیت ز رب العالمین آئي ہے در شان کفار لعین
دال ہے کہ مومنان خوش نما ہو وینگے مسرور و محظوظ از لقا
ورنہ پھر کیا فرق ہے اے مہربان درمیان دشمنان و دوستان

* ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ؕ *

پس بلا شبہ گروہ کافران جا کے دوزخ میں پڑینگے بیگمان

* ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ؕ *

پس کہینگے اُنسے اُسکے خازنان یہ وہ ہے تھے جسکے تم منکر وہان

* كَلَّآ اِنَّ كِتَابَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ٥ *

بیگمان تحقیق حقا بالیقین نامۂ حال نیکو کاران دین
بیگمان حقا کہ اے محبوب جان نامۂ اعمال نیکو سیر تان ۔

ای بلا شبہ بچرخِ ہفتمین　ای بزیر عرش رب العالمین

یا کہ ہی روحِ نکوکاران فرش　آسمان ہفتمین ہر زیر عرش

* وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا عِلِّيُّوۡنَ ۝ *

اور تجھے کس چیز نے دانا کیا　یعني توکیا جانے علیون ہی کیا

حال علیون یہ راوي نے کہا　تخت مو زون ہی زبرجد سے بنا

کہتے ہیں ضحاک سدرالمنتہی　ساق عرش اُسکو مقاتل نے کہا

اور کہا بعضون نے ای نیکو سرشت　یعني علیون ہی یک نام بہشت

* كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ۙ يَّشۡهَدُهُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ۝ *

یوں خدا نے شرح علیون کیا　نامۂ ابرار ہی لکھا ہوا

حاضر اُس نامہ کتیں از ہر فلک　ہومیں جو حق کے مقرب ہیں ملک

جب کہ لیجاتے ہیں نیکونکا عمل　ہر زمین سے آسمان پر بے خلل

کرتے ہیں بعضے مفسریوں بیان　نامۂ مسطور ہی اور با نشان

دیکھے جو جانے رہیں نا کرد سیر　یعني اُس نامہ میں سر تا پا ہی خیر

لینے آتے ہیں اُسے قدوسیان　ای مقرب حق کے از ہر آسمان

یعني استقبال کو آتے ہیں سب　ہر طرف سے حاضۂ درگاہ رب

اورلکہ رکھتے ہیں اُنکو تابہ نشر　دیوینگے اُسپرگواہی روزحشر

* اِنَّ الاَبرَارَلَفِي نَعِيمٍ ۝ عَلَى الاَرَائِكِ يَنظُرُونَ ۝ *

بیگمان ابرار ہونگے در بہشت　تختوںپر دیکھینگے وی نیکو سرشت

یعنی ہو تخت مرصع شادمان　دیکھینگے ملک اپنی کو باعظم وشان

ہوگا دنیا کے برابر وہ مقام　یکنظر میں دیکھیگا سب کو تمام

یاکہ دیکھینگے عذاب کافران　جلتے ہیں دوزخ میں با آہ وفغان

وی ہیں نیکوکار جو امر خدا　یہاں بجالاتے ہیں باصدق وصفا

اورخدا جس چیز سے رکھتاہی باز　باز رہتے ہیں بخوف بے نیاز

اور جو اہلِ معصیت فجار ہیں　گر کریں توبہ تو نیکوکار ہیں

* تَعرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضرَةَ النَّعِيمِ ۝ *

ای تو پہچانیگا اُنکے منہ میں وہاں　تازگیٔ جملہ نعمائے جنان

یعنی پہچانیگا تو نیکو سرشت　منہ پہ اُنکے رنگ نعمائے بہشت

یاکہ پہچانیگا تو خیر البشر　منہ پہ اُنکے باغ جنت کا اثر

ہوگا منہ بعضونکا جوں خور بے نقاب　روے روشن بعضونکا جیوں ماہتاب

ہوگا منہ بعضونکا جیوں اِستارگان　یعنی جیوں گل سرخرو اور شادمان

* يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ *

وہاں پلائے جاوینگے جامِ شراب　　خوش مزہ خوشرنگ جیوں خوشبو گلاب

* مَّخْتُوْمٍ ۵ *

مُہر کردہ ہی کہ جز ابرار بس　　ہو نہ اُس مین ہر کسیکو دسترس

* خِتَامُهٗ مِسْكٌ ط *

مُشک سے ہی مُہر اُسکے جائے گل　　بوئے مُشک آتي ہی اُسے متصل

یا کہ ہي چکتے ہیں اُسکو جب تمام　　اُسکا ہو ئے مشک پر ہی اختتام

* وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۵ *

اور اُس نعمائے جنت میں بجاں　　چاہئے رغبت کریں خواہندگاں

یعني ڈھونڈہیں اُسکو اور رغبت کریں　　اور موانع اُسکي سے نفرت کریں

پس کریں اعمال صالح اختیار　　اور کریں جرم و معاصي سے فرار

بہر دنیا کہ وہ ہی فاني تمام　　عمر و ہمت صرف کرتے ہو مدام

شغل دنیامیں تمہیں ای بدسرشت　　کچھ نہیں پروائے نعمائے بہشت

بہر دنیا کرتے ہو خرن ریزیان　　طبع کي جودت سے کیا تیزیان

بہر دنیا ہي سفر دور و دراز　　آتے نہ مسجد تلک بہر نماز

پہر دنیا خرچ مال بیشمار کرتے ہونہ ہی رضائے کردگار

نام حق رٹ رٹ کے کر بولے سدا توبھي يك کوڑي نہيں پاتا گدا

* وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ۙ *

اور ملاپ اُس می کا کہہ ہی بادشاں چشمۂ تسنیم سے ہی بیگماں

* عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۙ *.

يعني چشمہ ہی کہ پيتے هيں سدا اُسّے نزدیکانِ درگاہِ خدا

کہتے هیں احوال یوں تسنیم کا کہ وہ ہی مخصوص خاصان خدا

خاص خالص پیتے هیں اُسّے مدام دوسرے می سے ملاکر صبح و شام

عرش کے نیچے سے آتا ہی دوان گھر میں ہی ہر ایک بہشتي کے روان

بہتریں اشربہ جنت ہی یار خوش مزہ خوش طعم شیریں خوشگوار

صاحب تبیان سے سن با ہوش وعقل یوں هي بن عباس سے کرتا ہی نقل

يعني ہی تسنیم یک چشمہ کا نام عرش کے نیچے سے جاري ہی مدام

صرف پیتے هیں اُسے خاصان حق کہ وهي اُس چشمہ کے هيں مستحق

کیونکہ تھے دنیامیں خاصان خدا دل میں رکھتے تھے نہ حب ماسوا

جسکو مہر غیر حق ہی دل نشین دہوینگے ممزوج کر اُسکے تیں

سن رئیسان عرب گم کردہ راہ مومنونکو دیکہ با حال تباہ

اُنپہ کرتے تہے تمسخر بار بار آپ کو بہتر سمجہ وہ نابکار

* اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا ۝ *

بیگمان جسنے کیا جرم و گناہ یعني کافر ہوگئے وی روسیاہ

* کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ آمَنُوْا یَضْحَکُوْنَ ۝ *

اُنسے جو ایمان لائے ہیں بجان ہنستے ہیں وی قوم ناگرویدگان

جیون ابو جہل ولید ابن مغیر اور رفیق اُنکے کہ ہیں بانام مشہر

روے استہزاسے وی سب بدسرشت کہتے تہے اشخاص ہیں اہل بہشت

جیون صہیب عمار یاسر اور بلال دیکہ کر ظاہر میں اِنکو خستہ حال

حاصل اُس آیت سے یہ ہی ای جوان مان تو درویش صالح کو بجان

دلسے رکہ درویش صالح کو عزیز گر خدا نے تجکو بخشي ہی تمیز

* وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ۝ *

اور جب مومن گذرتے ہیں براہ پیشِ جمعِ کافرانِ روسیاہ

چشم و ابرو سے گروہ اشقیا کرتے ہیں اُنپر اشارہ برملا

جاتے تہے حضرت امیر المومنین جانب مسجد بجمع اہل دین

دیکھ کر ہنسنے لگے اہل نفاق سب اشارہ کرتے تھے بالاتفاق

جا کے پھر یاروں میں استہزا کیا کیا مسلح تھے علي مرتضیٰ

سنا لے مسجد تک نہ پہنچے تھے علي کہ ہوئي نازل یہ آیت بر نبي

* وَاِذَا انْقَلَبُوْا اِلَیٰ اَهْلِهِمُ *

اور جب پھرتے ہیں قوم منکران اپنے گھر میں پاس بزم دوستان

* انْقَلَبُوا فَكِهِيْنَ ۞ *

پھرتے ہیں شادان و خندان بر غرور اُنکو استہزا ہی منشاء سرور

* وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْا *

اور جب دیکھیں ہیں نا کرویدگان مومنوں کو تو یہ کہتے ہیں عیان

* اِنَّ هٰؤُلَاۤءِ لَضَاۤلُّوْنَ ۙ *

بیگمان یہ قوم ہیں گمرہ تمام جب سے ہیں فرمان بر خیرالانام

معتقد درویش کے جو ہیں بجان کہتے ہیں یوں ہیں اُنہوں نے منکران

اُنکا کیا رکھتے ہو دل میں اعتقاد تمکو کیا حاصل ہوي اُنسے مراد

رہ گئے شامت سے اپني اشقیا بے نصیب از فیض عام اولیا

شامت انکار حق سے ہی مدام صحبت خاصان حق اُن پر حرام

قہرِ حق سے ہو گئے آخر ملاک ہو گئی برباد اُنکی مشت خاک

صورتِ ظاہر یہ کرتے ہیں نظر حال باطن سے نہیں اُنکو خبر

ای بسا کس رواکہ صورت راہ زد قصد صورت کرد بر اللہ زد

* وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ *

اور نہیں بھیجے گئے ہیں کافران تاکہ ہویں مومنوں پر پاسبان

یا نہیں بھیجے گئے یہ روسیاہ تاکہ ہوں اعمال مومن پر گواہ

* فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا *

پس بروزِ حشر سن وہی مردمان لائے ہیں دنیامیں جو ایمان بجان

* مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ *

حال سے کفار کے ہو دل میں شاد وہاں ہسینگے مومنانِ خوش نہاد

یعنی محشر کو عذاب کا فران دیکھکر ہووینگے شادان مومنان

* عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ *

ہووینگے تختوں پہ خوشدل مومنان دیکھینگے جنت سے حالِ کافران

آتشِ دوزخ میں ہو نگے باخروش دیگ میں جیسے نخود کھاتا ہی جوش

ہیں لکھا آثار میں تو گوش کر ناریوں پہ کھولینگے جنت کا در

جب قریب آوینگے کر کر ترکتاز تب کرینگے اُنپر اُس د رکو فراز
دیکھکو یہ ماجرا اہلِ بہشت باغ باغ ہووینگے وی نیکو سرشت
* هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ *
آیا پا وینگے جزا قومِ دغل اُسکی جو کرتے تھے دنیامیں عمل
پا وینگے پاداش آیا اشقیا اُسکی جو کرتے تھے کارِ ناسزا
ای دیئے جاتے ہیں آج اُسکی جزا کل جو کچھ کرتے تھے کارِ ناسزا
یعنی استہزا بجمعِ مومنین کرتے تھے دنیا میں کفار لعین
قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم من قرء سورة المطففین
سقاه الله من الرحیق المختوم یوم القیامة *
یوں خبر میں ہی پیمبر نے کہا سورۃ المطففین جسنے پڑھا
لطف سے اُسکو پلاویگا خدا بادۂ مختوم سے روزِ جزا
سورة الانشقاق مکیة وآیتها خمس وعشرون وکلماتها مائة
وسبع وخمسون وحروفیها اربع مائة واربع وثلثون
* بسم الله الرحمن الرحیم *
سورۂ شقت کو تو مکیہ جان اسمیں ہیں پچیس آیت بیگمان

کلمہ میں یک سی ہنتا ون آشکار چارسی چوتیس حرف ای مردکار

* ذکر شان نزول این سورۃ *

یون بیان کرنے میں اکثر راویان کہ نبی سے تہا سوال کافران

ہوویگا کب حشر اور روزِ حساب حق نے اُس سورہ میں فرمایا جواب

* اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ *

آسمان جس وقت ہوجاویگا شق پارہ پارہ ہوویگا مثلِ ورق

ہول سے اُس روز کے چرخِ برین گر پڑیگا صاف بر روے زمین

* وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا *

اور سنیگا آسمان حکمِ خدا لاویگا فرمانِ خالق کو بجا

* وَحُقَّتْ ۝ *

اور لایقِ چرخ کو فرمان بری ہی کہ حکمِ حق نہیں ہی سرسری

* وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ *

اور کہینچی جایگی جس دم زمین تا رہی نہ یک شکن اُسمیں کہین

کہینچکے اُسکو فرشتہ زورمند تارہی اُسمیں نہ یک پست و بلند

اور اُٹہائے جاوینگے بحر و جبل تا سماوے خلق آسمیں بیخلل

وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا *

اورزمین ڈالیگي سب باهر نکال جوهی اُسکے پیٹ میں مردہ ومال

وَتَخَلَّتْ ﴿﴾ *

اورخالي هوویگي ازمردگان هوگا هرگنجِ نهان آسے عیان

* وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا *

اوربجا اُس روزلاویگي زمین جوکه هوگا حکمِ ربالعالمین

* وَحُقَّتْ ﴿﴾ *

اورلایق هی اُسے فرمان بري کیونکه هی اُسکي اٰدي میں بهتري

یهاں مقدر هی اِذ اکي یه جزا ای اُسهونپر هوگا جب یه ماجرا

سب اُتهائے جاوگے تم بیگمان یعني هونگے زندہ جسمِ مردگان

اورحسابِ نیک وبد ایگا خدا درخوراعمال دیویگا جزا

* یَا اَیُّهَا الاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلَی رَبِّکَ کَدْحًا *

بیشك اي انسان توبهرِ کردگار کرنیوالا هی بسعی رنج کار

یعني هی توسعي ازبهرخدا هی جوحقِّ سعـي لاتا هی بجا

* فَمُلَاقِیْهِ ﴿﴾ *

پس ملاقی ہوگا وہ روزِ حساب　ہوگا پاداش عمل سے کامیاب
یعنی توکرتا ہی یہاں جیساعمل　در خورِ اعمال رکھ چشمِ امل

* فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ *

پس ولے جو شخص جاویگا دیا　نامہ دستِ راست میں اُسکا لکھا
یعنی جسکو دینگے روز بازخواست　نامۂ اعمال اُنکے در دست راست

* فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا *

پس کیا جاویگا وہاں اُسکا حساب　یعنی ہو ویگا بآسانی شتاب

* وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا *

اور پھریگا شادسوے اہل خویش　ای بسوے مومنانِ پاک کیش
یا پھریگا سوے خویش و اقربا　اُنمیں جو مومن ہیں از فضلِ خدا
یا پھریگا سوے حورانِ بہشت　خُرّم و دلشاد وہ نیکوسرشت
بیٹھے نے عباس کے سن یوں کہا　چاہتا ہی جب جنابِ کبریا
کہ گناہِ بندہ دکھلاوے اُسے　یا بدی اُسکی سے شرماوے اُسے
تب یہ فرماتا ہی بندہ سے اِلٰہ　دیکھ توُ کیا کیا کیا توُنے گناہ
پرنکی میںنے تیری پردہ دری　اپنی بخشش سے کیا تجھکو بری

لیک پھرتا ہی نہان وہ مرد کار   اِس نوشتہ کو نہو تا آشکار

پھر اُسی بندہ کو اندر دست راست   نامۂ حسنِ عمل دیوینگے راست

وہ کہیگا پڑھئے ہاؤم اقرء و   ای پڑھو تم اُسکو سبکے روبرو

* وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ وَرَاۤءَ ظَهْرِهٖ ۙ *

اور جسکو نامہ جاویگا دیا   دست چپ میں پیٹھ پیچھے سے لکھا

دامنیکو باندھینگے گردنکے ساتھ   پیٹھ سے باندھینگے اُسکا بایاں ہاتھ

نامہ اُس حالت میں دیوینگے بدست   جو لکھا ہی پڑھ اُسے ای خود پرست

* فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ *

پس وہ اپنی مانگیگا جلدی سے موت   کہ مجھے اِس زیست سے بہتر ہی فوت

یا کہیگا وا ثبورا دردناک   یعنی یا رب جلد کر مجھکو ہلاک

کاش ہم زندہ نہوتے خاک سے   یا نآتے خاک میں افلاک سے

تاکہ ایسے روز کو رہتے نہ ہم   اِس وجود اپنی سے بہتر ہی عدم

* وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۙ *

اور پڑیگا آتشِ دوزخ میں جا   مانگیگا حسرت سے دنیا کی ہوا

حمزہ و عاصم سے کرتے میں بیان   فتحۂ یاء و سکون صاد یہاں

نزد بعضے ضمہ ہی یا فتحہ صاد بعد ازان لام مشدد رکھ تو یاد

* اِنَّہٗ کَانَ فِیْٓ اَھْلِہٖ مَسْرُوْرًا ؕ *

بیگمان دنیامیں تھا از مومنان اپنے خویش واقربامیں شادمان

یعنی تھا نازان بمال دینوی دولتِ فانی پہ مغرور وغوی

* اِنَّہٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ ۛ ج *

بیگمان رکھتا تھا دنیامیں گمان یہ کہ ہرگز پھر نآویگا یہان

یعنی انکارِ قیامت تھا اُسے بعد مرنیکے ہی پھر جینا کسے

* بَلٰیٓ ۛ ج *

یون نہیں کہتے ہیں جو یہ گمرہان آرہے آویگا تن مردہ میں جان

زندہ ہو آوینگے سب پیش خدا اپنے کردارونکی تا پاوین جزا

* اِنَّ رَبَّہٗ کَانَ بِہٖ بَصِیْرًا ؕ *

بیگمان یہ ہی اُسکا اب پروردگار ناظر اُسکے فعل کا لیل ونہار

پس اُسے ہرگز نچھوڑیگا خدا لاویگا محشر میں دیویگا جزا

وہ علیمِ باخبر حسب الکتاب اپنے ہر بندیکا لیویگا حساب

* فَلَآ *

پس نہیں حق کہتے ہیں بہ مبطلان یعنی بعد از مرگ جینا کہاں

* اُقسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ *

از براے ردِ قولِ منکران کہائي سوگندِ شفق ہمنے عیان
یا شفق کي ہم قسم کرتے ہیں یاد اُسکو منکرتا یقیں لاویں عباد
ہی وہ سرخي جب کہ خور ہووے نہان بعد سرخي کے وہ ہوتي ہی عیان
یا سفیدي جب شفق ہووے نہان ہووے پیدا در کنارِ آسمان
نزد بعضے ہی شفق سے یہ مراد اول و آخر بہر ہر بامداد

* وَاللَّيْلِ *

اور قسم شب کي کہ ہی وہ پردہ دار پردہ دارِ عاشقانِ بیقرار

* وَمَا وَسَقَ ۙ *

اور قسم اُنکي کہ جن چیزونکو شب جمع کرتي ہی کہ راحت پاویں سب
یا قسم اُنکي کہ شب جن کو سدا اپني تاریکي میں لیتي ہی چھپا

* وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ *

اور قسم مہ کي کہ جب ہووے تمام نور سے لبریز ہووے اُسکا جام
یا کہ جمع ہووے اُسکا نور با کمالِ نور کرتا ہی ظہور

یعني د را یام نیض اُسکي قسم کہ ھی روشن میں شب تا صبحدم
جان ھی ایام بیض اي مرد دین تیرھیں اور چودھیں اور پندرھیں

• *لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ*•

پڑھتے گر اِس لفظ کو با ضم با تو ھیں معني اُسکے یوں کہتا بجا
بیکمان پہنچوگے از حالے بحال پھر کروگے تم وھانسے اِنتقال
یعني مرگ شدت وسکرات موت سختئ روز قیامت بعد فوت
یا کہ تم ھوگے ملاقي بیگمان ھر بلند وپست کو ای رہ روان
پہنچوگے پایہ بپایہ زینھار تمکو ھر زینہ سے کرنا ھی گذار
ایك حالت پر نھیں رھتا بشر بلکہ ھر حالت سے جاتا ھی گذر
جیسے بعد از زندگي آتي ھی موت زندہ ھوگے سب اُٹھینگے بعد فوت
عرصۂ محشر میں پھر آوینگے سب بھر میزان وحسا باز حکم رب
دیکھینگے فرد وس ونعمائے بھشت مومنان پاك دین نیکو سرشت
یون لکھا ھی زاھدي نے رکہ تو یاد کہ ھی تحویل بشر اِس سے مراد
ایك حالت پر نھیں رھتا بحال بلکہ از حالے بحالے انتقال
یعني ھو ھی نطفہ سے علقہ کي شان علقہ سے ھوتا ھی مضغہ بیکمان

بعد ازین پھر صورتِ انسان بنا   کیا رکھی ہی اُسکی خالق نے بنا

طفل سے برنا کیا ہوتا ہے پھر   موت ہی بعد اُسکے احوالِ اخیر

ور پڑھیں اِس لفظ کو با فتح با   جیسے ہمزہ اور کسائی نے پڑھا

تو یہ معنی کہ ہمیں اُنکی قسم   تو سوار آویگا شب ای محترم

طے کریگا طبقۂ ہر آسمان   ہوویگا معراج نبوی لا مکان

فخر رازی نے کہا یہ قال و قیل   کہ یہ ہی معراج حضرت پر دلیل

* فَمَا لَهُمْ *

پس ہوا ہی کیا بقومِ کافران   دیکھنے نہ اُسکی قدرت کو عیان

* لَا يُؤْمِنُونَ ج *

لاتے نہ ایمان با مرِ کردگار   نہ پیمبر پر نہ بر روزِ شمار

دوسری معنی ہیں اُسکی ای فتا   یعنی پس اُن کافرونکو کیا ہوا

باوجود اُسکے کہ ہیں سب ذی عقول   لاتے نہ ایمان بمعراجِ رسول

* وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُونَ ۩ *

اور جب پڑھتے ہیں قرآن بر عنود   تو نہیں کرتے ہیں یہ منکر سجود

یعنی نہ رکھتے ہیں یہ گردن فراز   روبخاکِ عجز از بہرِ نماز

جب یہ آیت پڑھتے حضرت مصطفیٰ   تب وہیں سجدہ کو کرتے تھے ادا

بعضے اہل علم کہتے ہیں کہ زود   پڑھکے اس آیت کو کرنا ہی سجود

ور بعضے آخری سورہ پر جا   کرتے ہیں سجدۂ تلاوت کا ادا

چاردہ سجدہ ہیں قرآن میں تمام   تیرھواں سجدہ ہی یہ ای نیکنام

* بَلِ *

کرتے ہیں انکار محشر سو نہیں   یعنی برحق ہی قیامت بالیقین

* اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُکَذِّبُوْنَ ۝ *

جو نہ ایمان لاوے کفار جہول   کرتے ہیں تکذیب قرآن و رسول

* وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یُوْعُوْنَ ۝ *

اور دانا تر خدا ہے غیب دان   جو یہ اپنے دل میں رکھتے ہیں نہان

کرتے ہیں سینہ میں جمع از راہ کین   از نفاق و کفر و بغض مومنین

* فَبَشِّرْهُمْ *

پس تو انکو مژدہ دے یا مصطفیٰ   راہ استہزا سے یہ حق نے کہا

* بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ لا *

دے خبر انکو نہو نگے یہ ہلاک   ہوگا ذات انپر عذاب دردناک

بعد ازین پھر صورتِ انسان بنا   کیا رکھی ہی اُسکی خالق نے بِنا

طفل سے برنا کیا برنا سے پیر   موت ہی بعد اُسکے احوالِ اخیر

ور پڑھیں اِس لفظکو بافتحِ با   جیسے حمزہ اور کسائی نے پڑھا

تو یہ معنی کہ ہمیں اُنکی قسم   تو سوار آویگا شب ای محترم

طے کریگا طبقۂ ہر آسمان   ہوویگا معراج نبوی لامکان

فخر رازی نے کہا جیقال و قیل   کہ یہ ہی معراج حضرت پر دلیل

* فَمَا لَہُمْ *

پس ہوا ہی کیا بقومِ کافران   دیکھتے نہ اُسکی قدرت کو عیان

* لَا یُؤْمِنُوْنَ ج *

لاتے نہ ایمان با مرِ کردگار   نہ پیمبر پر نہ بر روزِ شمار

دوسری معنی ہیں اُسکی ای فتا   یعنی پس اُن کافرونکو کیا ہوا

باوجود اُسکے کہ ہیں سب ذی عقول   لاتے نہ ایمان بمعراجِ رسول

* وَاِذَا قُرِیَ عَلَیْہِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ۞ *

اور جب پڑھتے ہیں قرآن برعنود   تو نہیں کرتے ہیں یہ منکر سجود

یعنی نہ رکھتے ہیں یہ گردن فراز   روبخاکِ عجز از بہرِ نماز

جب یہ آیت پڑھتے حضرت مصطفیٰ   تب وہیں سجدہ کو کرتے تھے ادا

بعضے اہلِ علم کہتے ہیں کہ زود   پڑھکے اِس آیت کو کرنا ہی سجود

اور بعضے آخری سورہ پر جا   کرتے ہیں سجدہ تلاوت کا ادا

چاردہ سجدہ ہیں قرآں میں تمام   تیرھواں سجدہ ہے یہ ای نیکنام

* بَلِ *

کرتے ہیں اِنکار حشر سو نہیں   یعنی بر حق ہی قیامت بالیقین

* اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُکَذِّبُوْنَ ۞ *

جو نہ ایمان لاوے کفارِ جہول   کرتے ہیں تکذیب قرآن و رسول

* وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یُوْعُوْنَ ۞ *

اور دانا تر خدا ہے غیب دان   جو یہ اپنی دلمیں رکھتے ہیں نہاں

کرتے ہیں سینہ میں جمع از راہِ کین   از نفاق و کفر و بغض مومنین

* فَبَشِّرْهُمْ *

پس تو اُنکو مژدہ دے یا مصطفیٰ   راہ استہزا سے یہ حق نے کہا

* بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ لا *

دے خبر اُنکو نہونگے یہ ہلاک   ہوگا ذات اُنپر عذابِ دردناک

* اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ *

لیک جو لائے ہیں ایمان برخدا اور کئے اعمال نیکو نرسدا

* لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۞ *

واسطے اُنکے ہی پاداش وجزا بیکم و بیکاست بے منت سدا

یہ جزا کہ بخشش رحمان ہی تا ابد بے منت و احسان ہی

ای کریمِ کارسازِ بندگان مانگتا ہوں نار دوزخ سے اماں

بخش دے میری گناہ ای میرے رب ہی تیری رحمت کو سبقت برغضب

عن النبي صلى الله عليه واله وسلم من قرء سورة انشقت

اعاذه الله عن ان يعطيه كتابه من وراء ظهره *

یوں روایت ہی کہ حضرت نے کہا دل سے جسنے سورۂ شقت پڑہا

تو اِس آفت سے بچا ویگا خدا کہ اُسے دے نامہ پیچہے سے لکہا

سورة البروج مكية وآيتها اثنتان وعشرون وكلماتها مائة

وتسع وحروفها اربع مائة وثمان وخمسون *

بسم الله الرحمن الرحيم *

سورۂ مکیہ ہی ذات البروج بست دو آیہ ہیں پڑہ بہرِ عروج

ایک سی دو کلمه هیں اُسمیں عیان چار سی اتهاون اُسمیں حرف جان

* وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ *

همکو سوگند هی سپہرِ باعروج کہ مقرر جسمیں هیں باره بروج

هیں بروج ایسے مراد اثنا عشر باره حصه هي فلک کا سربسر

جوں حمل اور ثور اور جوزا هی جہان اور سرطان و اسد هی بیگمان

سنبله میزان و عقرب قوس یاد رکه تو جدی و دلو و حوت ایخوش نہاد

سال کے عرصه میں خورشید روان قطع کرتا هے بروج آسمان

اور بامر حق مهینے میں قمر قطع کرتا هی فلک کو سربسر

جان خور ایسا بطيء السیر هی ایک برج یکماه میں کرتا هی طی

مهر سے هی بس سریع السیر ماه که اتهائي دن میں طی کرتا هی راه

هي یه برهان عظیم ای هوشیار هر کمالِ قدرتِ پروردگار

یا مراد اُنسے هی ابوابِ سما یا ستاره جو که هیں حاجت روا

* وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ *

اور قسم اُس روز کي سن گوش کر که وه هی موعود هر جن و بشر

* وَشَاهِدٍ *

اور ہو گئے گواہ انس و جان کہ وہ ہیں دانا و بینا ئے نہان

*وَّ مَشْهُوْدٍ ٥ *

اور سو گئے گواہی دادہ گان یعنی جملہ بندگان ہر مکان

یا غرض شاہد سے ہیں خیر الانام اور مشہود اُنکی امت ہیں تمام

ای کہ شاہد ہیں محمد مصطفی اور مشہود اُنکی امت کو کہا

یا ہی شاہد امت خیرالورا اور مشہود امتِ ہر انبیا

یا کہ شاہد ہیں کراماً کاتبین اور بنی آدم ہیں مشہود القرین

یا کہ سنگِ اسود و ہم حاجیان یا کہ ہی عرفات حضار المکان

یا کہ روز نحر و جمع منعمان کرتے ہیں قربان شتر کوشادمان

یا ہی روزِ جمعہ و اہلِ نماز جسمیں پڑتے ہیں نماز با نیاز

سن لکھا ہی یہ بتفسیرِ لباب یہاں مقدر ہی قسم کا یہ جواب

ای بحق و حرمت این چیزہا ہوگے تم سب زندہ پھر بعد از فنا

یا مقدر ہی قسم کا یہ جواب سخت اہل کفر کو ہوگا عذاب

ای باین اشیا سے مسطور الکتاب بعضے کہتے ہیں قسم کا یہ جواب

* قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ لا *

کہ ہوے مردود و ملعون و ہلاک　قہر حق سے جملہ یاران مغاک

ای ہوئے مردودِ رب العالمین　جملہ یارِ خندقِ روے زمیں

خسرو ملکِ یمن تھا ذو نواس　اُسکے تابع تھے یہ سب ناحق شناس

ان سبھوں کا بت پرستی کیش تھا　جو غنی تھا انمیں یا درویش تھا

انمیں تھا یک ساحرِ کامل تمام　تھا اُسی سے ملک شہ کا انتظام

جب ضعیف اُسکی ہوی عضوِ قوی　شاہ سے اُسنے یہ جا کر عرض کی

اب تو میں بڈھا ہوا ای بادشاہ　ضعف نے پائی قوا میں میری راہ

چشم کو ہر نور سے ہی تیرگی　گوش کو ہی ہر صدا سے خیرگی

اب زبان میں تاب گویائی نہیں　کچھ میری تن میں توانائی نہیں

ہی صلاح وقت کہ یک نوجوان　زیرک و خوش فہم عالی خاندان

دے مجھے تا ہی جو کچھ میں نے پڑھا　سب پڑھا کر میں بناؤں آپ سا

تاکہ ہو پیچھے میرے قایم مقام　دے امورِ مملکت کو انتظام

شہ کو آئی یہ صلاح اُسکی پسند　اُسکو بخشا یک جوانِ ارجمند

یک پسر جیسا تھا اُسکا مدعا　ڈھونڈ کر سلطان نے ساحر کو دیا

یوں رہا مصروف اُسپر صبح شام　بھر دیا علم ادب اُسمیں تمام

تا کہ میں بھي آئے یہ ارشاد لوں　معتقد ہوں دل سے اور خدمت کروں

تھا ہوا خواہِ ملک حاجب بھان　اُس جوان کا قصہ لایا درمیاں

دینِ حق شاید کرے شہ اختیار　اور پکڑے کیش باطل سے کنار

شاہ نے اُسکو بولا کورو برو　ہوکے آگہ اُسکے دین سے موبمو

پس ہوا ساعي کہ ترک دین کرے　اُس جوانکو اپنا ہم آئین کرے

شاہ نے ہرچند سمجھایا اُسے　دینِ حق پر مستقل پایا اُسے

پھر غضب ہو آخرش فرمان دیا　دیو اُسے لیجا کے دریا میں ڈوبا

بیتوقف چاکرانِ شہریار　اُسکے تئیں لیجا کشاں دریا کنار

کي دعا یا چشم تر کہا پہنچتا پ　قہر حق سے ہوگئے سب غرق آب

حفظ حق نے پنجۂ بد خواہ سے　گھر میں پہنچایا سلامت راہ سے

پہنچي جب اُس حال کي شہ کو خبر　یوں کہا غصہ سے با قومِ دگر

کہ اُسے لیجا کے از کوہِ بلند　ڈال دیویں دست و پا کر اُسکے بند

لیگئے جب اُسکو بر کوہِ کلان　حضرتِ حق کو یہ سخت آیا گران

پھر ہوا داعي جوانِ نیکبخت　نا گہان پیدا ہوئي یک باد سخت

لیگئي اُنکو اور آکر زیر کوہ　بچ رہا سالم جوان پر شکوہ

شاہ کو جب اُسکی پہنوچائی خبر   شعلۂ آتش ہوا وہ خیرہ سر
گرم ہو کہنے لگا وہ تند خو   ڈالو آتش میں تم اُسکو روبرو
خشمگین ہو کو کہا اُسنے شتاب   ڈالو آتش میں کرو اُسکو کباب
ہوے حق داعی ہوا پہر وہ حزین   بحرِ رحمت جوش میں آیا وہیں
خوش رہا آتشمیں مالم جوں خلیل   جل گئے اعدا سب از قہرِ جلیل
باندہ کر پہر اُسکو کہینچا دار پر   تیر باراں سے کیا اُسکو سپر
تہی جو اُسکو جوش از فضلِ اِلہ   تیر باران سے رکہا اُسکو نگاہ
تب جواں بولا کہ ای شاہِ جہاں   لا تو ایمان ایسے نادر پر بجان
جسکی قدرت کا تماشا اِ سقدر   تو نے دیکہا آنکہ سے ای بے بصر
یوں کہا شہ نے کہ میرا مدعا   کچہ نہیں ہی قتل کے تیرے سوا
تب کہا گر ہی یہی تیری مراد   جو کہوں میں کرو ہی رکہ دلمیں یاد
تیر رکہ چلہ پہ لے نامِ خدا   جان اِس بندے کا ہی حق پر فدا
سنتہی لا یا بجا حکمِ جوان   تیر شستِ شاہ سے ہو کر رواں
آلگا سینہ پرا ز دستِ پلید   دست کا نرے ہوا مومن شہید

اٰمَنَّا بِرَبِّ ھٰذَا الْغُلَامِ

کہ اُٹھے حضار مجلس خاص و عام لا نے ایمان اُسکے رب پر ھمہ تمام
شہ غضب میں آکے فرمانے لگا تا زمین میں کھودے خندق جا بجا
بھرکے اُن غارونکو آتش سے تمام بیٹھے رہتے تھے وہاں کا فر مدام
جسکولا تے پوچھتے یہ آشکار کہ تو ھی کرو یدۂ پروردگار
گر وہ کہتا ھوں پرستارِ خدا تو اُسے اُس آگ میں دیتے گرا
اُنکے تئیں فرماتے ھیں پروردگار یہ ھیں کافر صاحبِ اخدود نار

* اَلنَّارِذَاتِ الْوَقُوْدِ لا *

ھی بدل اخدود سے یہاں لفظ نار اُسکی معنی مجھ سے سُن ای ھوشیار
رد ھوے اصحاب خندق از غضب کہ وہ تھے اصحاب آتش با حطب
کام جو کرتے تھے کافر اور سے آگ پیش آئی اونہیں اِس طور سے
جسطرح کرتے تھے مومن پر عذاب ویسی آتش نے کیا اُنکو کباب
کہتے ھیں کہ صاحبِ اخدود نار تیں تھے از خسروانِ نامدار
کرتے تھے مومن کو آتش سے عذاب تا پھرے وہ دین سے اپنے شتاب
دین سے پھرتے نتھے مردانِ دین کرتے تھے گو ظلم کفارِ لعین
انطیانوس اور یوسف ذونواس اور بخت نصر تھے وی ناحق شناس

پھر ہوا ایک شاہ نجران سے نمود　　دشمن عیسیٰ تھا وہ کافر جہود

فضل سے اُسنے قتل ترسایان کیا　　اور دیا انجیل بھی اُسنے جلا

کہتے ہیں یہ تھا عداوت کا سبب　　عیسوی یکمرد با علم و ادب

گردشِ دوران سے وہ مردِ سلیم　　شہر نجران میں ہوا جا کر مقیم

دیکھ کر فضل و کمال اُسکا نمود　　دین عیسیٰ میں گئے اکثر یہود

اُسکی یمن برکت و انفاس سے　　بس یہودی دلسے نصرانی ہوے

جب کہ اِس احوال کو شہ نے سنا　　گرم ہو کر یوں کہا سر کو دھنا

اب زمین میں کھود و ایک غارِ عظیم　　پر کرو آتش سے جوں چاہِ جحیم

جو کرے نہ دین عیسیٰ سے ابا　　دیو اُسے تم قعر آتش میں گرا

جو نہوتا دین عیسیٰ سے نفور　　ڈالتے تھے اُسکو آتشمیں بزور

ایک مومن کو نہ پہنچاتی ضرر　　آتش اُنکے حق میں تھی بادِ سحر

لائے تھے ایک مومنہ کو تا بغار　　گود میں تھا اُسکی طفلِ شیر خوار

ایک کافر نے لیا لڑکا چھینا　　زور سے پھینک اُسکو آتشمیں دیا

چاہتے تھے زن کہ ایمان سے پھرے　　مشرکو نسے شرک میں شرکت کرے

تب کہا لڑکے نے ای مان صبر کر　　تو بھی آکر قدرتِ حق کر نظر

تھا مرا پھینکا تھا مجھکو نار میں
غم نکھا میں ھوں کھڑا گلزار میں

مجھ پہ کی گلزار آتش جوں خلیل
دیکھ آکو رحمتِ ربِ جلیل

حکمِ حق سے ھوگئی یہ نار برد
ھی میرے حق میں یہ آتش آب سرد

سنتے ھی ماں بھی گری آتش میں جا
کرتی تھی حمد وثنائے کبریا

پھر تو اُسمیں مومنانِ دیندار
گرتے تھے مطلق نہ ھو پروا نہ وار

یوں وہب کہتا ھی سن اے مردکار
تھے موکل نار پر بارہ ھزار

اور کہا کلبی نے سن ای مرد دین
یعنی تھے ستر ھزار اُسپر تعین

شعلے چالیس گز ھوکر بلند
گرد ھو پھرا یہی پہنچا ئی گزند

کہ بسانِ برق تو تی اُنپر آ
آخر یکدم میں دیا سب کو جلا

* اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿﴾ *

بیٹھنے والے تھے خندق پر جہود
تخت پر اُس دم بصد شان ونمود

بیٹھتے ھی تخت پر وہ مہتران
ڈالتے آتش میں لاکر کہتران

* وَهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿﴾ *

اور جو کافر کرتے تھے با مومنان
اُسپہ تھے بیٹھنے گان وشادمان

* وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ *

اور نہیں ہوئے تھے وہ اصحاب نار ازگروہِ مومنانِ خاکسار

عیب تو رکھتے نتھے کچھ اہلِ دین تاکریں عیب اُنکو کفارِ لعین

* اِلَّآ اَنْ یُّؤْمِنُوا بِاللّٰہِ *

غیر ازین کہ لائے ایمان بر خدا عیب یہ کرتے تھے اُنکو برملا

یا نہیں کرتے تھے عیبِ مومنان غیر ازین کہ لائے تھے ایمان بجان

* الْعَزِیْزِ *

سب پہ غالب ہی وہ شاہِ حکمران قہر سے اُسکے ڈریں سب بندگان

* الْحَمِیْدِ *

ہی ستودہ وصف نیکوشی اِلٰہ چاہئے رکھ فضل پر اُسکے نگاہ

* اَلَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط *

وہ خدا ہی کہ سدا جسکے تئیں شاہی ہی بر آسمان و بر زمین

* وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ ج *

اور خدا ہر چیز پر ہیگا گواہ مومن و کافر پہ رکھتا ہی نگاہ

یعنی دانا ہی بحال بندگان سب عیان ہی اسپہ احوالِ نہان

* اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ *

فتنہ میں ڈالا جنہوں نے بیگمان ایکے مردان و زنانِ مومنان

* ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا *

پس پھرے نہ دل سے وے سوے خدا اور نہ کفر و ظلم سے توبہ کیا

* فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ *

پس جو ہو دونکو ہی دوزخکا عذاب اور ہی دنیا میں جلنا جیون کباب

یعنی دنیا میں خداوندان غار جا کے خاکستر ہوے مثلِ غبار

کہتے میں وہ آتشِ کفار سوز ہو بلند اُس غار سے چلکر برروز

اپنے حلقہ میں جہود ونکو کیا اور جلا کر سب کو خاکستر کیا

* اِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ *

لائے جو تحقیق ایمان بر خدا اور کئے اعمال شایستہ سدا

* لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ط *

واسطے اُنکے ہی باغ و بوستان میں درختونکے تلے نہریں روان

* ذَالِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ *

ہی یہ نعمت رستگاری بس عظیم کیونکے ہی بہ بیزوال اور مستقیم

* اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ط *

ہی پکڑ بیشک تیری خالق کے سخت   سن گرفت اسکی ہی سخت ای نیکبخت

* اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ *

یعني ہی تحقیق وہ ایسا خدا   جسنے پہلے خلق کو پیدا کیا

* وَ يُعِيْدُ *

اور جلاویگا اُنھیں بعد از ممات   مار کر پھر اُنکو بخشیگا حیات

یا عذاب اُنپر کرے ہی اشکار   اور کریگا پھر وہان روزِ شمار

* وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۙ *

اور وہ ہی آمرزگارِ عاصیان   مہربان و مشفقِ فرمان بران

یعني بعد از توبہ ہی آمرزگار   اور ہی فرمان برونکا دوستدار

* ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ *

صاحبِ عرشِ خدیو کاینات   ہی بزرگ از روے ذات و ہم صفات

* فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۚ *

کرنے والا ہی جو کچھ چاہے ہی کار   فاعل و مختار ہی پروردگار

* هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۙ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۚ *

ایا آئي ہی تجھے فوجونکي بات   فوجِ فرعون و ثمودِ خوش صفات

جسطرح ہمنے کیا اُنکو ہلاک ہوگا اُنپر بھی عذاب دردناک

خاطر اپنی جمع رکھ یا مصطفیٰ کوئی بچنے کا نہیں دشمن دیوا

* بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۙ *

بلکہ جو کافر ہوئے ہیں اشقیا ہینگے درانکا رحشر و انبیا

* وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۚ *

اور خدا ہیگا محیط کافران جا سکینگے اُسکے چنگل سے کہاں

یعنی حق داناهی اُنکے حال پر اور توانا اُنکے استیصال پر

* بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۙ *

یوں نہیں جو کہتے ہیں وہ کافران کبھی قران شعر و سحرِ ساحران

کرتے ہیں باطل یہ مکرِ افترا یاکہ ہی قولِ رسولِ مجتبیٰ

بلکہ قولِ حق ہی قرآنِ مجید ہی کلامِ ایزدِ فردِ حمید

* فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۠ *

ہی لکھا در لوحِ محفوظِ برین کہ وہ ہی در آسمانِ ہفتمین

یعنی ہی محفوظ از نقص و زوال کوئی گہٹاوی یا بڑہاوے کیا مجال

بعضوں نے محفوظ کو جر سے بڑہا اور نافع نے بڑہا با ضم ظا

یون خبرمیں ہی کہ وہ لوحِ سنی ایک مروارید ابیض سے بنی

ہیں حواشی اُسکے یا نقش و نگار اور جڑی اُسمیں جواہر بیشمار

طول اُسکا ہی فلک سے تا بارض ہی زمشرق تا بمغرب اُسکا عرض

اور ہی از یاقوت سرخ اُسکا غلاف ہی سراپا جیون رخِ آئینہ صاف

سرلگا ہی اُسکا پاسے عرش تک اور ہی پا اُسکا بآغوشِ ملک

اِس ملک کا سنلے ہی طریون نام ہی سپہرِ ہفتمین اُسکا مقام

اور قلم ہی نور اعلی سے بنا طول ہی اُسکا زمین سے تا سما

کہتے ہیں ہی لوح کے سر پر لکھا لا اِلہ اور نقش اِلا اللہ کا

* من آمن باللہ وصدّق وعدہ ورسولہ ادخلہ الجنۃ *

لا یا جو ایمان کہ برحق ہی خدا وعدہ اُسکے حق ہیں حق ہیں انبیا

حق کریگا اُسکو داخل لاکلام گلشنِ جنت میں با صد احترام

عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم من قرء سورۃ البروج اعطاہ

اللہ بعدد کل جمعۃ وعرفۃ فی الدنیا عشر حسنات *

یون ہی اِرشادِ رسولِ ذی عروج دل سے خوش جسنے پڑھا سورۂ بروج

بر شمارِ عرفۂ و جمعہ خدا جیسا دنیا میں ہوا اور ہویگا

اُسکو کرتا ہی عطا د ہن نیکیا ن   از رہِ جود و سخائے بیکران

سورۃ طارق مکیۃ و آیاتہا سبع و عشر و کلماتہا احدی و ستون
وحروفہا مائتان واحدی وسبعون *

* بسم اللہ الرحمن الرحیم *

سورۂ طارق کو تو مکیہ جان   سترہ آیت ہیں اُسمیں بیگمان
اُسمیں ایک ستہ کلمہ ہیں با انتظام   حرف بھی دو سو اکہتر ہیں تمام

* در شان نزول این سورہ *

کہتے ہیں ایک شب کہ ختم الانبیا   بیٹھے بو طالب چچا کے پاس جا
تو تا یک تارہ فلک سے ناگہان   بھر گیا شعلہ سے جوفِ آسمان
ڈر کے بو طالب نے پوچھا بعد ازین   کیا ہی یہ آتش جو ٹوٹی بر زمین
تب پیمبر نے یہ فرمایا بیان   یہ بھی ہی یک قدرتِ حق کا نشان
کہ یہ ہی یک کوکبِ چرخِ برین   مارتے ہیں اُسّے دیو و نکے تئیں
وو ہیں اِس سورہ کو از ربِ جلیل   لائے حضرت مصطفیٰ پر جبرئیل

* وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ لا *

آسمان کی اور ستارونکی قسم   کہ وہ ہو ہیں رات کو پیدا بہم

ای بحقِ حرمتِ ہر آسمان اوربحقِ انجمِ سیارہ گان
کہ وے تارے ہونے ہیں پیدا بشب روزکو ہوتے ہیں پنہاں سبکے سب

* وَمَا اَدْرَاکَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾ *

اور ہی کیا تمکو خبر یا مصطفیٰ. یعنی کیا جانوکہ یہ طارق ہی کیا

* اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ *

کوکبِ رخشاں ہیں تابندہ بنور کرتے ہیں جیوں شعلۂ آتش ظہور

* اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾ *

ابن عامر حمزہ وعاصم نے آ یہاں پہ لمّا کو مشدد ہی پڑھا
اِن ہی حرفِ نفي معني اُسکي لا معني لما کے ہی الا ای فتا
پس ہوے یوں معني اُسکي ای جوان کہ بحقِ چرخ اور استارگان
نے ہی کوئي بندہ مگر اُسپرسدا ہیں فرشتہ حافظ از امرِ خدا
یعني ہیں اُسکے نگہبان تا ممات لکھتے ہیں اقوال وافعالِ حیات
پڑھتے ہیں تخفیف سے بعضے قرا کہتے ہیں ما زایدہ ہی در لما
اِن مخفف ہی مثقل سے یہان اُنمیں ہی اُسجا ضمیرِ شان نہان
سنلے معني اُسکے کرتا ہوں بیان ای بحقِ چرخ وہم اِستارگان

بیگمان هر شخص پر ز امر الہ پاسبان هی اُسکو رکھتا هی نگاہ

پانگہبان وے فرشتہ هیں کہ یہاں لکھتے هیں نیک و بدِ مردم نہاں

یا موکل هیں صد و شصت از خدا هر مسلمان پر بدفعِ هر بلا

رهتے هیں ساتہ اُسکے تا وقتِ قضا . جب قضا آئي تو هو تے هیں جدا

جو عدد میں هی اُنہونکے اختلاف ایک عدد کا معتقد مت هو تو صاف

بعضے دو کہتے هیں بعضے شش و پنج هی شش و پنج اُسکا ناحق دل کو رنج

* فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ط *

چاهئے انسا نکو پس دیکھے ذرا اُس کے تئیں کس چیز سے پیدا کیا

یعني جو هی منکرِ بعث و جزا دیکھے احوال اپني اصل ایجاد کا

* خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ *

کہ هوا مخلوق ز آبِ ریختہ رِحم مادر میں هوا آمیختہ

* يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ه *

نکلے هی وہ آب از پشتِ پدر اور عظامِ سینۂ زن سے بدر

* اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ه *

بیگمان تحقیق ایسا هي خدا پھیرنے پر اُسکے قادر رهتا سدا

یعني آب ازجوے رفته کے تئیں وہ توانا هی که پهرلاوے وهیں
یا توانا هی بر جعِ مردگان ای تنِ مردہ میں پهرلاویگا جان

* یَوْمَ تُبْلَی السَّرَائِرُ *

ظاهر اُس دن هونگے اِسرارِ نہان هی جوکچه پنهان سوهوویگا عیان
پهرنہان هوگا عیان روزِ شمار هوگا برکردار پنهان آشکار
کہتے هیں کردار پنهان سے مراد هونگے اعمالِ فرایض رکه تو یاد
جون نمازوروزہ و غسل و وضو نه کیا تو نے ادا ای زشت خو
یون خبرمیں هی پیمبر نے کہا تین شی هیں اُنکو جو لا یا بجا
اونچهوڑا اُن کنتئیں لیل ونہار هی ولیِ حق وہ مردِ نیک کار
هی نماز وروزہ وهم غسل فرض سب کو واجب هي ادا کرنا یه قرض
یا اوتها یا جاویگا روزِ شمار پردہ روے کا رسے ایمردکار
سخت رسوا هونگے پیشِ مردمان بسکه کہتے هیں کے نذ اُمت عاصیان

* فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ *

پس نهووے گي بجسمِ کافران کچه توانائي که کام آوے وهاں

* وَلَا نَاصِرٍ *

اور نہو وے گا کوئي اُس روز یار ناصر دستگیري کرے یا غمگسار

* وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ *

اور سپہرِ اہلِ رجعت کي قسم کہ پھرے ہی گشت میں وہ دمبدم

یعنی پھر پھر کے وہ آتا ہي چلا جس جگہ سے کے اُٹھی حرکت اوّلا

جو تو انا ھي بر جع آسمان اُسکے آگے کیا ہی رجع مردگان

یا سپہر اہل بارش کي قسم جسّے نازل ہوہی باران بیش وکم

* وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ *

اور ہي سوگندِ زمینِ باشگاف جسے ہر رونید کي نکلے ہي صاف

* اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ *

بیگمان قرآن گفتارِ خدا حق کے تئیں کرتاہی باطل سے جدا

* وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ؕ *

اور نہیں قرآن کلامِ زایدہ یعنی نہ ہی لغو اور بیفایدہ

* اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا *

بیگمان تحقیق قومِ مشرکان مکر کرتے ہیں پیمبر سے نہان

مکر کرتے ہیں جو کچھ ہی مکرِ حق جس طرح کرتے ہیں باہم زید و بکر

* وَأَكِيْدُ كَيْدًا ۞ *

اور جزاے مکر میرہ دینگے کہ یہاں باقي رھنیکا نہیں نام و نشان
اُنکے اُس جور و جفا پر صبر کر اور تو اپنا عوض سے درگذر

* فَمَهِّلِ الْكَافِرِيْنَ *

پس تو مهلت دے اس قوم پر دغا منتظر رہو اُنکي استیصال کا

* أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۞ *

دے محمد اُنکو مهلت چند روز کہ وے سب وعدہ میں باقي ھیں مغرور
حکم اُس آیت کا اي نیکو خصال سننے میں منسوخ ز آیاتِ قتال
عن النبي صلي الله عليه واله وسلم من قرء سورة الطارق
اعطاه الله بعدد كل نجم السماء عشر حسنات *

اِسطرح حضرت پیمبر نے کہا دل سے جسنے سورہ طارق پڑھا
بر شمارِ کوکبِ ہر آسمان اُسکو بخشیگا خدا دس نیکیان
سورة الاعلی مكية و آياتها تسع وعشر و كلماتها
ثلث وسبعون وحروفها مائتان و احدي

وسبعون *

* بسم اللہ الرحمن الرحیم *

سورۃ الاعلیٰ ہی مکیہ تو جان اسمیں ہیں اُنیس آیۃ بیگمان

اور تھتر کلمہ ہیں اے مرد دین حرف ہیں دو سی اکھتر کو یقین

* سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَى ﻻ *

ای بیا کي یا د کر یا مصطفیٰ پاک ہی ہر نقص سے تیرا خدا

یا بیا کي لے تو نامِ کردگار سب سے برتر ہی تیرا پروردگار

جب یہ آیت آئي حضرت نے کہا مومنانِ پاک دین سے بر ملا

در نمازِ با قیام و با قعود ربي الاعلیٰ کہو تم در سجود

* الَّذِی خَلَقَ فَسَوّٰی ۞ ج *

جس خدا نے خلق کو پیدا کیا پس درست و راست کي اُسکی بنا

یا بني آدم کے تئیں پیدا کیا پس کئے ہموار اُسکے دست و پا

* وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۞ ج *

وہ خدا ہی جسنے کي تقدیر سب پس دکھائي اُسنے راہِ ہر کسب

جسنے کي تقدیر سب وہ ہی اِلٰہ پس دکھائي ہر کسب کي اُسنے راہ

وحي و الہامات اِنسان پر کیا اور حیوان سوے درمان و غذا

ھي یہ کشاف وکذا شي میں لکھا جبکہ ھو ھی کو رما روا اژدھا
وھي حق ھو ھی تھا کہ ھر سے نکل ھونٹ کے پتونکو لے آنکھونسے مل
جب ملے ھی قطع کر راہ د راز پھر اُسے بینا کرے ھی کارساز
پاکہا اندازۂ طفلِ شکم پس دیکھا ئي رہ کہ رکھ با مر قدم

وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْمَرْعیٰ ۝ *

وہ خدا جسنے نکالا مرغزار تا چریں اسمیں چرندہ بیشمار

* فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ۝ *

پس کیا اُس سبزہ کو خشک اور سیاہ کہا ویں تا ہر فصل میں شام و پگاہ
ھی معالم میں کہ بعضے عارفان حاصلِ اِس آیت کا کرتے ھیں بیان
کہ چراگہ ھی متاع دنیوي گرچہ اول ھی بسبزی دینوی
لیک جب آئي خزان روزگار خشک و بیرونق ھوا انجام کار
کہتے ھیں جس وقت آتے جبرئیل لاتے کوئي آیت از ربِ جلیل
پڑھتے تھے پیشِ رسولِ کردگار سنتھی پڑھتے تھے حضرت بار بار
کرنے پاتے تھے نہ وے آیت تمام پڑھتے تھے اول سے پھر خیر الانام
یعني بالتکرار پڑھتے تھے رسول کہ مبادا جاوے خاطر سے نہ بھول

حق نے جب دیکھا یہ حالِ مصطفیٰ بھیجا اس آیت کو از راہِ عطا

* سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى *

ہم پڑھینگے تجھ پہ قرآن عنقریب پس نبھولیگا تو اے میرے حبیب۔

یا پڑھیگا حکم سے جبرئیل پس نبھولیگا تو اے میرے خلیل

حافظہ بخشینگے ہم ایسا تجھے جو سنیگا پر نبھولیگا اُسے

اب میرے فرمانسے جبرئیل امین ہو ویگا ہم درس تیرا اور قرین

یوں خبر میں ہی کہ در ماہِ صیام آتے تھے ہر سال یکنوبت مدام

یعنی جبرئیل امین کرکے نزول کرتے تھے ختم و تلاوت با رسول

سال آخر میں کہ از دار فنا کوچ فرمایا سوے ملک بقا

اب کے ماہِ صوم میں آئے دوبار اور پڑھا قرآن ہم نبیل و نہار

تب یہ فرمانے لگے حق کے حبیب اب اجل پہنچی ہی میری عنقریب

کیونکے اِس رمضان میں روح الامین آئے دو نوبت یہ بیموجب نہیں

جیسا فرماتے تھے حضرت مصطفیٰ آخرش اُس سال ویسا ہی ہوا

* اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ط *

لیک جس آیت کو چاہیگا خدا اُسکو دو یگا تیرے دلسے بھولا

* اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۞ *

بیگمان تحقیق جانے ہی خدا   جو ہی پنہان اور جو کچھ ہی برملا

یعني کرنے میں جو کچھ خلقِ جہان   جانے ہے سب آشکارا اور نہان

* وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۞ *

اور ہم آسان کرینگے تجہ پر اب   تا ہو آسان تجہ پہ حفظِ وحي سب

یا کہ ہم آسان کرینگے یوم دین   تا نہو تکلیف کچھ تیسرے تئیں

یا تجھے ہم دینگے توفیق عمل   تا ہو آسان راہ جنت بیخلل

* فَذَكِّرْ *

پس تو دے پند ای رسولِ رہنما   خلق کو آیات قرآن سے سدا

* اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۞ *

بیگمان اب منفعت بخشیگا پند   مومنون کے حق میں ہوگا سودمند

میں نے یک تفسیر میں دیکھا لکھا   یوں ہی اُس جملہ کا اندازہ کیا

* ان نفعت الموعظة او لم تنفع *

یا کہ دے جا پند تو ای نیک خو   پند سے گو سود ہووے یا نہو

* سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۞ *

ھی قریب اب پند لینگے مومنان جو ڈریں ھیں اپنے خالق سے بجان

* وَیَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَی *

اور کریگا پند سے پہلو تہی کافر گمراہ تر از گمرہی

* اَلَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْکُبْرٰی *

وہ کہ ہوگا داخلِ نارِ کلان کہ وہ ھی سوزندہ تر از دیگران

یوں خبر میں ھی کہ نارِ دنیوی جسّے تم لیتے ہو کارِ دنیوی

آتشِ دوزخ کہ ھے کبریٰ ھی وہ اُسکے ستّر جزو سے یک جز ھی وہ

نارِ کبریٰ کو کہیں ھیں راویان درکہ سفلی میں ھی اُسکا مکان

کہ ھی جائے آل فرعونِ لعین مسکنِ اھلِ نفاق و اھلِ کین

نارِ صغریٰ طبقۂ علیا میں جان عاصیانِ دینِ احمد کا مکان

* ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا *

پس نہیں مرتا ھی آتش میں شقی تا کہ ھو آسودگی اُسکو کبھی

* وَلَا یَحْیٰی *

اور نہوگا زندہ وہ مردِ شقی کہ سبب راحت کا ھووے زندگی

* قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی *

بیکماں اُس شخص نے پائی نجات جو ہوا پاک از نفاقِ وسیئات

* وَذَكَرَاسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى *

اور لیا نام اپنے خالق کا بجا پس پڑھی اُسنے نمازِ فرض بھان

یا ہوا ناجی کیا جسنے وضو اور رکھا اللہ اکبر قبلہ رو

اور نمازِ پنجگانہ کی ادا ازپی خشنودئے ذاتِ خدا

* بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا *

بلکہ اب تمنے کیا ای نابکار اِس حیاتِ دنیوی کو اختیار

یہ خطابِ حق ہی سوے اشقیا کہ ہیں غافل کار عقبیٰ سے سدا

ہو رہے ہو محوِ دنیا اسقدر کرتے نہ یک کار عقبیٰ بھول کر

* وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى *

اور ہی عقبیٰ بہتر و پاینده تر اہل دنیا کو نہیں اُسپر نظر

* اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى *

بیکماں دنیا و عقبیٰ کا بیان ہی لکھا اگلی کتابوں میں عیان

پیش ازیں تھا اُن کتابوں کا نزول بہرِ استحکام دینِ ہر رسول

* صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ *

ہی صحیفو نمیں خلیل اللہ کے کہتے ہیں کہ وے صحیفہ بیش ہے

* وَمُوْسَیٰ کا *

اور ہی توریت موسی میں لکھا یعنی ہر الواح میں ہی جا بجا

کہ ہی دنیا فانی اور ناپائدار اور ہی عقبی کو بقاے بیشمار

عن النبی صلی اللہ وآلہ وسلم من قرء سورة الاعلی اعطاہ

اللہ تعالی عشر حسنات بعدد کل حرف انزلہ اللہ علی

ابراہیم وموسی وعیسی ومحمد علیہم السلام *

کہتے ہیں یوں خاتم پیغمبران سورة الاعلی پڑھا جسنے بجان

دس نیکوئی اُسکو بخشیگا خدا بر شمار حرف کہ نازل کیا

بر خلیل و موسی و عیسی تمام اور بختم الانبیا خیر الانام

سورة الغاشیة مکیة وآیاتہا ستة وعشرون وکلماتہا اثنا

وتسعون وحروفہا مائتان واحدی وثمانون *

* بسم اللہ الرحمن الرحیم *

ہی یہ سورۂ غاشیہ مکیہ جان اُسمیں ہیں چھبیس آیت بیگمان

با نوے کلمہ ہیں سن ای مرد دین حرف ہی دو سی ایکاسی کر یقین

* هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ ﴿۱﴾ *

آیا آئی هیگی یا خیر البشر   بات پوشیدہ کی کچھ تمکو خبر
غاشیہ بھی یک قیامت کا هی نام   هول سے ڈھانکیگی عالم کو تمام
بعضے کہتے هیں کہ هی نامِ جحیم   کہ وہ هی پوشندہ کفارِ لئیم
یہ بھی هی اسمون میں یک اسم سقر   ڈھانک لیگی کافرونکو سر بسر
ذکر محشر هی بقرانِ الف جا   تا ڈریں هر بندہ از قہرِ خدا

* وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾ *

هونگے اُسدن روے کافر ترسناک   هول محشر سے اُڑیگی منہ پہ خاک

* عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ *

هونگے کافر عاملان و رنج کش   کہ اُنہیں اُس رنج سے آویگا غش
یعنی دوزخ میں کرینگے ایسا کار   جس سے کھینچینگے اذیت بیشمار
کافران با طوق و زنجیرِ گران   سب چڑھیں اُترینگے بر کوہِ کلان

* تَصْلٰی نَارًا حَامِیَةً ﴿۴﴾ *

ڈالے جاوینگے بہ نارِ سخت و گرم   جسمیں جی اُنکا جلیگا نرم نرم
صیغۂ مجهول بعضون نے پڑھا   اور پڑھتا هی حفص با فتح تا

یعني آوینگے بنارِ شعلہ زن   الامان مانگینگے جتنے مرد و زن

یون خبر سبین هي که از امرِ خدا   اسطرح ہے گرم دوزخ کو کیا

منتصل تهے بهونکتے مین سه هزار   سال یه جو خازنانِ اهل کار

الف اول مین هوي ابیض تمام   الف ثاني مین هوي خورشید فام

الف ثالث مین هوي جل کر سیاه   اب تلک هي وهي هي حق کي پناه

* تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ *

تب پلائے جائنگے دو رکشمکش   چشمهٔ بس گرم سے وقتِ عطش

هی جهنم جب سے باجوش وخروش   تب سے اُس پاني کے تئین کرتے هین جوش

* لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ *

نهٔ خورش دوزخمین پهرِ اهلِ نار   جز زقوم وجز درختِ خاردار

تر کو کہتے هین شبرق اهلِ عرب   چار پایہ اُس کے تئین چرتے هین سب

جب که سوکهے هے ضریع اُسکا خطاب   کرد اُسکے پهر نهین پهرتا دواب

سن کے اُس آیت کو بوجهلِ لعین   یون لگا کہنے میانِ مشرکین

هم نهین فربه کرینگي همکو وهان   جسطرح کرتي هی اُونتونکو یهان

لائے یه آیت وهین رُوح الامین   تا که رد هو قول بوجهلِ لعین

* لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوْعٍ *

فربھي لاتي نہيں هى وه كيا اورنہيں كرتي هى رفع اشتہا

يعني هي كھانے سے اى نيكونہاد فربہي جسم اور سيري مراد

سو طعـــامِ نارِ ميں دونو نہيں يه غلط سمجھے هيں قومِ مشركيں

كافرونكے حال كو كركے بيـــان اب يه فرماتے هين حالِ مومنان

* وَجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ *

روــے مومن هونگے اُس دن تازه تر اُن په ظاهر هوگا نعمت كا اثر

يعني اُنكے منه په هوگي تازگي صاحبِ نعمت كو هوگي فربہي

* لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ *

هونگے خوش اپني عمل سے جو كيا ديكھينگے وه چند جب اُسكي جزا

* فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ *

هو وينگے د رباغ عالي منزلت مومنات پاك دين نيكو صفت

* لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً *

نه سنينگے اُسميں حرفِ زايده اى كلامِ لغو اور بيفايده

ہا سنيگا تو نه اُسميں يكسخن لغو باطل ازِ زبانِ مرد و زن

یا سنیگا تو نہ آ سمیں یک کلام   یا طل وبیہودہ ای خیرالانام
کہ کلام اہل جنت ہے فضول   یا کہ ذکر حق ہی یا نعتِ رسول
* فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ *
خُلد میں ہیں چشمۂ آبِ رواں   ہونگے سیراب اُسّے جانِ مومناں
* فِيهَا سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ *
ہیں بجنت تخت ہائے بس بلند   کہ ہیں زرین و مرصع دل پسند
اِسطرح اہلِ معالم نے لکھا   کہ معلق ہی وہ بالائے ہوا
چاہتا ہی صاحب اُسکا یکبخت   جبکہ بیٹھے آن کر بالاے تخت
وہیں تخت آتاہی بر روئے زمین   بیٹھے ہي اُسکو اُٹھتا ہی وہیں
* وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ *
اور دھرے ہو وینگے کوزہ پرشراب   برلبِ جومثل انجم بیحساب
* وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ *
اور تکیہ ہونگے مسند کے اوپر   صف بصف رکھے ہوے بایکدیگر
* وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ *
اور ہونگے فرش گسترده دراز   ہرمکان پر در نشیب و در فراز

کہتے ہیں راوي کہ زاهد نے کہا آیتِ موقوع سنکر اِ شقیا

یہ لگے کہنے کہ یہ توڑهی محال گر یہ سچ هي توهی مشکل پر ملال

کیونکہ چڑھنا اوج پر دشوار هی اور اُترنا سخت مشکل کار هی

سنکے یہ گفتارِ کفارِ ذلیل لائے اِس آیت کو حضرت جبرئیل

* اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ *

آیا پس نہ دیکھتے هیں کافران چشم عبرت سے بسوئے اُشتران

* کَیْفَ خُلِقَتْ ۞

یعني با این هیکل و جسمِ کلان کسطرح سے آفریدہ هی عیان

یعني ایسے چارپا یونکو بھلا کسطرح همنے اُسے پیدا کیا

دیکھ اُشتر کے طرف ای بیخبر قدرتِ حق تا تجھے آوے نظر

رشتۂ یک طفل سے هوتا هی بند هو هی محکوم اُسکا وہ گردن بلند

جو بٹھاتا هی تو وہ هي بیٹھتا گر اوٹھاتا هي تو وهی اُٹہ کھڑا

چاهے جیدهر لاوے اونٹونکي قطار هاته هی اُسکے زمام اختیار

سنکے پھر جناتِ کا تختِ بلند کیوں تعجب میں هیں یہ ناحق پسند

دال هی یہ خلق کرنا اونٹ کا بر کمالِ قدرتِ وضعِ خدا

با قد بالا اوٹھاتا ہی یہ بار   ہی قناعت اُسکو ہر یکمشت خار

ہر کسیکا حکم لاتا ہی بجا   قطع رہ کرتا ہی بے آب و گیا

چارپا ہونسے جو کچھ مطلوب ہی   اُسسے سب حاصل ہو جو خوب ہی

لحم و شحم و شعر و پشم و حمل بار   باوجود اِس سب کے ہوتے ہیں سوار

اور رکھے ہی راہ کعبہ سے خبر   دشت ریگستانمیں ہو بھی راہبر

وجد کرتا ہی جو سنتا ہی حدی   ہی دلیل گمرہان وہ مہتدی

بیخور و بیخواب طے کرتا ہی راہ   پر تحمل مثل خاصانِ اِلٰہ

ہی یہ تبیان میں لکھا ای باادب   کہ اُس آیت کے مخاطب ہیں عرب

اُنمیں اکثر قوم تھے صحرا نشین   اور مال اُنکا بجز اُشتر نہیں

دیکھیں ہیں جب کچھ نہیں آتا نظر   جز زمین و آسمان کوہ و حجر

اِس سبب سے حق نے فرمایا یہاں   بعد اُشتر میل سوئے آسمان

* وَاِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿﴾ *

ونہیں دیکھیں ہیں سوے آسمان   بیستون قایم ہی یہ سقفِ روان

کسطرح اُسکو اُٹھایا ہی بلند   بیطناب و بیستون ہی بیگزند

* وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿﴾ *

اور نظر نہ کرتے سوئے کوھسار کیونکے قایم ھی زمیں پر استوار

* وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ *

اور نظر کرتے نہیں سوئے زمین کیونکے پانی پر بچھائی ھر کہیں

* فَذَكِّرْ *

پس تو دے پند اُن کے تئیں بعد از نظر کہ یہ ھیں دال اُسکے قدرت کے اوپر

* إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ *

تو نہیں جز پند دہ ای شاہ دین مانے اُسکو یا نمانے بے یقین

* لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ *

تو نہیں اُنپر مسلط ای رسول توکریں یہ زور سے ایمان قبول

سنلے اِس آیہ کو تو بیقیل و قال کہتے ھیں منسوخ ہز آیاتِ قتال

* إِلَّا مَنْ تَوَلَّى وَكَفَرَ *

لیک جوکوئی تجھ سے روگردان ھوا اور چھپایا حق کو از رو ئے عمی

* فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ *

پس کریگا وہ عذاب اُسپر خدا کہ وہ ھوگا سب عذابوں سے بڑا

یعنی در دنیا بقحط و قتل و بند اور با خوی مار و عقرب سے گزند

* اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ *

بیگمان تحقیق ہی میرے طرف بازگشتِ کافرانِ دین تلف

* ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ؕ *

ہم پر ہی تحقیق پس اُنکا حساب یعنی پاداشِ عمل خصب الکتاب

عن النبي صلی الله علیه وآله وسلم من قرء سورة الغاشیه

حاسبه الله حسابا یسیرا *

من بگوشِ جان پیمبر نے کہا دل سے سورة غاشیه جسنے پڑھا

تو حساب اُسکا بآسانی خدا روز محشر کو کریگا بر ملا

سورة الفجر مکیة وآیاتها ثلثون وکلماتها مائة وسبع

وثلثون وحروفها خمس مائة وسبع وتسعون *

* بسـم الله الرحمن الرحیم *

سورۂ والفجر کو مکیه جان تیس آیت اُسمیں ہیں پڑہ بیگمان

ایك سے سینتیس کلمه در عدد حرف اُسمیں پانصد وهفت و نود

* وَالْفَجْرِ *

صبح کي سوگند که خاصِ خدا کرتے ہیں اُسدم مناجات و دعا

یا ہی سوگند نمازِ بامداد کہ وہ ہی عشاق کے دل کی مراد
یا کہ سوگند نمازِ صبحدم کہ ہی وقت بارش نورِ کرم
یا سپیدہ دم کہ برساوے ہی نور نور کا ہوتا ہی اُسدم سے ظہور
صبحدم ہی قدرتِ حق کا ظہور کہ نکالا عین تاریکی سے نور
بعضے کہتے ہیں مفسر کہ تو یاد اوّل صبح محرم ہی مراد
سب ہیں اُس مہ کے فضلیت کی مقر سال تو ہوتا ہی اُسے منفجر
یا کہ اوّل صبح ذی الحج کے تئیں ہیں لیا لیٔ عشر جسے قرین
یا ہی اُ سے صبح آدینہ مراد حشر وعید وعرفہ کی یا یاداد
یا اِشارت ہی بآبِ بے بہا کہ سر انگشتان حضرت سے بہا
یا کہ جس چشمہ سے موجریان آب یا کہ ہی جریان باران از سحاب
یا بسیلابی ہی اَشکِ عاصیان کہ وہ از روئے ندامت ہی روان

* وَلَیَالٍ عَشْرٍ *

اور قسم دس شب کی ہی کہتے ہیں عشرۂ ذی الحج کہ عرفہ اُسمیں ہی
عشرۂ اوّل محرم کا ہی یا ہو ہی جسمیں ماتمِ آلِ عبا
یا ہی عشرۂ آخر از ماہِ صیام ہی شب قدر اُسمیں جو جاگے تمام

عشرۂ ثانی ہی یا شعبان کا شب برات اُمموں ہی پڑہ نفل ودعا

* وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِۙ *

اور قسم ہی جفت کی اور طاق کی یعنی خلق وخالقِ آفاق کی

ومن کل شيءٍ خلقنا زَوْجَيْن لعلکُم تذکَّرون ٥

ہی مراد از شفع یہاں خلقِ خدا جفت ہر مخلوق کو پیدا کیا

اور مراد از وتر سے ذاتِ صمد خود کہا ہی قل هو الله احد

یا مراد از شفع وصفِ ممکنات کیونکہ باہم جفت ہیں اُنکی صفات

ذل وعزت عجز وقدرت جہل وعلم قوت وموت اور حیات وخشم وحلم

وتر سے ہی انفرادِ وصف حق علم کا ہی جہل سے سادہ ورق

عز بیذل اور حیاتِ بے ممات قدرتِ بے عجز یہ اُسکی صفات

اور سوا اُسکے ہیں اقوالِ دگر منتخب اِس سب کا ہی یہ مختصر

* وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ٥ *

اور قسم شب کی کرے جسدم گذر ہی مراد اُسّے شب قدر ای پسر

اور اصح یہ ہی کہ شب سے لیویں عام کہ یہاں تخصیص کا کیا ہی کام

* هَلْ فِيْ ذٰلِکَ قَسَمٌ الَّذِيْ حِجْرٍۭ *

آیا اُن قسموںمیں جوکیں ہمنے یاد　کوئی قسم کافی ہی بہرِ اعتماد

یعنی کوئی سوگند ہیں جوکیں ہیں نقل　کافی از بہرِ خداوند ان عقل

یہاں مقدر رہی قسم کا یہ جواب　یعنی منکر کو کرینگے ہم عذاب

* اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ *

آیا تو نہ جانتا یا مصطفیٰ　پیش ازین تیرے خدا نے کیا کیا

* بِعَادٍ ۞ اِرَمَ *

ای بقومِ عاد کہ ہی بن اِرم　سن نسب اُنکا جوکرتے ہیں رقم

عاد اِبنِ عوج اِبنِ ارم　اِبنِ سام و اِبنِ نوحِ محترم

یوں کیا تھا حق نے قومِ عاد سے　کہ کیا برباد اُنکو باد سے

بعضے کہتے ہیں اِرم ہی نامِ شہر　جس جگہ رہتے تھے وے کفارِ دہر

* ذَاتِ الْعِمَادِ ۞ *

تھے خداوندان بالائے کلان　بس تنومند و قوی و پہلوان

یا کہ تھے وہ صاحبِ قصر و خیام　مالک بس ملک و مال و احتشام

* اَلَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۞ *

وہ قبیلہ کہ نہ خلق اُنسا ہوا　شہروںمیں کوئی جوان اتنا بڑا

کہتے ہیں راوی کہ قوم عاد یان ساتھی کئی کہ تھے جیون کوہ گران
اور یہ بھی مشہور قول راویان کہ ارم تھا نام شہر عادیان
ہے صفت ذات العماد اُسکی تمام با ستون محکم و عالی مقام
وہ مکان تھا اسقدر محکم بنا کہ نہ ویسا اور شہرونمیں بنا
قصۂ شہر ارم کو گوش کر کہ میں اب کہتاہوں تجھسے مختصر
یعنی تھا ایک شخص عبد اللہ نام بن قلابہ کہتے تھے سب خاص و عام
اونٹ کو اپنے بصحرائے عدن ڈھونڈھتا پھرتا تھا بادرد و محن
پس ہوا ایک شہر میں اُسکا گذار نہایت مضبوط و مستحکم حصار
ہر طرف تھے اُسکے ایوان و قصور آئے جسکے دیکھے سے دلکو سرور
آخر عبد اللہ اُس امید پر تا نظر آوے کوئی اُسکو بشر
اُسسے پوچھا حال اپنے اونٹ کا رفتہ رفتہ شہر کے در پر گیا
نا گہان آیا در عالی نظر تھے مرصع بات اُسکے ہر بسر
جا بجا گل میخ سونے کی لگی سب جڑی اُسمیں جواہر قیمتی
وہاں نپایا ایک آدم کا نشان آیا حیرت میں جو دیکھا وہ مکان
پھر درون شہر جب داخل ہوا بعد حیرت دل میں کی ہیبت نے جا

جو نظر آیا مکانِ دیار تھا　　لعل گوہر سے مرصع کار تھا

ہر بنا اُسکی زخشتِ سیم و زر　　جا بجا الماس اور لعل و گہر

تھے بجائے سنگریزہ بیشمار　　گوہرِ شہوار در ہر رہگذار

نہر تھی ہر قصر کے نیچے رواں　　در و مرجان صاف ہوتے تھے عیاں

تھا زرِ خالص سے پائے ہر شجر　　اور زبرجد سے تھا برگِ سبز تر

اُن درختوں کا شگوفہ تھا زسیم　　کچھ نتھا بادِ خزاں سے اُنکو بیم

دیکھ اُسکو خود بخود کہنے لگا　　یہ وہ جنت ہے کہ حق نے جسکا جا

وعدہ فرمایا ہے قرآن میں عیاں　　کہ یہ ہے پرہیزگاروں کا مکان

اُسنے لے قدرِ جواہر پشت پر　　آیا پھر شہرِ یمن میں باندھ کر

یوں گمان کرتے تھے مردم دیکھ کر　　اُسنے پایا ہے کہیں گنجِ گہر

یہاں تلک یہ بات ظاہر ہو گئی　　شام کے حاکم کے کانوں میں پڑ گئی

تاکہ حاکم نے بلا کر روبرو　　اُسکی اُس ماجرے کی جستجو

اُن نے سب از ابتدا تا انتہا　　تھا جو کچھ احوال سو ظاہر کیا

پس بٹھایا اُسکے تئیں مجلس میں دور　　اور بولا یا کعب کو اپنے حضور

پوچھا کوئی شہر بر روئے زمیں　　کہ بنا ہو سیم و زر سے ہے کہیں

اور درخت اُسکے موضع موتمام   ہوں نصب لعل وگہر در ہر مقام

کعب بن احبار نے سنکر کہا   یہ جوان کہتا ہی جو کچھ ہی بجا

آرہے ہی شہر ارم از سیم وزر   جسکی دی ہی حق نے قرانمیں خبر

سورۂ والفجر میں کر آشکار   یعنی لم یخلق ہی قول کردگار

بانی تعمیر شہـــــر دلکشا   کہتے ہیں شداد ابن عاد تھا

ہفت کشور کا وہ شاہنشاہ تھا   ہر شہ اُسکا بندۂ درگاہ تھا

بس عظیم الشان عالیقدر تھا   تھے سلاطین انجم ویہ بدر تھا

جب کہ ہفت اقلیم کو وہ لیچکا   بندہ تھا دعوی خدائیکا کیا

عمر نہ صد سال پائی تھی تمام   مالک وہر ملک وگنج واحتشام

اور جوامر جسقدر عالم میں تھا   جابجا سے شاہ نے یکجا کیا

حکم شہ سے لعل ویاقوت وگہر   جسقدر عالم میں تھا سب جمع کر

لیگئے صدکار فرماکر کے بار   ساتھ تھا ہریک کے معمار یکہزار

پس بسہ صد سال وہ عالیمقام   جب ہوا تیار با صد اہتمام

تب چلا دارالخلافہ سے وہ شاہ   دیکھنے کو با امیران وسپاہ

مدت دہ سال میں پہنچا قریب   تھا نہ اُسکا دیکھنا اُسکو نصیب

تا کہ امرِ حق سے یک باتنگ دشت کي ملك نے مرگئے سب ایك مشت

بعد ازین وہ شہر جیوں باغِ جنان ہوگیا مرچشم مردم سے نہان

کعب نے دیکہ اُسکي صورت یوں کہا ہیں نے یہ اخبار پیشین میں پڑہا

وقت میں تیرے حکومت کي یہاں آویگا کوتاہ قامت یك جوان

سرخ رنگ وسبز چشم ومنہ پہ خال یك نشان گردن پہ ہوگا جیوں ہلال

ڈہونڈہتا اُشتر کو جاویگا وہان دیکہیگا باغِ ارم کونا گہان

دیکھا جب اُس مرد کو پہر غور کر بولا اُسمیں سب نشان ہیں کر نظر

کعب نے پہر دیکہ کر اُسکو کہا ہی یہي واللہ اُسمیں شك نلا

* وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ *

اور کیا کیا حق نے با قومِ ثمود ایسے زورآور تہے وے سرکش عنود

* جَابُوا الصَّخْرَ *

کاٹتے تہے اپنے ہاتہوں سنگ لاخ تہے بناتے کوہ خالي کرکے کاخ

* بِالْوَادِ ۙ *

کرتے تہے دشتِ قری میں یہ عمل اپنے رہنے کو بنائے تہے محل

* وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۙ *

اورکیا فرعون سے حق نے کیا صاحبِ تخت زرو تاج و لوا
یا کہ ذی الاوتاد تھا وہ اُس سبب میخ بازیکو تے اُسکے آگے سب
یا گنہ گارونکو وہ خانہ خراب باندہ کر چومیخہ کرتا تھا عذاب

* اَلَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿﴾ *

ایسے تھے تینوں کہ کُل رستے حد سے جا کرتے تھے شہرونمیں بس ظلم وجفا

* فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿﴾ *

پس بہت کرتے تھے شہروامیں فساد یعنی یفرمائے رب العباد

* فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿﴾ *

پس اُنھونپر حق نے ڈالاازعتاب تازیانہ قہر کا یعنی عذاب
جیسے ضربِ تازیانہ کو عرب جانتے تھے سخت تر از ہر غضب
پڑتی تھی جس نوع کی اُنپر بلا کہتے تھے سوط اُسکے تئیں وے مبتلا
حق نے بھی سن اُنکا قانونِ کلام یہاں رکھا اپنے غضب کا سوط نام
بااشارت ہی برنج دنیوی ہمعذابِ اُخروی سے معنوی
بلکہ فرق ایساہی دونونمیں دریغ جیسے ضربِ تازیانہ سے ہی میغ

* اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿﴾ *

بیکما ن هیگا تیرا پرور دگار   پرسر هر راه وپرهر رهگذار
هی خداوند گذرگاه جهان   اُس په سب ظاهرهی حالِ رهروان

* وَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ *

پس ولے انسان کو جسدم آشکار   آزماتا هی اُسے پرور دگار

* فَاَكْرَمَهٗ *

پس بڑا کرتا هی اُسکو کردگار   ای بملک ومال وجاه واقتدار

* وَنَعَّمَهٗ *

اور نعمت اُسکو دیتا هی خدا   اُسکے هرحاجت کو کرتا هی روا

* فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ؕ *

پس وه کهتا هی میرے رب نے دیا   اب بزرگی مجکو ازروئے عطا
ای کیا مجکو بزرگ ومحترم   یه کرامت بخشي ازروئے کرم

* وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰهُ *

اور جب اُسکو آزماتا هی خدا   فقر وفاقه سے جها نهیں برملا

* فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ *

پس کرے هی اُسپه روزي اُسکي تنگ   روز وشب تقدیر سے کرتا هی جنگ

* فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ *

پس وہ کہتا ہی کہ میرے رب نے اب مجکو بیحرمت کیا ہی کیا سبب
ہی یہ اُسکی عقل ناقص کا قصور بسکہ یہ گمرہ ہی گمراہ حق سے دور
مثل حیوانات میں کافر تمام روز و شب اُن کے تئیں کھانے سے کام
مال کو جانے میں کافر عز و جاہ • فقر کو سمجھے ہیں ذل ور وسیاہ
رکھتے ہیں کفار درویشی سے عار جانے ہیں دولت کو وہ افتخار
بیشعوری میں ہیں مثلِ گاو و خر بلکہ گاو و خر سے ہیں گمراہ تر
راحتِ درویشی و آرام جان بادشاہونکو میسر ہی کہاں
معدۂ خالی میں پرہوتا ہی نور نورِ عرفان اُسّے کرتا ہی ظہور
نور کی کب قدر جانے ہیں عوام گاو و خر کو ہی فقط کھانے سے کام
جب کہ جانے معدۂ خالی کی قدر ماہ نو بھی ہو گیا آخر کو بدر

* كَلَّا *

جو گمان کرتے ہو تم ویسا نہیں کہ ہی زر سے عزت دنیا و دین
بلکہ طاعت سے ہی عزِ بندگان معصیت ہی ذلتِ مرد و جہان
یہ غلط سمجھے ہو تم ای نابکار کہ تہ ہیں ہم فقر سے کرتے ہیں خوار

* بَلْ لَا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ *

بلکه هی خواری تمهاري اُس سبب بی پدر کو دوشت نهو رکهنی هو سبب

اور نهیں کرتی هو اُنکي پرورش اور نهیں دیتی هو تم اُنکو خورش

* وَلَا تَحَاضُّوْنَ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ *

اور نهیں رغبت دلاتی یکدگر بهوکی مسکینونکو کها نا دینی پر

* وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ *

اور تم کهاتی هو میراثِ کسان خوردني بسیار وسخت ای خاینان

یعنی تم کهاتی هو مالِ مردمان دیتی نه میراث اطفال و زنان

* وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۭ *

اور تم رکهتی هو مال وزر کو دوست الفت بیحد که هو تم خشك پوست

* كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا *

هوگي جب حقا که تکرے یه زمین حق جو تکرے هونیکا هی یومِ دین

* وَّجَآءَ رَبُّكَ *

اور بحق آویگا حکمِ کردگار هونگی سب آثار قدرت آشکار

* وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۚ *

اور آوینگے فرشتہ صف بصف　پیش واںس فرجہ بدرجہ ہرطرف

کہتے ہیں بولیث نے یوں ہی لکہا　عرصۂ محشر میں اہلِ ہرسما

آوینگے باندہ اپنی اپنی صف جدا　تا کہ جو ہوامر حق لاویں بجا

* وَجِيْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ *

اور لائی جاسے گی دوزخ عیان　روز محشر کو برائے کافران

سن پیمبر نے کہا اے ہوشیار　کہ زمامِ نار ہیں ستّر ہزار

ہر زمام او پر ملک ستّر ہزار　کہینچینگے سب ملکے اُسکو ایکبار

اور دوزخ خشم سے کرتی ہی جوش　دم بدم کہا ربرجوش وخروش

عرصۂ محشر میں آوینگے کشان　عرش کے پہلوے چپ رکہینگے وہاں

اُس جگہ پیمبر ونسے یک نبي　اور نزدیک فرشتو نسے کوئي

ہول سے رہنے کے نہ قایم بجا　ہونگے بیخود گر پڑینگے جا بجا

او کرینگا نفسي نفسي ہر نبي　ایک محمد بولینگے یا اُمتي

بولیگي دوزخ کہ یا خیر الانام　مجکو نہ تم سے نہ تمکو ہمسے کام

کیونکے خالق نے کیا ہی مستدام　میری گرمي تیرے خاصونپہ حرام

* يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ط *

روز محشر آدمي ليويگا پند اورهی کب یه پند اُسکوسودمند
که تهي دنيا پند کے لینےکي جا اورهی دارِ آخرت دارالجزا
جب نظر کرتا هی با چشمِ شہود کہ یہاں اب پند لینا کیا هی سود
* يَقُوْلُ يَالَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيٰوتِي *
کہتے هیں هم کاش آگے بهیجتے کار نیك اُس زندگي کے واسطے
که دُوبارہ پائي مرکریہ حیات بعد اُسکے پهر نہیں همکو ممات
* فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ ۙ وَّلَا يُوثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ ۗ *
بعضے پڑهتے هیں بکسرِ ذال وثا فتح ذال وثاسے بعضونے پڑها
یعني اُسدن نه کسیکي یه مجال که کریے تعذیب مثلِ ذوالجلال
اور اُسدن قید کر سکتا نہیں کوئي کسیکو مثلِ رب العالمین
یا کسي پر رکه سکے بندِ گران که هی اُسدن حکم خلاق جہان
بندهٔ بیقدر کي قدرت هی کیا صرف اُسدن حکم هی حکمِ خدا
اور بر تقدیر فتحه ای جوان سنلے یے معني هیں کرتا هوں بیان
ای کیا جا ویگا نه کوئي عذاب مثل کفارِ لعین باطن خراب
اور نہیں کوئي کیا جاویگا بند مثل بندِ کا فرنا حق پسند

ای کیا جاویگا کافروہ عذاب   اور وہ بندِ گران ہر از عذاب

ای کسی بندے پر یہ سختی سبھی   نہ ہوئی ہوگی نہوے گی کبھی

اُس عذاب و بند سے اپنی وہار   مانگتا ہوں میں پناہِ کردگار

با گروہِ انبیا و اولیا   خوش ہو وقتِ مرگ کہتا ہی خدا

* يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ *

نفس تسکین یافتہ تو شاد ہو   اب تو قیدِ جسم سے آزاد ہو

* اِرْجِعِيْ اِلَىٰ رَبِّكِ *

پھر تو اپنی جانبِ پروردگار   تا کہ دیکھے رحمت اُسکی آشکار

* رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﮦ *

ہی تو راضی اُسّے جو تجکو دیا   تو پسندیدہ ہی نزدیکِ خدا

* فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ *

پس تو داخل ہو میرے بندوں میں آ   بندگانِ خاص با صدق و صفا

* وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﮦ *

اور تو داخل ہو میرے جنت میں آ   جنتِ عاشق ہی دیدارِ خدا

با میان زمرۂ خاصانِ حق   کہ وہ سب بندوں میں رکھتے ہیں سبق

عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم من قرء سورة الفجر
في الليالي العشر غفر له ومن قرء ها في سائر الايام كانت
له نور يوم القيامة *

یوں پیمبر نے کہا جسنے پڑھا سورۂ والفجر دس شب بھر یا
اور پڑھی جسنے یه سوره هر پگاه بخشیگا حق اُسکے سب جرم وگناه
هوگا نور اُسکے لئے در روزِ حشر آویگا با روے روشن مثلِ بدر
سورة البلد مكية وآياتها عشرون وكلماتها اثنى وثمانون
وحروفها ائتان واحدي وثلثون *

* بســـــــم الله الرحمن الرحيم *

کہتے ہیں مکیه ہی سوره بلد بیس آیت اُسمیں ہیں ای باخرد
کلمه ہیں اُسمیں بیاسی آشکار دوسی اکتیس حرف ہیں کرلے شمار

* لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ *

بعضے کہتے ہیں که لا ہی زاید ہ جز فصاحت اُسسے کچھه نه فایده
ہمکو ہی اُس شہر مکه کي قسم جسمیں ہی میرے محمد کا قدم
بعضے لاء نفی کرتے ہیں بیان ای نہیں کہتے ہیں جو یه کافران

کہ ہمیں ہرگز نہو ویگا عذاب کہا قسم حق نے یہہ فرمایا جواب

* وَاَنْتَ حِلٌّ م بِّهٰذَا الْبَلَدِ ۙ *

ہمکو ہی سوگند مکہ ای رسول حال یہ کہ اُسمیں ہی تیرا نزول

تجکو ہی اُس شہر مکہ میں حلال کہ کرے کفار سے جنگ و قتال

تجکو روزِ فتح مکہ ہی درست یک دو ساعت قتل کفارِ درشت

یا ہمیں سوگند ہی اُس شہر کی حال یہ کہ توہی نازل یہان نبی

شہر مکہ موضع امن و امان ہی مثابِ خلق وجاے حاجیان

جائے حج و موضع بیت الحرام سب کے تئیں واجب ہی جسکا احترام

حق نے جو کھائی قسم مکہ کی یہان با حلول خواجۂ ہر دو جہان

تاکہ ہمیں اِسبات پر ہووے یقین کہ شرف ہی ہر مکان کو بامکین

ای قدم تیری سے کعبہ کو شرف مردہ کو تجہ سے صفائی ہر طرف

تیری ہی رُوسے ہی بطحا دل پسند تیری خاکپا سے یثرب سربلند

* وَوَالِدٍ *

اور صفی اللہ آدم کی قسم یا کہ سوگند خلیلِ محترم

* وَّمَا وَلَدَ ۙ *

اور جو اُسکے نسل سے پیدا ہوا یا مراد اُس سے ہیں حضرت مصطفی
کہتے ہیں والد ہیں ختم الانبیا ما ولد ہیں اُمتِ خیر الورا
کہا کے اپنے دوست کی حقنے قسم یا اُس اُمت کی کہ ہی خیر الامم
کہا کے یہ سوگند وہ عالیجناب سنکے فرمایا قسم کا یہ جواب

* لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ﴿۴﴾ *

ہمنے تحقیق آدمی پیدا کیا رنج و سختی میں اُسے برپا کیا
وقت زادن وقت شیر و ترک شیر زندگی و روزی و وقتِ اخیر
کہتے ہیں انسانکو ہی سختی و رنج اُسکو نہ راحت بقدرِ یک برنج
یا کہ بوالاسدین کو پیدا کیا ہمنے اُس بندے کو زور ا یسا دیا
کہ ادیم نو کو رکھتا زیرِ پا کھینچتے دس پہلوان پھر اُسکو آ
درمیانسے پارہ ہوجاتا ادیم اُس پہ رہتا پانو اُسکا مستقیم
کہتا تہا خم ٹھونک کر وہ مدعی آوے میرے سامھنے گر ہی کوئی
اپنی زور و زر سے تہا وہ بیحیا در پئے ایذاے حضرت مصطفی

* اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ *

آیا کرتا ہی گمان وہ بے شعور کہ نہ قادر ہوگا کوئی اُس پر بزور

سہل جلنے ہی اسے وہ مرد خام کون لیگا مجھ سے آسکا انتقام

* یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالاً لُّبَدًا ہ *

کہتا ہی کہوی ہی میں لیل ونہار بغض پیغمبر میں مال بیشمار

* اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَہٗ اَحَدٌ ہ *

آیا کرتا ہي گمان از کمر ہي یہ کہ اُسکو دیکھتا نہیں ہی کوئی

دشمنی میں خرچ کرتا ہي جو زر دیکھے ہي اُسکو خبیر د اُدگر

* اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِ ۙ *

آیا دیں ہمنے نہ اُسکو آنکھ دو دیکھتا ہی جس سے ساري خلق کو

* وَلِسَانًا *

اور نہیں دي بات کہنے کو زبان چاہتا ہی دل سو کرتي ہی بیان

* وَّشَفَتَیْنِ ۙ *

اور دو لب پنہان رہیں جیسے دہاں اور دندان بھي رہیں اُنسے نہان

وقتِ اکل وشرب ہم وقتِ کلام کیامں د دونوںسے ہوتي ہی مدام

* وَهَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِ ۚ *

اور دکھائي راہ د وپستان شیر تا پئے شیر اُسے ہر طفلِ صغیر

یاد یکھائي اُسکوراہِ کفر دین　ای بانزالِ کتاب و مرسلین
یادیکھائي آس کے تئیں مینے دوراہ　یعني راہِ نیک و بد بے اشتباہ
مگر چہ ہوالاسد من زیرک ھی و لے　سخت غافل ھی عذابِ قبر سے
کار دنیا میں ھی دانا سربسر　پر ھي کار آخرت سے بیخبر
جانتا نہ بسکہ ھی پر خود غلط　کہ رہ دشوار ھی آگے فقط
جو نتھا پاس اُسکے کچھ زادِ سفر　حق نے اِس آیت سے دي اُسکو خبر

* فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿﴾ *

پس نہ گذرا کھانے سے یعني کیا　نے خلافِ نفس و نہ ترکِ ھوا
بولے میں عقبہ مثل اُسکا عرب　سخت ھو جس کام میں رنج و تعب
حق نے عقبہ سے یہاں تشبیہ دي　کہ جہادِ نفس مشکل ھی اخي
جیسے چڑھنا گھاٹي کا دشوار ھی　و یسے ضد نفس مشکل کار ھی ٭
یا کہ عقبہ سے عمل صالح مراد　یہ ھی ابن ازمعانی و کہ تویاد
ای کئے نہ اُسنے اعمالِ نکو　تا رہائی آتشِ دوزخ سے ہو
ہوں کیا اعمال صالح کا بیان　حق نے اِس آیت میں فرمایا عیان

* وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿﴾ *

اور یہ کیا جانے ہی یا مصطفی کہ سبب اُسے گذرنے کا ہی کیا
یعنی کن چیزوں سے عقبہ ہوہی طی اُسکے طی ہونیکا یہ کردار ہی

* فَكُّ رَقَبَةٍ ○ *

ہی چھوڑانا بندے کا زندگی ہی رہا کرنا اُسے تا زندگی
یعنی ہی آزاد کرنا بندے کا بندگی یا قرض ہی بہر خدا
یا کہ ہی عبد مکاتب کی خلاص جو کرے یہ کام سو بندہ ہی خاص

* أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ *

یا کہ ہی کھانا کھلانا روز سخت یعنی درایام قحط ای نیکبخت

* يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ○ *

دل سے طفل بے پدر کو دے طعام کہ خدا وند قرابت ہیں تمام

* أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ○ *

یا کہ مسکین کو کہ ہی وہ خاکسار فرش اُسکا نہ ہی جز گرد و غبار
با وجود اُسکے وہ ہی صاحب عیال تنگدستی نے کیا ہی پایمال
یا کسی کم ظرف کا ہی وامدار تنگ کرتا ہی اُسے لیل و نہار
یا کبھی آزار سے بیمار ہی کوئی نہ اُسکا مونس و غمخوار ہی

یا مسافر ہی کہ دورا زد رد یار کوئی نہ آسکا یا رہی نہ غمگسار

* ثُمَّ كَانَ *

پس وہ ہو جسنے چھوڑا یا ہی غلام یا کہ بھوکوںکو کھلایا ہی طعام

* مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا *

اُنسے جو لائے ہیں ایمان بیخلل کہ ہی ایمان اصل و فرع اُسکی عمل

ہی درختِ خیر بےبر اُس سبب کہ بجز ایمان نہیں مقبول رب

* وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ *

کرتے ہیں باہم وصیت صبر پر امر و نہی و باری خیر البشر

* وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ *

اور وصیت کرتے ہیں بایکدگر رحمت و شفقت کی خلق الله پر

* اُولٰئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؕ *

یہ گروہِ صابران و مہربان اہل دستِ راست ہینگے بیگمان

داہنے سے عرش کے یہ خوش سرشت جا کے ہونگے داخلِ باغِ بہشت

یا کہ ہی بایمن و برکت یہ گروہ ہوگا ظاہر خلد میں اُنکا شکوہ

* وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا *

اورمکروبدہ ہوئے جو گمرہان   اُس میری آثار قدرت سے بجان

یا ہوئے کافر بقرآن و نبی   کہ دلیل حق میں برہان قوی

* هُمْ اَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ ۝ *

ہیں یہ باگرویدہ اصحابِ شمال   جائینگے دوزخ کو جب سے خستہ حال

یا کہ اُنکے دست چپ میں ازقفا   نامۂ اعمال دینگے بر ملا

یا کہ یہ اصحاب شامت ہیں تمام   کہ جلینگے نار دوزخ میں تمام

* عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝ *

ہوگی اُن کفار پر لیل و نہار   آتشِ سربستہ و سرپوش دار

ہونگے جس دوزخ میں یہ ناحق پسند   منہ کرینگے اُسکا مثل دیگ بند

تا ہوائے سرد یا ہر سے نہ آئے   اوردخانِ گرم بھی باہر سے نہ جائے

عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم من قرء لا اقسم بهذا البلد

اعطاه الله تعالى الامان من غضبه يوم القيامة *

یوں ہی ارشادِ رسولِ مجتبیٰ   سورۂ لا اقسم جسنے پڑھا

خالق اُس بندے کو بخشیگا امان   حشر کو اپنے غضب سے بیگمان

سورة الشمس مكية وآياتها خمسة عشر وكلماتها اربع

وخمسون وحروفها مائتان وسبع واربعون *

* بسم الله الرحمن الرحيم *

• سورۂ والشمس هی مکیه جان   پندره آیت هیں اسمیں پڑ رواں
هینگے چون کلمه اسمیں بے خلاف   دوسی سینتالیس حرف اسمیں هیں صاف

* وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ *

کهائی هیں خورشید کی سوگند هم   اور اسکے نورتاباں کی قسم
یعنی وقتِ چاشت کی جب هو بلند   مستفید اُس سے هوں خلقِ مستمند

* وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ *

اور ماهِ نوکه جب وه پهنچے جائے   شمس کی جس وقت وه مغرب میں آئے
غور کرے هی جب بساطِ چرخ طی   ماه نوجاتا هي اسکے پی به پی
یا طلوع مه جو هی بعد از غروب   چودهیں شب کو سمجه لے اسکو خوب
کہتے هیں مه میں هی نورِ آفتاب   یعنی هی خورشید سے مه نور یاب

* وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝ *

اور قسم هی روز کی ای شاه دین   جب که وه روشن کرے روئے زمین
یا قسم دن کی که بخشے هی جلا   رنگ شب کو هی زمین سے چهیلتا

* وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۙ *

اور قسم شب کي کہ آکر وقتِ شام ڈھانپتي ظلمت سے عالم کو تمام
يا چھپا ليتي ميں نورِ آفتاب خلق پر ڈالے ميں ظلمت کا حجاب

* وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۙ *

اور فلک کي کہ وہ هی نادر بنا اور اُسکي جسنے کي اُسکي بنا

* وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۙ *

اور زمين کي اور اُسکي برملا جسنے پاني پر دیا اُسکو بچھا

* وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۙ *

اور قسم آدم کي اور جسنے کيا راست اور هموار اُسکے دست وپا

* فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا *

پس اُسے الہام دے آگہ کيا از بدي نفس و زحرص و هوا

* وَتَقْوٰىهَا ۙ *

اور خبردي اُسکو اُسکے خير سے يعني يہ نيکي هی جو تو کر سکے

يا د کر سوگند ماہ و آفتاب حق نے فرمايا قسم کا يہ جواب

* قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۙ *

بیگمان ناجي هوا جسنے کیا ۔ پاك نفس اپنے کوا زشرك و ریا
پا هوا ناجي بحق وہ جسم خاك ۔ نفس کو جسنے کیا توبہ سے پاك
اور کیا تعلیم اخلاقِ نکو ۔ تا نہوا وصاف بد سے زشت خو

* وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ؕ *

اور یقین وہ شخص بے بہرہ رہا ۔ جسنے اپنے نفس کے تئیں گم کیا
لذتِ فسق و معاصي میں تمام ۔ مست لا یعقل رکھا هر صبح و شام
یوں روایت هی کہ حضرت مصطفیٰ ۔ جب یہ آیت پڑھتے پڑھتے یہ دعا
اللهم آت نفسي تقوٰیهـا وزکّٰها انت خیر من زکّٰها
انت ولیها ومولیٰها *

کہتے هیں سارے محقق بے خلاف ۔ تزکیہ سے نفس کے دل هوهي صاف

* كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوٰهَآ ۙ *

یعني جھوٹا کہتے تھے قوم ثمود ۔ اپني کفر و سرکشي سے وے عنود
حضرتِ صالح پیمبر کو سدا ۔ اور حکم اُنکا نہ لاتے تھے بجا

* اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا ۙ *

تبغ لے جب بد ترین قوم اُٹھا ۔ ای قدارِ ابن سالف برملا

اُشترِ صالح کو جا کر پی کیا اور وہ ناقہ معجزہ صالح کا تھا

* فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ *

پس کہا اُن سے رسول اللہ نے ہی یہ ناقہ قدرتِ اللہ سے

اپنی ہاتھونکو رکھو تم اُسسے باز چاہئے اُسکو چراگاہِ دراز

* وَسُقْيَاهَا ؕ *

اور پیو پانی مت اُسکے چاہ کا کیونکے وہ تو ناقہ ہی اللہ کا

یعنی جب پینے کی نوبت اُسکے ہو گرد اُسکے مشربہ کے مت پھرو

ورنہ نازل ہویگا قہرِ خدا آگ برسیگی فلک سے برملا

* فَكَذَّبُوْهُ *

پس اُسے کہنے تہے جھوٹا کافران کہ عذاب آویگا کس دن کر بیان

* فَعَقَرُوْهَا ؕ *

پس اُنھو نے ناقۂ اللہ بی گیا دل سیاہونکو نتھا خوفِ خدا

* فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ *

پس ہلاک یکبار کی اُس قوم پر بھیجی خالق نے اُنھوں پر قہر کر

* بِذَنْبِهِمْ *

تھي آ ہونکی معصیت آ سکا سبب مرگئے یك قہرکي صیحه سے سب

* فَسَوّٰىهَا ۝ *

• پس کیا یکسان اُنھوں پر روہ ِ ہلاك سب برا بر ہو گئے ملکر بنحا ك

* وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ۝ *

ع ۷

اور کبھي ڈرتا ہیں پروردگار ہوگا آخر اُسکا کیا انجام کار

یعني نه ڈرتا ہلاکِ قوم سے کیونکے اُسپر دست قدرت مي کیسے

اور نہیں ڈرتا خدائے حکم ران اُسپه ہوگا اِعتراضِ بندگان

کیونکے مالك کو ہمیشه ہرملا ملك پر اپنے تصرف ہی بجا

عن النبي صلی الله علیه وآله وسلم من قرء سورة والشمس

فکانما تصدق بکل شيءٍ طلعت علیه الشمس والقمر *

سنلے فرماتے ہیں ختم الانبیا سورهٔ والشمس کو جسنے پڑھا

پس گویا صدقه دیا شام وپگاه اتنا جنپر ہو ہی طالع مہر وماه

سورة اللیل مکیة وآیاتها احدیٰ وثلثون وکلما تها احدیٰ

وسبعون وحروفها ثلث مائیة وخمسة وعشر *

ـــــــم الله الرحمن الرحیم *

سورۂ واللیل سن مکیه هی   اُسمیں هیں اکتیس آیتیں یه ہی

کلمه هیں اُسمیں ایکهتر ذ رشمار   تین سی اور بند ره حرف آشکار

* وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۙ *

اور قسم هی رات کي جب لے چهپا   خلق کو ڈال اپنی ظلمت کي ردا

* وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۙ *

اور قسم هی روز کي جب هو نمود   نور سے زایل کرے ظلمت کي بود

* وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ۙ *

اور قسم اُسکي که هي پیدا کیا   نر و مادہ و آدم و حوا بنا

ای نر و مادہ کیا انسان کو   بلکه هر ذي روح هر حیوان کو

یاد کر سوگند هر لیل و نهار   سن جواب اُسکا هی یه ای مردکار

* اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی ؕ *

بیگمان کوشش تمهاري مرد مان   مختلف هی اور پراگندہ یهان

یعني هی کردار هر بندہ جدا   در خورِ اعمال پاویگا جزا

بعضے تو رکهتے هیں دنیا کي طلب   بعضے هیں جویاے عقبیٰ روز و شب

بعضے هیں جویاے دیدارِ خدا   بعضے هیں راضی جو کچه اُسکی رضا

هی عمل مومن کا از بہرِ بہشت　　بہرِ دوزخ کافران بد سرشت

کرکے یوں اعمال شتّا کا بیان　　پھر جزا بھی اُسکی فرمائی عیان

کہتے ہیں بعضے یہ آیت ای اخی　　شان میں صدیق کے نازل ہوئی

کہ لیا مول اُسنے کافر سے بلال　　از پئے خشنودئے ایزد تعال

نقد جنسِ بیگران دے کر لیا　　پھر کیا آزاد تا خوش ہو خدا

گر مفصل نہ سنا تو نے یہ حال　　گوش کر کہتا ہوں احوالِ بلال

جاتے تھے یکروز صدیقِ زمان　　در پہ اُس کافر کے گذرے ناگہان

آ پڑی کانون میں ناگہ یہ صدا　　کوئی احد کہتا ہی با صدق و صفا

پوچھا کافر سے بلا کر جد و کد　　کون بندہ ہی جو کہتا ہی احد

تب کہا اُسنے کہ میرا ہی غلام　　لا یا ہی ایمان محمد پر تمام

دھوپ میں اُسکو لٹا کر آشکار　　اور سینہ پر دھرا ہی مشتِ خار

اور دھرا ہی خار پر سنگِ گران　　تا پھرے ایمان سے دل اُسکا بچان

تو بھی وہ اِسلام سے پھرتا نہیں　　اِیسا لا یا ہی محمد پر یقین

سنتے ہی صدیق نے اُسکا یہ حال　　مول کافر سے لیا دے اپنا مال

دے گران قیمت کیا ازاد اُسے　　بھائی کر اپنا کیا دل شاد اُسے

اورکتنی بندون پر کرتے تھے عذاب   صدیق نے کافرانِ دین خراب
اُنکو بھی صدیق نے آکر لیا   کردیا آزاد از بہرِ خدا
وحی اُسکے حقمیں تب منزل ہوئی   آیت اُس سورے میں یہ نازل ہوئی
* فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی *
پس ولے جسنےکہ مال اپنا دیا   خالصاللہ در راہِ خدا
یا کسی بندے کو بخشا اپنا مال   از پئے خشنودئے ایزد تعال
* وَاتَّقٰی لا *
اورکیا پرہیز از شرک وریا   اور رہا کفر و معاصی سے بچا
یا خدا سے اپنے وہ بندہ ڈرا   اور بجان حکمِ نبی لا یا بجا
* وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی لا *
اور بدل تصدیق کلمہ کو کیا   لا اِلٰہَ کہکے الا اللہْ کہا
کلمۂ طیب کو کہ جانا ہی حق   ہی رسالت کا محمد مستحق
یا کہ جانا وعدۂ حق مستند   ہی جزائے نیک نیک اور بد کی بد
دیکھ تفسیرون میں تواب نیکخو   کہ لکھا ہیگا وما انفقتموا
* وما انفقتم من شیءٍ فھو یخلفہ *

خرچ جو کرتے ہو تم بہرِ خدا ۔ بس خدا دیگا تمہیں اُسکی جزا

* فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ *

پس قریب آسان کرینگے ہم اُسے ۔ راہ دین کو تا بآسانی چلے

اسپر ہم آسان کرینگے کاروکشت ۔ جسّے ہوگا داخلِ باغِ بہشت

کیونکہ یہ دنیا ہی کشتِ آخرت ۔ ہوگی اہلِ کشت کو وہاں منفعت

یعنی اسکو دینگے توفیقِ عمل ۔ جس عمل سے خُلد ہو اُسکا محل

دینگے یہاں توفیق طاعت اُسکو ہم ۔ تا رکھے جنت میں بیز حمت قدم

* وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ *

اور جسنے بخل دنیا میں کیا ۔ فی سبیل اللہ نہ مال اپنا دیا

یا کہ اسنے بخل کلمہ سے کیا ۔ کلمہ طیب کو نہ دل سے پڑھا

* وَاسْتَغْنٰى ۝ *

اور رہا دینِ خدا سے بے نیاز ۔ اور بجان ہی منکرِ صوم و نماز

حق نجانا حشر اور پاداش کو ۔ اس لئے کرتا نہ اعمالِ نکو

* وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ *

اور کیا تکذیب اوصافِ نکو ۔ حق نجانا جنت الفردوس کو

* فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ ○ *

پس کرینگے اُس پر آسان زینہار راہِ مشکل تا چلے وہ نابکار
جیوں امیہ نے کیا رنج بلال کھینچیگا دوزخ میں جا اسکا وبال

* وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ ○ *

اور نہیں کرنا عذابِ حق کو دور اُسپے اُسکا مال تھا جسپے غرور
جب مریگا یا پڑیگا غار میں یا پڑیگا سرنگون ہو نار میں
عالمان و راویان بے نفاق کہتے ہیں اِس بات کو بالاتفاق
چند آیت سورۂ واللیل کي شان میں صدیق کے نازل ہوئي
سیرتِ صدیق خلاّق جہان آپ اِس سورے میں کرتے ہیں بیان
اور بعض آیت ہی اِسکي بیگمان درحقِ اہلِ نفاق ومشرکان
ہو منافق ہی ابی ابنِ خلف اور مشرک ہی ابوجہلِ خرف
صاحبِ اِسرار یہ لکہتا ہی بس جان یہ سورہ ہي درشانِ دوکس
ایک اتقی صاحبِ صدق وصفا تاج صدیقو نکا ہی اور پیشوا
یعني ہی صدیق اکبر اُسکا نام ہی وزیرِ شاہ دین خیر الانام
یک شقي ترجـکا ہی بوجہل نام صاحبِ جہل وضلالت کا اِمام

اول سورہ میں یہاں رب العباد　کرتے ہیں سوگند روز و شب کی یاد

رمز ہی کہ صاحبِ ظلمت ہی ایک　ایک روشن دل میں ہا انجام نیک

راہ دین میں فضل و الطاف خدا　تھا جو کچھ صدیق پر کس پر ہوا

تھا نہاں صدیق میں نورِ ہدیٰ　روز ارشادِ نبی ظاہر ہوا

تھا بڑا صدیق میں ایمان کا نور　نور احمد سے کیا اُسنے ظہور

ہی محل شمس وہ جیسے ماہتاب　جلوہ گر ہی مہ میں نورِ آفتاب

پہلے روزِ دعوتِ حضرت رسول　کسنے جز صدیق کی دعوت قبول

بعضے کہتے ہیں اُمیہ بن خلف　تھا غلام اُسکا بلالِ ذی شرف

دایماً کرتا تھا وہ خانہ خراب　لانے سے ایمانکے انواع عذاب

آتشِ عشقِ الٰہی ہر زمان　دل سے اُسکے جوش کرتی تھی عیان

یہ تھا بت ہی محبت کا کمال　کہ زیادہ ہوتی ہی از رنج و ملال

ہیشہ عاشق پر گرتیرِ ستم　سو لگے تو بھی نہو مہر اُسکی کم

ایکدن صدیق جاتے تھے شتاب　کہ اُمیہ اُسپر کرتا تھا عذاب

یعنی خاکِ گرم پر کر کے دراز　تھا دھرا سینہ پہ سنگِ جان گداز

با وجو اُس سب کے کہتا تھا احد　تھا سیہ مستِ مئے عشقِ صمد

کان میں صدیق کے پہنچی صدا سنکے دل اُسکا بلالِ اوپر جلا
یون کہا صدیق نے تہدید کر ای اُمیه وای تیرے حال پر
اُس خدا کے دوست پر متکر عذاب کیون عبث کرتا ہی کارِ ناصواب
تب کہا صدیق سے اُسنے عیان گر موئے ہو دل سے اُسپر مہربان
کیون نہین کرتے تم اب اُسکو خرید میں عوض کرتاہون بی گفت و شنید
اِس کے تئین نسطاس رومی سے ابھی پھر نہین پھرنیکا یه سود اکبھی
اُسکا تھا نسطاس رومی یکغلام ده الف دینار کا مالک مدام
کہتے تھے صدیق اُسسے ازراه پند گر تو ایمان لاوے سن ای ہوشمند
جسقدر رکھتا ہی میرا مال تو بخش دیتا ہون تجھے بی گفتگو
نه کیا نسطاس نے ایمان قبول بس دلِ صدیق تھا اُسسے ملول
جب اُمیه کا سخن اسنے سنا مغتنم جانا بجان راضی ہوا
با ہمه نسطاس رومی کو دیا اور بلالِ نیک سیرت کو لیا
گرچه تھا نسطاس بس صاحب جمال حسن صورت کا نرکھتے تھے بلال
گرچه حسن صورتی دیتا ہی سرور لیک بہتر ہی حسن معنی کی حضور
نام مت رکه اُس سیاہی کے تئین ہی سوادِ خال روئے حورعین

کیتنی هي ظاهرمیں بد اسلوب هیں لیک باطن میں نہایت خوب هیں
کیتني هي ظاهرمیں هیں صاحب جمال لیک هیں باطن میں زشت وبد خصال
صورتِ ظاهر په تومت کر نظر خوبي ومعني کو دیکه ای دیده ور
جسکي صورت نیک سیرت هووهي بد دل سے کر اُس شکل بے معني کو رد
جسکي صورت بد هو اور سیرت هو نیک هی وه صورت مغتنم خوبي میں ایک
حق نے اُس صورت کو پہنچادي خبر یعني یه صدیق هو نیکو سیر
* اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ *
هی یقین همپر بیان راهِ راست اور حق باطل کا بهي بے کم وکاست
* وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِـرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝ *
اور هماري هی سرائے اُخروي بیگمان اور یه سرائے دنیوي
یعني هیں وه مالک هر دو جہان جسکو جو چاهیں سود یں هومہربان
جیسے کے صدیق اکبر کو عطا همنے جاه وحشمت هر دو سرا
اُسکي مان اور باپ بیتے بیتیان سارے ایمان لائے خالق پر بجان
کسکو اصحابونمیں تهایه مرتبا وه جو کچه صدیق کو حاصل هوا
* فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ *

پس ڈرا یا ہمنے تمکو جا بجا آگ سے کہ شعلہ زن ہی وہ سدا

* لَا یَصْلٰہَا اِلَّا الْاَشْقَی لا *

یہ پڑیگا اُسمیں جز بد بخت تر ہو ابوجہل و اُمیہ بیخبر

* الَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ *

وہ کیا جسنے کہ اِنکار نبی اُور پھیرا حق سے منہ از گمرہی

* وَسَیُجَنَّبُہَا الْاَتْقَی *

اور قریب اُسے کیا جاویگا دور صاحب پرہیز با صدق وحضور

* اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ۝ *

وہ کہ جو دنیا میں اپنا مال و زر بہر حق تا پاک ہووے از ضرر

پاک مال اپنا رکھے ہی دے زکات اور تن کو بھی ز کفر وسیئات

کرتے تھے کفار باہم قیل وقال ذمۂ صدیق تھا حق بلال

مول لیکر تب کیا آزاد اُسے حق نے بھیج آیت کیا دلشاد اُسے

* وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰی لا *

اور کسی بندے کا حق اُسپر نتھا تا عوض اُسکی دیا جاوے جزا

کچھ نتھا صدیق پر حقِ بلال تا کرے آزاد وہ نیکوخصال

* اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ *

پر کیا صدیق اکبر نے یہ کار از پئے خشنودئے پروردگار
ہے بزرگ و برتر وعالی صفات پاک ہے ہر عیب سے خالق کی ذات

* وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝ *

اور قریب اب ہے کہ راضی ہوئیگا وہ خدا اپنے سے از روئے عطا
یعنی جب صدیق دیکھیگا بہشت ہوگا راضی حق سے وہ نیکو سرشت

عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم من قرء سورة والليل
عطاه الله حتى يرضى وعافاه من العسر ويسر له اليسر *

اسطرح فرماتے ہیں بدر الدجی سورۂ والليل کو جسنے پڑھا
نعمتیں جنت میں بخشیگا خدا یہاں تلک اسکو کہ راضی ہوئیگا
اور بچاویگا اسے تنگی سے یہاں اور فراغت بخشیگا درد وجہان

سورۂ والضحى مکیۃ آیاتها احدى عشر وکلماتها اربعون
وحروفها اثنى وسبعون ومائة *

* بسم الله الرحمن الرحيم *

والضحى ہے سورۂ مکیہ سن یازدہ آیت ہیں اسمیں بے سخن

کلمہ سب چالیس ہیں ای دیکھو حرف بھی ہیں یکصد وهفتاد دو

* در شان نزول این سوره *

کہتے ہیں یوں عالمانِ با اصول کہ ہی اُس سورہ کی یہ وجہ نزول
کافرانِ مکہ نے سوئے یہود یہ لکھا نامہ خبر دو ہمکو زود
نوبتِ پیغمبرِ آخر زمان آئی ہیگی یا نہیں لکھے عیان
اُنکے جو توریت میں ہووے خبر ہمکو لکہ بھیجو تم اُسکو سربسر
یک ہمارے درمیان پیدا ہوا دعوئے پیغمبری برپا کیا
مرد اُمی ہی محمد اُسکا نام اُسے گرویدہ ہوئے ہیں خاص وعام
درجواب اُنکے یہودون نے لکھا آرہے اب وقت آنیکا اُنکے ہوا
دعوئے پیغمبری کرتا ہی جو تم سوالِ اِن تین چیزونکا کرو
گر جواب اسنے سوالونکا دیا ہی یقین تم جانو ختم الانبیا
قصۂ اصحاب کہف وحال روح اور ذوالقرنین شاہِ پرفتوح
پوچھو تم احوال ان تینونکا جا گر کہے جزرِ روح دونکا ماجرا
روح کا بھی کچھ کرے مجمل بیان تو مفصل ہمکو لکہ بھیجو عیان
تاکہ دیکھیں راست ہی یا دروغ پیش نہ جاتا دروغِ بیفروغ

تب کیا کفار مکہ نے سوال آکے پیغمبر سے با صد قیل و قال
تب پیمبر نے کہا کو کے خطاب کل تمھیں ہم اُسکا دیونگے جواب
پر نفرما یا جو چا ہیگا خدا اِس سبب اُنپر عتاب حق ہوا
چند روز آئے نہ پہر روح الامین خاطر حضرت کی ہوئی اندوہگیں
سنکے یہ کفار مکہ نے کہا اب خدا کا دل محمد سے پہرا
چہوڑا اُسکو اور بکڑی دشمنی ہوچکی اب اِسکے دین کی روشنی
از پئے تسکین ختم المرسلین لائے اِس سورہ کو جبرئیل امین

* وَالضُّحٰیۙ *

چاشت کی سوگند کہ ہی وقتِ تاب مرتفع ہوتا ہی جسدم آفتاب
یا خدا ئے چاشت ہی اُسّے مراد یا نمازِ چاشت ہی رکہ دل میں یاد
یا قسم اِس چاشت کی اے نیکنام جسمیں موسیٰ سے کیا حق نے کلام
یا کہ ہی وہ چاشت کہ سجدہ ادا ساحروں نے ربِ موسیٰ کو کیا

* وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰیۙ *

اور قسم ہی شب کی جب تاریک ہو تہا ب لے ظلمت سے اسنے خلق کو
یا قسم ہی شب کی جب پکڑے قرار بخشے راحت خلق کو از کاروبار

یا شبِ معراج کہ خیرالانام جسمیں خالق سے ہوئے جا ہمکلام

سنکے ہی مرقوم تفسیرِ لباب ہی مراد از روز و شب کشف و حجاب

کہ نشانِ لطف حق ہی کشف راز قہر ہی اس در کا ہو جانا فراز

یا مراد از روز ہی روئے رسول اور غرض ہی شب سے گیسوئے رسول

کھا کے سوگند از پئے رفع حجاب حق نے فرمایا قسم کا یہ جواب

* مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ○ *

نہ تجھے چھوڑا تیرے خالق نے اب اور نہیں پکڑا ہی دشمن ہو غضب

* وَلَلْاٰخِرَۃُ *

اور سرائے آخرت ہی زینہار جسمیں تجکو نعمتیں ہیں آشکار

قصرعالی تیرے خاطر ہی ہزار باغ جنت میں زد زُشا ہوار

مشک اذفر سے بنی اِسکی زمین حور و غلمان ہو نگار پر ہمسر تعین

* خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ط *

خوب ہی تیرے لئے خیرالانام دولتِ دنیا سے عقبیٰ بر دوام

یا نہایت تیری ای خیرالبشر ابتدا سے خوب ہی شام و سحر

* وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ *

اور بخشیگا تجھے پروردگار زود دستورِ شفاعت زینہار

* فترضیٰ *

یعنی حق بخشش کریگا اِس قدر جس تو راضی ہوویگا خیرالبشر
پاکر یگا تم پر حق اپنی عطا کہ کہوگے بس میں اب راضی ہوا
کہتے ہیں کہ حضرتِ باقر امام مسجدِ کوفہ میں وہ عالیمقام
وعظ فرمایا کہ ای اہلِ عراق رکھتے ہو تم جب تو اُسپر اِتفاق
کہ امید تکیہ گاہِ عاصیان آیت لا تقنطوا ہی بیگمان
اور ہم اہل بیت ہیں اِس بات پر کہ فترضیٰ پر رکھیں عاصی نظر
یعنی بہرِ عاصیانِ با اُمید ہی اُس آیت سے شفاعت کی نوید
کہ نہ راضی ہوگا ختم الانبیا اُمتی گر ایک دوزخمیں رہا
عاصی یک دوزخمیں رہنے کانہیں بہرِ خشنودئے ختمِ المرسلین •
یہ روایت ہی معالم میں لکھی کہ بن العباس سے ہی نقل کی
کہتے تھے پیغمبرِ نیکو خصال کہ میں خالق سے کیا یک دن سوال
وہ سوال اب تک مجھے محبوب ہی کہ جوابِ حق نہایت خوب ہی
یا خدا ہی تو کریمو نکا کریم جو سلیما نکو دیا ملکِ عظیم

اور دیا ہی از رہِ لطف و عطا ہر پیمبر کو جو لایق اسکے تھا
یا الٰہی کیا ہوئی مجھ پر عطا بھیج یہ آیت جواب اُسکا دیا

* اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْماً *

ایا نہ پایا تجھے حق نے یتیم پس کنارِ غم میں جادی مستقیم
یعنی پایا حق نے ای عالی گہر طفل بے مادر تجھے اور بے پدر

* فَاٰوٰی ○ *

پس جگہ دی در کنارِ جد و عم پرورش تا پاوے با ناز و نعم
جب ہوا حضرت کے والد کا وصال تھے شکم میں ماںکے وہ نیکو خصال
اور کیا جب والدہ نے اِنتقال اُن دنوں تھے چھ برس کے سن و سال
اور پائی مطلب نے جب وفات ہشت سالہ تھے وہ فخرِ کائنات
پھر ابو طالب کفیل اُنکا ہوا تھا جو حقِ پرورش لایا بجا
یعنی جو ہی لایقِ عم و پدر کرتے تھے حضرت سے عمان سربسر
کہتے تھے پایا تجھے در یتیم پس تجھے ہر دل میں جادی مستقیم

* وَوَجَدَکَ ضَآلًّا *

اور تجھے پایا خدا نے دین پناہ در رہِ شہرِ مکہ کے گم کردہ راہ

لائي تهي دائي حليمه جب تجهے تا كه دادا اور چچا كو سونپ دے
يا كه پايا تجكو اي آمي لقب حق نے بےعرفان و بےعلم و ادب
تو نتها اُس وقت ميں پيغا مبر كچه نتهي عالم.لد ني سے خبر
يا كه پايا كودكِ گم كرده راه مكه كے نالون ميں با حالِ تباه
نا گهان بوجهل نے پايا تجهے گهر ميں بوطالب كے پهنچايا تجهے

* فهدی ا *

پس ديكهائي حق نے تجكو راه راست هادئ عالم كيا بے كم و كاست
يا كے حق نے رهبري اسطور كي مطلب كو پاس تيرے راه دي
يا كه جب پهرِ تجارت شام كو تو چلا تها ميسره كی ساته هو
نا گهان ناقه تيرا اي ذي شرف راه گم كر پهرتا تها وه هر طرف
بهيجا تب روح الامين كو تيز گام تا پكڑ كے تيرے ناقے كي زمام
رهبري كر راه پر لايا تجهے كاروان كے بيچ پهنچايا تجهے
يون حقايق سُلمي ميں هی لكها كه خدا نے تجكو اپنا دوست پا
بحر عرفان و محبت ميں هی غرق نور حق ميں غرق از پا تا بفرق
پس مكانِ قرب تك ديكهلائي راه تب محب تها اب هی محبوبِ اِله

* وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ۝ *

اور تجھے پایا فقیر با عیال پس کیا تجکو تونگر دیکے مال

ای کیا مالِ خدیجہ سے غنی یا کہ از تاراج کفارِ دنی

یا تجھے پایا گدا سے بینوا جن دنونمیں تھا مشاہد خلق کا

پس کیا تجکو غنی بیزوال جب دیکھا یا اپنا انوارِ جمال

* فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ *

پس نہ طفل بے پدر پر قہر کر یعنی کر اُسکی یتیمی پر نظر

جان تو قدرِ یتیمان ای کریم رحم کر اپنا کہ تھا تو بھی یتیم

* وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ *

اور سایل پر نکر تو بانگ سخت اور نکر محروم اُسے ای نیکبخت

یعنی سایل سے نکہو حرفِ عتاب دے اُسے کچھ یا بنرمی دے جواب

* وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ *

اور لیکن نعمتِ پروردگار تجکو بخشیں پس بیان کر آشکار

یعنی جو بخشیں ہیں تجکو نیکیاں خلق کے آگے تو اُسکو کر بیان

خلق کو اُن نعمتونسے دے خبر کہ یہی ہی شکر نعمت شکر کر

کیا لطیفه شیخ اکبر نے لکھا سنلے نعمت نام هي اِس چیز کا
که وه اُن سے بہت مرغوب هو جان مر اِنسا مکو محبوب هو
شکر منعم جب کریگا تو بیان سبکے سب مایل اُدهرهو نگے بجان

عن النبي صلى الله عليه وآله وسلـــم من قرء سورة
والضحى جعله الله ممن يرضى لمحمد ان يشفع له وعشر
حسنات يكتبها الله له بعدد كل يتيم وسائل *

گوش دل سے سن پیمبر نے کہا یه که سوره والضحی جسنے پڑها
حق نے پهر اُس قوم میں اُسکو کیا که محمد پر بجان راضي هوا
که کرے اُسکي شفاعت یوم دین تا که بخشے اُسکو رب العالمین
اورلکهیں حق نے اُسے دس نکیان بر شمارِ هر یتیم و سائلان

سورة الم نشرح مكية وآياتها ثمان وكلماتها اثنى وعشرون
وحروفها مائة وثلاث وخمسون *

* بســــــــــــم الله الرحمن الرحيم *

هی یه مکیه الم نشرح یقین آٹه آیت اُسمیں هیں اِی مرد دین
کلمه سب بائیس هیں توگوش کر حرف هیں یک سي تریِن کر نظر

* اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ لا *

آیا نہ کھولا ہی ہمنے شاہ دین   تیری خاطر تیری سینہ کے تئیں
تا کہ فکرِ اُمت و ذکر خدا ے   دعوتِ مخلوق سینہ میں سماے ۔
یا کیا ہمنے تیرا سینہ کشاد   تا رہے سر در و عالم تجکو یاد
جب کیا ہمنے سہ نوبت شق صدر   تب ہوا روشن تیرا دل مثلِ بدر
یا نہیں دل کو تیرے وسعت دیا   تا کہ سر و حکمت و وحی خدا
جب کریں یہ عرش سے تجہ پر نزول   دل تیرا اُس سب کے تیئں کر لے قبول
یا کہ شرح صدر سے ای خوش نہاد   یہاں ہی شق صدر پیغمبر مراد
ہی خبر میں چند نوبت کر قبول   شق ہوا تہا سینۂ حضرت رسول
پہلے تہا تو جب سہ سالہ شاہ بدر   اُن دنو واقع ہوا تہا شق صدر
کہتے ہیں پہر بارِ دویم اُسکے بعد   جن دنومیں تہے بقومِ ابن سعد
پہلے جب دائی حلیمہ لے گئی   یا کہ نوبت ثانیہ میں ای اخی
کہتے ہیں بعد از نبوت یا زدہ   سال گذری تہی ویا گذری تہی چہ
یوں روایت ہی کہ کلبی نے کہا   جب کہ سہ سالہ تہے حضرتِ مصطفیٰ
اُن دنوں دائی حلیمہ کے تہے ہاتہ   جانبِ صحرا گئے لڑکوں کے ساتہ

ناگہاں جبرئیل و میکائیل آ   لیگئے حضرت کو صحرا سے اُٹھا

پھر کیا سینہ کو جاکر کے شگاف   شق کیا حلقوم سے لے تا بناف

دل لیا سینہ سے حضرت کے نکال   دھویا طشتِ زر میں با آبِ زلال

اور کیا پھر اس دلِ روشن کو چاک   آب زمزم سے کیا پھر اُسکو پاک

کچھ نہ دکھ پہنچا بختم المرسلین   کہ یہی تھا حکم رب العالمین

رکھ دیا سینہ میں پھر دل کو لیجا   جز خدا کسیکو رہی اُس دل میں جا

اِس دلِ خالی میں نورِحق بھرا   مہر کر پھر اسکو سینہ میں دھرا

پھر شکم پر ہاتھ دونوں تے ملا   سینہ ویسا ہی ہوا جیسا کہ تھا

یہ روایت ہے باخبارِ صحیح   میں بیان کرتا ہوں ہندی میں صریح

در شبِ معراج حضرت نے کہا   کہ مجھے جبرئیل نے تکیہ رکھا

پھر کیا سینے کے تیئں میرے شگاف   یعنی از بالائے سینہ تا بناف

اور میکائیل نے آگے دھرا   لا کے طشتِ آب زمزم سے بھرا

اندرونِ سینۂ ناف و گلو   مثل آئینہ کیا کر شست و شو

پھر کیا جبرئیل نے دل کو نکال   چاک کر دھویا نہ پہنچا کچھ ملال

پھر لے آیا طشتِ دویم از طلا   حکمت و ایماں سے وہ لبریز تھا

اس دلِ خالي کو میوے پر کیا سینۂ بے کینہ میں پھر دم دیا
پر مہر دل نور کر رکھا چھپا کہ یہ ہی گنجینۂ سر خدا
کہ میں اس انقات وراحت کا ادر سینہ میں پاتا ہوں ابتک سربسر

* وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ لا *

اور لیا ہمنے اُٹھا بارِ گران تجھسے اي پیغمبر آخر زمان
ہمنے بار ایسا لیا تجھے اُٹھا کہ وہ تیري پشت کو کرتا دوتا
کہتے ہیں وہ بار تھا اُمت کا غم یا کہ فکرِ عاصیانِ ہر اُمم
جسکو بخشا دیگا ای میرے رسول ہمکو وہ تیري شفاعت ہی قبول
یا کہ کفر و شرک قوم بد خصال یا کہ اصرار اُنکا بر کفر و ضلال
بار غم تجکو نہ دیگا کردگار کب رکھے محبوب نازک دل پہ بار
کہتے ہیں وہ بار تھا عشقِ خدا جسّے اُنکا سینہ شق ہوتا رہا
گرچہ تھے وہ جان جانسے عنقریب پر کہاں دریا سے ماہیکو شکیب
بحر میں بھي ہی سمک جویاے آب ہی سراپا تن میں خار اضطراب
جب پیمبر ہجر سے ہوتے ستوہ تا لبے تھے تن کوا پني زیر کوہ
تب کہا جبرئیل کرنا ہی صبر ہی تیرا خورشید پنہان زیرِ ابر

پس کیا کسنے تجھے ای آدمیں کاذب ومنکر به بعث و یوم دین

* بَعْدُ بِالدِّیْنِ ۞ *

بعد اِ ثبات ۔ برا هین مبین کیون مقر تو حشر کا هوتا نہیں

تو بھي تھا یکقطرۂ آبِ مني صانع قدرت سے یه صورت بني

پہلے تو نطفه تھا پھر علقه هوا علقه سے مضغه هوا ای خوش لقا

طفل سے بَرنا هوا برنا سے پیر گور میں جاکر هوا پھر گوشه گیر

پھر هی مرده کو جلانا کیا عجب تو نه منکر هوا سے قدرت هی سب

* اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ ۞ *

آیا نه هی خالقِ مرد و جہان یعني هی حاکم ترینِ حاکمان

یعني جورِ کافران پر صبر کر که خدا هی بہتر ین دادگر

سب کا مالك هی زمامے تاہماہ هی وهي دو نو جہان کا پادشاه

گو محمد تجه په کرتے هیں ستم غم نکھا که حاکم مطلق هیں هم

کھینچینگے دشمن سے تیرے اِنتقام دوستونکو بخشینگے عالي مقام

هیں تیرے دشمن سگانِ روسیاه دوست هیں چرخ برین پر مثل ماه

جب چلے هیں چرخ پر ماهِ تمام هووی کب بانگِ سگان سے مست گام

(کو)

تو ہی ماہ اور سک میں یہ طعنہ زنان ہو بھی کس بانگ سکا نہی کیا زیاں

من یہ ہی ارشاد ختم المرسلین جب پڑھے تو آخر سورے کے تئیں

صدق دل سے کہو تو اے مرد راہ کہ میں قایم اسپہ ہوں اور ہوں گواہ

قال النبي صلی الله علیه و آله وسلم من قرء سورة والتین

اعطاه الله تعالی العافیة والیقین ما دام حیا فاذا مات اعطاه

من الاجر بعدد من قرء هذه السورة *

کہتے میں راوی پیمبر نے کہا سورۂ والتین کو جسنے پڑھا

عافیت دنیا میں کی حق نے عطا اجر اُنکا جسنے یہ سورہ پڑھا

اور ہوا جس وقت کي حق نے عطا اور یقین جب تلک کہ وہ جیتا رہا

سورة العلق مکیة وآیاتها ثمان وعشر وکلماتها اربع

وسبعون وحروفها مائتان وخمس وثمانون *

* بسم الله الرحمن الرحیم *

سورۂ العلق اے پسر مکیہ ہی اُسمیں ہیں اٹھارہ آیت بی دہ بی

اور جو ہتر کلمہ ہیں اے مرد دین حرف ہیں دو سو بچاسی کر یقین

* در شان نزول این سوره *

ھی کہتا ہوں میں کہ ما کثر عالمان کرتے ھیں باالاتفاق اُسکو بیان

پہلے پنچ آیت زا قرء جبرئیل لائے پیغمبر پر از ربِ جلیل

تھے نبی غارِ حرا میں تکیہ زن یا کھڑے تھے کوہ پر شاہِ زمن

نا گہاں جبرئیل آظاھر ہوئے اُنکے آنے سے نبی ماھر ہوئے

یا محمد مجکو بھیجا ھی نہان کہ توھی پیغمبرِ آخر زمان

پھر لگے کہنے کہ پھر اے شاہ دین بولے پیغمبر کہ میں قاری نہیں

وھیں حضرت کو پکڑ کر ایکبار گود میں لیکر کے دی ایسی فشار

کہ بہت بیتاب و بیطاقت ہوئے پس اُنہیں چھوڑا جو بیحالت ہوئے

پھر لگے کہنے کہ پڑھ یا مصطفیٰ بولے پھر حضرت کہ میں نہ کچھ پڑھا

گود میں لیکر کیا پھر ایسا تنگ کہ مبدل ہوگیا حضرت کا رنگ

ہوش میں حضرت رسالت آئے جب پھر لگے کہنے کہ اقرء باسم ربّ

اُٹھ کے سوئے خانہ آئے تیز گام با دلِ ترسان تنِ لرزاں تمام

(زملونی یا خدیجہ فا عتجل دثرونی یا خدیجہ فا حتمل)

یا خدیجہ اُٹھ مجھے کمّل اڑھا یا کہ بالا پوش میں مجکو چھپا

تب خدیجہ بولیں حضرت خیر ھی پس یہ فرما یا عجا یب سیر ھی

سب کہا احوال افزا نگی ترس ہی دل میں نہ ہو د ہوا نگي
تب خدیجہ نے کہا مت خوف کر رحم ہی، تجکو ضعیفو نکے اوپر
اور تو مہمانکو رکہتا ہی عزیز خویش وبیگانہ کي کرتا ہی تمیز
ہی نکوئي خلق سے تیرا شعار ہیں تیري نیکي کے سب اُمید وار
آپ بھي تو صرف نیکو کار ہی اور نکو کاري میں سب کا یار ہی
ایسے بندے کو خدا کرتا ہی خوار اور نہ مجنون وذ لیل وبیقرار
پس پیمبر کو خدیجہ لے گئیں ورقۂ نوفل کے پاس اندر وہ گئین
یوں کہا کہ میرے ابن عم ذرا پس بھتیجے سے اپنے تو سن ماجرا
پس پیمبر نے یہ سارا ماجرا ورقۂ نوفل سے سب اپنا کہا
اور وہ تہا مومن بدین عیسوي رکھتا تہا ہر علم میں فہم قوي
تہا خدیجہ کا برادر ابن عم یوں خدیجہ سے کہا تو کہا نہ غم
میں نے دیکھا ہی کتابوں میں کہیں ہی یہي بے شبہ ختم المرسلین
آیا تہا ناموس اکبر اُسکے پاس ہی یہ شاہنشاہ گنج بیقیاس
سن مبارک ہو تجھے یا مصطفی اب خدا نے تجکو پیغمبر کیا
حق نے پیري میں کیا مجکو عزیز تیري صحبت سے مجھے بخشي تمیز

هوں مقر خالق میرا الله هی اور محمد نور رسول الله هی

تو میرے ایمان کا اب هو گواه اور گواهي دے پیغمبر پیش اله

شاد هو ایشاه روز رستخیز پھر اگر آوے تو اب مت کر گریز

ابکي جو فرماوے سو تو رکھنا یاد آکے مجھسے کہو سب ای خوش نہاد

آئے جب جبرئیل پھر بار دگر تو نا یا دل میں کچھ حضرت کے ڈر

پھر لگا کہنے پڑھ ایسلطان دین تو هی اس امت کا ختم المرسلین

بعد ازان مار از مین پر اپنا پا وهیں یك چشمه وهاں پیدا هوا

کرکے آپ حضرت کو دیکھلایا وضو یعني پیغمبر کو سکھلایا وضو

اور سکھلایا نماز با نیاز ملکر دونو نے پڑھي باهم نماز

پھر پیمبر نے یه سارا ماجرا جاکے ورقه ابن نوفل سے کہا

بعد ازین چند سے نا آئے جبرئیل اسمیں ورقه کا بجا کوس رحیل

اسطرح سے راویون نے هی لکھا اسکے حقمیں یوں پیمبر نے کہا

رات کو دیکھا میں اسکو وقت خواب تخت پر جنت میں تھا با آب و تاب

پہنا تھا خاصه نئے جامه سفید خوش برنگ گل بگلزار امید

لا یا تھا ایمان بر الله و رسول حق نے وه تصدیق اسکي کي قبول

* اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّکَ *

پڑہ تو قرآن کو باسمِ کردگار یعني بسم الله کہو ای مرد کار

جب پڑھا چاہے تو قرآنِ عظیم پڑہ یه بسم الله الرحمن الرحیم

ابن عباس و مجاهد اور عطا عایشه نے اور حسن نے یوں کہا

که نبي پر پہلے از ربِ جلیل سورهٔ اقرء کو لائے جبرئیل

سب سے پہلے کہتے هیں زوجِ بتول که هوا سبع المثانے کا نزول

بعضے کہتے هیں مدثر سر بسر آئي هی سب سورتوں سے پیشتر

* اَلَّذِيْ خَلَقَ *

وہ خدا جسنے بنائي کائنات ساري مخلوقات کو بخشي حیات

یا بنایا اپنے دستِ پاک سے قالبِ آدم کو مشتِ خاک سے

* خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقَ *

اور بنائي هی بناء آدمیں خون بسته سے کیا اُسکو جنیں

* اِقْرَءْ *

ای محمد پڑہ تو قرآن کے تئیں هی مکرر حکم رب العالمین

* وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ *

حال یہ کہ ہی خدا تیرا کریم نے نہایت ہی کریم و بس رحیم

* اَلَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ لا *

وہ خدا جسنے سکھایا با مراد کلک سے بندے کے تئیں خط و سواد

یعنی بخشی نعمت خط و قلم تا جو کچھ چاہے کرے انسان رقم

شکر کر ہی علم خط علمِ کلان جس پہ ہی موقوف کارِ دو جہان

گر نہو تا خط نپاتا اِنتظام اور نہو تا کام عالم کا تمام

کرتے ہیں انسان مہینوں کا سفر دیے ہی خط ہر حال سے انکو خبر

گر نہو تا خط نرہتا علم یاد بیر قم ہر علم ہو جاتا بیاد

* عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ؕ *

حق نے دی تعلیم اِنسان کے تئیں وہ جو کچھ نہ جانتا تھا پیش ازین

یاد یا خالق نے آدم کو سکھا علم الاسماء آدم کا بھا

یا محمد کو سکھایا علمِ دیں یا کہ علم اولین و آخرین

* كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ ؕ *

بیگمان حقا کہ تحقیق آدمیں یا مراد اُس سے ہی بوجہلِ لعین

بیگمان کن راہ حق سے در گذار سرکشی کرتا ہی وہ گم کردہ راہ

* اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی ○ *

اِس لئے کہ دیکھتا ھی وہ دنی　اپنے تئیں زر سے تونگر اور غنی
مال سے یہ کیونکر سے ھی سرکشی　چھوڑ دی اپنی خدا کی بندگی

* اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی ○ *

بیگمان ھی تیرے خالق کیطرف　پھر کے جانا سب کو ھی ای ذی شرف
بیگمان ھی جانب پروردگار　پھر کے جانا سب کے تیئں انجام کار
حشر کو تنہا عمل آویگا کام　مال کا ھرگز نکوئی لیویگا نام
پیش عارف جو رھی سو اعمال ھی　مال اُنکے آنکھوں میں کیا مال ھی
مال یہ ھی آنکہ میں مارِ سیاہ　مانگنے ھیں مار سے حق کی پناہ
مال تیرے ساتھ ھی یہاں تا بگور　بعد ازین اَعمال تا روزِ نشُور
اِسطرح سے یک مفسر نے لکھا　کہ ابوجہل لعین نے یوں کہا
کہ کسی دن میں محمد کو اگر　دیکھوں سجدے میں تو کاٹوں اُنکا سر
پڑھتے تھے حضرت نماز نکلن جلد ا　دی خبر اُسکو کسی کافر نے جا
سنکے دوڑا جانب حضرت شتاب　پھر پھرا وہ راہ سے خانہ خراب
اور کیا تھا صاف اُسکا رنگ رو　با تنِ لرزان سرا پا مو بمو

چاہے اُدھر سے پھر آیا نا اُمید چشم سرخ ولب کبود وروسفید

یک نے پوچھا کیا ہوئی تجھ پر بلا ہو پشیمان اُسنے یوں کہنے لگا

کہ میں اپنے اور محمد کے میان دیکھی یکخندق پر از آتش عیان

اور دھی باز اژدھا یکغصہ ور اور کئی طایر ملائے پر سے پر

جب کہ پیغمبر کو پہنچی یہ خبر بولے حضرت مجھ تلک آتا اگر

تو ملایک اُسکو لیجاتے اُڑا کرتے جیوں ہوئے بند بند اُسکا جدا

تب یہ آیت آئی از رب جلیل پاس پیغمبر کے لائے جبرئیل

* اَرَاَیْتَ الَّذِي *

آیا دیکھا تو نے ای سلطان دین ایسے مرد ہوچ بیدین کے تئیں

* یَنْهیٰ لا عَبْدًا اِذَا صَلّیٰ ط *

چاہتا تھا کہ رکھے بندے کو باز پڑھتا تھا جسوقت وہ بندہ نماز

یا کہ جانا تو نے اور دیکھا بچشم کہ بچا یا ہمنے کس پتھر سے پشم

جب کیا دشمن نے تیرا قصد جان تھی ہمیں اُسوقت تیری پاسبان

ہی نمازی سے مراد آن شاہ دین بازدارندہ ہی بوجہل لعین

کہتے ہیں کہ اُسنے کھائی تھی قسم جب محمد کے تئیں دیکھینگے ہم

کہ خدا اپنی کی پڑھتا ھی نماز ۔ اور ھی سر سجدے میں پیشِ بے نیاز
ہوں رکھونگا اُسکے گردن پر قدم ۔ کہ قدم رکھتے ھی نکلے تن سے دم
دوست یہ سن کر ھوئے اندیشناک ۔ کہ مبادا اُنکے دشمن ھوں ھلاک
منکے فرمایا رھو تم بے خطر ۔ ھی خدا میرا نگہبان کیا ھی ڈر
تو نے یہ جانا تو دے اُسکی خبر ۔ پھر کسی کا ڈر سے اب ھرگز نڈر

* اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰیٓ *

آیا ھی تو دیکھتا ھی اھلِ راز ۔ ھو اگر وہ عبدِ مہنے از نماز
اپنے جان و دل سے راہ راست پر ۔ راضی و شاکر خدا کے خواست پر

* اَوْاَمَرَبِالتَّقْوٰی *

یا بتقویٰ امر مردم کو کرے ۔ اُس عمل سے باز رکھتا ھی اُسے
یا کہ جانا تو نے ای دشمن تیرا ۔ ھوتا راہِ راست پر یا مصطفیٰ
یا وہ کرتا حکم تقویٰ پر مدام ۔ خلد میں پاتا وہ کیا عالی مقام

* اَرَاَیْتَ اِنْ کَذَّبَ *

ھی پئے تاکید تکرارِ آشکار ۔ دی خبر اُس بیخبر کو چند بار
ای تو دیکھیگا کہ یہ دشمن تیرا ۔ گر تجھے جھوٹا کہے یا مصطفیٰ

یا کرے تکذیب حق وہ زشت خو یا کہے جھوٹا کلام اللہ کو

* وَتَوَلّٰی ؕ *

اور پھرا وسے منہ کے نہیں ایمان سے یا ہو روگردان تیرے فرمان سے

اُسپہ کیا ہوگا عذاب دو جہان ہر بد نیا ہم بعقبیٰ جاودان

* اَلَمْ یَعْلَمْ *

آیا کیا نہ جانتا بوجہل خوار دشمنی میں تیرے ہی لیل و نہار

* بِاَنَّ اللّٰہ یَرٰی *

کہ اُسے تحقیق دیکھے ہی خدا دیویگا ہر فعل کی اُسکو جزا

یعنی ہی دانا و بینا دادگر کار نیک و بد سے ہی اُسکو خبر

دیکھے اور جانے ہی پروردگار ظاہر و باطن نہان و آشکار

یہاں کسی عارف نے یہ نکتہ کہا دیکھ ای غافل بان اللہ یریٰ

کہ ہی اُس آیت میں وعدہ ہم وعید کار نیک و بد سے رکھ بیم و اُمید

یہ روایت ای برادر گوش کر بولی ہی ابن العباس دیتا ہی خبر

کہ ہوا بوجہل مانع از نماز جب رسول اللہ کو وہ گردن فراز

تب ڈرایا اُسکو حضرت نے کمال کہ نہیں تو ڈرتا ز قہر ذوالجلال

تو بیگی ایسی بلا از آسمان کہ نچھوڑیگی تیرا نام و نشان

تب کہا بوجہل نے با مصطفیٰ تو ڈراتا ہی خدا سے اپنے کیا

مکے سے لاؤنگا لشکر اسقدر با سلاح و نیزہ و تیغ و تبر

کہ اُنھونسے تنگ ہوویگی زمین ہی کسیکے پاس یہ لشکر کہیں

ہی میرے مجلس میں ایسے پہلوان کہ نظیر اُنکا عرب میں ہی کہاں

تب اُس آیہ کا ہوا اُس دم نزول از برائے خاطرِ حضرت رسول

* كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ *

بیگمان حقا کہ بوجہلِ فضول گر یہ با ز آوے زا یذائے رسول

یعنی اب بوجہل گرآوے نہ باز جو نبی کو منع کرتا ہی نماز

* لَنَسْفَعًا م بِالنَّاصِيَةِ ۙ *

تو اُسے پکڑ ینگے ہم ا ب زینہار موے پیشانی سے کھینچینگے بہ باز

* نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ *

موے پیشانی کا ذب زشت کار کھینچیگا تا ہو ذلیل و بیوقار

* فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ *

پس بولاوے کہو بوجہلِ لعین اپنی فوج اور اہل مجلس کے تئین

* سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةْ *

هم بولا وینگے قریب اب زینہار   خازن دوزخ کو اپنے آشکار
تا لیجا ویے اُس شقي کو نار میں   اور جلا ویں شعلۂ خونخوار میں

* كَلَّا طلَا تُطِعْهُ *

یوں نہیں کہنا هی جو بہ نا بکار   تو اطاعت متکر اُسکي زینہار

* وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ع *

اور تو کر سجدہ حضور کردگار   ڈھونڈھ قرب رحمت پرور دگار
یا تو کر سجدہ خدا کو هر دوام   هو قریب ذات احدیت تمام
یوں خبر میں هي پیمبر نے کہا   بندہ اُس دم هو هی اقرب با خدا
کہ بجان هوش خالق درسجود   هستئ حقمیں کرے گم اپنی بود
هی یہ سجدہ چود هوان کر زینہار   جسکہ یہ آیت سنے تو آشکار
شیخ اکبر نے لکھا دریک مقام   سجدۂ قربت طلب هی اُسکا نام
قال النبي صلی الله علیه وآله وسلم من قرء سورة العلق
اعطی من الاجر کانما قرء المفصل کله *
یوں پیمبر نے کہا کر تو سبق   دل سے جسنے پڑھا سورۂ علق

یا ربنا اُسکی جزا دے نیکنام آسنے گویا ہے پڑھا قرآن تمام

سورة القدر مکیة وآیا تہا خمس وکلما تہا خمس وثلا ثون
وحروفہا مائة واثنی عشر *

* بسم اللہ الرحمن الرحیم *

سورۂ القدر ای پسر مکیہ جان   پانچ آیت اسمیں ہیں سن بیگمان
اور ہیں پینتیس کلمہ آشکار   یکسو بارہ حرف ہیں ای مرد کار

* در شان نزول این سورہ *

کہتے ہیں یک روز ازرو ئے عطا   مخبرِ صادق نے یارو نسے کہا
یوں روایت ہی کسی مذکور پر   دی نبی نے اپنے یارو نکو خبر
کہ بنی یعقوب میں تہا یکجوان   پاک دین وپاک جسم وپاک جان
کافرونسے عمر میں اپنے ہزار   ماہ تک کرتا رہا وہ کارزار
روز کو کفار سے جنگ وجہاد   از پئے خشنودئے رب العباد
شب نوافل شب کی با ذکر خدا   با حضورِ دل وہ کرتا تہا ادا
سن تعجب سے صحابہ نے کہا   کیاکریں اب ہمسے ہوسکتا ہی وکیا
امر حق بسیار ور وزِ عمر کم   کس طرح پہنچینگے اُس دولت کوہم

حق نے اُس سورے کو بھیجا کو قبول　از پئے تسکین اصحاب رسول

* اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ *

همنے هي قرآن کو بھیجا بیگمان　در شب قدر از عروج آسمان

دال هی بر قدر قرآن یه ضمیر　که وه هی مشهور جیون شمس منیر

یا که بھیجا همنے قرآن کے تیئں　در شب ابتداے اهل زمین

کرتا هی تقدیر جس شب میں خدا　هوتا هی اُس سال میں جو ما جرا

آیا اُس شب لوح سے با احترام　چرخ دنیا پر کلام الله تمام

لائے سب قرآن کے تئیں روح الامین　بیت العزت میں ز چرخ هفتمین

بعد ازین در مدت بست وسه سال　آیه آیه سوره سوره حسب حال

از پئے اصلاح خلق و کار دین　لاتے تھے دنیا میں جبرئیل امین

یا هوا اُس شب میں آغاز کلام　اور اُسي شب میں هوا قرآن تمام

* وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ *

اور تجھے کس چیز نے دانا کیا　تا تو جانے شب قدر هی یه کیا

یعني تم نه جانتے یا مصطفی　هي بڑا اُس رات کا کیا مرتبا

هی شب با برکت و عز و شرف　جسمیں اُترے هیں ملایک هر طرف

جو کوئی اُسمیں کرے طاعت بجان　　اُسکی بس عزت کریں اہلِ جہان

یا کرے اُس رات میں کوئی عمل　　ہی عمل مقبول پیش عز و جل

* لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَہْرٍ *

خوب ہیگی لیل قدر از الف ماہ　　صاحب عز و شرف پیش اِلٰہ

اُسکو جو زندہ رکھے بادرد و سوز　　اور بطاعت لاوے اُس شب کو بزور

وہ بنی یعقوب غازی الف ماہ　　تھا مجاہد روز و شب بہرِ اِلٰہ

حکمت اُس شبکی دہی اخفا میں بہی　　تا تو جانے کہ ہی ہر شب ایسیہی

نہیں فقط اُسمیں خلافِ اہل قال　　بلکہ اُسمیں مختلف ہیں اہل حال

کہتے ہیں بعضے کہ ہی دایر بسال　　یعنی یک سنوال پر نہ اُسکا حال

نزد بعضے بست ہفتم از رجب　　نزد بعضے چودھویں شعبانکی شب

یا بعشرہ آخر از ماہِ صیام　　بست یک یا بست ہفتم المرام

یا ہی اول عشرۂ ذی الحج میں جاں　　یا محرم کے دہ اول میں ماں

* تَنَزَّلُ الْمَلَائِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْہَا بِاِذْنِ رَبِّہِمْ *

اُترے ہیں فرشتے بر زمین　　اور روح از امر رب العالمین

یعنی اُس شب میں ملایک بیشمار　　اور جبرئیلِ امین از بہر کار

آتے ہیں روئے زمین پر تیرکام	تاکہ دیں کار جہاں کو انتظام
کہتے ہیں ہی یک ملک کا روح نام	ہی عظیم الجثہ وہ با احتشام
یا کہ ہی روح بنی آدم مراد	جسم میں لاتے ہیں پھر کر کیر وداد
یا کہ ہی یہاں روح سے عیسیٰ مراد	یا کہ ہی روح محمد رکھ تو یاد
ہی بصایر میں کہ جبرئیل امین	با ملایک آتے ہیں سوئے زمین
اُنکو ہی اہلِ زمین سے اتحاد	آتے ہیں جنت سے ازراہ وداد
گھر میں ہر مومن کے کرتے ہیں گذر	کرتے ہیں اُنکی عبادت پر نظر
مومن اُس شب میں جو کرتے ہیں دعا	کہتے ہیں آمین فرشتے ہا نہ اُتہا
حضرتِ جبرئیل ہو کر مہربان	دست بوسی کرتے ہیں با مومنان
ہی نشانِ دست بوسی یکمام	کہ کھڑے ہو جائیں موئے تن تمام
دل میں رقت آوے وآنکھوں میں آشک	سینہ ہو بیکینہ اور بے بخل و رشک

* مِنْ كُلِّ اَمْرٍ *

از پئے تدبیر ہر کارِ قضا	کہ اُسے تقدیر کرتا ہی خدا
آتے لگتے ہیں ملک از وقت شام	تا طلوع صبح با صد احترام
یا پئے تدبیر کارِ خوب و زشت	آتے ہیں دیدائیں رے نیکو سرشت

* سَلَامٌ (قف) هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ *

ہی سلامت نقص سے وہ شب تمام تا طلوع صبح صادق والسلام

یا کہ سب خیر و سلامت ہی وہ شب کیونکہ ہی شیطان کو اُسمیں راہ کب

یا فرشتہ کہتے ہیں اُس شب سلام ہر زن و ہر مرد مومن بر زشام

لیکن اُس شب میں اگر پیدا رہوں نہ بشکلِ صورتِ دیوار ہوں

اول شب سے ہی مومن کو سلام تا کہ نورِ صبح روشن ہو تمام

ال النبي صلى الله عليه وآله وسلم من قام ليلة القدر

ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر *

اِسطرح حضرت پیمبر نے کہا جسنے لیلۃ القدر کو زندہ رکھا

طاعتِ حق میں بنص یقِ کتاب یا عبادت کی ازروے احتساب

بخشے جاتے ہینگے از فضلِ اِلہ اُسکے اگلے پچھلے سب جرم و گناہ

کہتے ہیں یوں راویان ذی عقول پوچھا حضرت عایشہ نے از رسول

میں بھی لیلۃ القدر کو پاؤں اگر کیا دعا مانگوں مجھے ارشاد کر

اُسکو فرمایا یہ حضرت نے دعا پڑہ ایسی کے اُسکا پڑہنا ہی بھلا

اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني اللهم ارزقنا

ثواب هذه الليلة توفني مسلما والحقني بالصالحين *

یوں کسي مرد محقق نے لکھا جسنے اُس شب کو دو رکعت کي ادا

فاتحه یکبار و اِخلاص هفت بار با حضورِ دل بعجز و انکسار

اور پڑھے بیٹھے هوئے بعد ازسلام ستّر اِستغفار تا بر مقام

اُتھنے نه پایا که جرم اُسکا خدا بخشے دے هی اُسکے مان اور باپکا

حکم هوتا هی فرشتونکو که جا قصر جنت میں کرو اُسکا بنا

اور لگاؤ اُسمیں انواع درخت هر درخت اُسکا ثمر یے نیکبخت

چاهئے که هر شب ماهِ صیام پڑھ بس وِتر اُس دوگانه کو مدام

کاشکے هو اُس شبو میں لیل قدر تیرے طالع کا هلال هوجاے بدر

قال النبي صلی الله علیه وآله وسلم من قرء سورة القدر

اعطی من الاجر کمن صام رمضان واحیي لیلة القدر *

کہتے هیں حضرت پیمبر نے کہا جسنے سورۂ قدر کو دل سے پڑھا

تو جزا پاویگا مثل اُسکے تمام که رها وه روزۂ ماہِ صیام

اور لیلۂ قدر کو زنده رکھا در عبادات ومناجات و دعا

سوره لم یکن مدینـــة و آیاتهـــا ثمان وکلما تها

* اربع وتسعون وحروفها ثلاث مائة وستة وتسعون *

جان مدینہ میں سورۂ لم یکن آٹھ آیت اُسمیں سب کہتے ہیں سن
کلمہ اُس سورہ میں ہیں چورانوے تین سی ہیں حرف اور چھیانوے

* بسم الله الرحمن الرحيم *

* در شان نزول این سوره *

کہتے ہیں راوی کہ سب اہل کتاب یعنی ترسا وجہود اوپر عتاب
مشرکان و بت پرستانِ عرب پیش حضرت متفق تھے اُس بہ سب
آویں جب پیغمبرِ آخر زمان لاویں ہم سب اُپر ایمان بیگمان
یعنی سب ہو وینگے یکدین وطریق دین حقمیں ہونگے سب باہم رفیق
پھر گئے سب آیا جب عبدِ رسول اپنے اپنے قول سے وے بوالفضول
بعضے ایمان لائے اور بعضے نہیں دین باطل پر رہے ثابت وہیں
حق نے سورہ بینہ میں سربسر دی نبی کو اُس حقیقت سے خبر

* لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ *

نہ تھے جو کافر ہوئے ز اہل کتاب اے نصارا و یہود ان خراب

* وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ *

اور نتھے بعضے ز قومِ مشرکان پھرنے والے قول سے اپنے عیان

ای گروہِ بت پرستان عرب ہٹنے والے اتفاق اپنے سے سب

ای نتھے یہ تینون از روئے وفاق چھوڑنے والے وہ اپنا اتفاق

یا نتھے اہلِ کتاب و مشرکین پھرنے والے دین سے اپنے یقین

* حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ *

یہان تلک کہ آئے اُنکے روبرو حجتِ روشن گواہِ راست گو

* رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ *

خارق عادت رسولے از خدا صاحب معجز محمد مصطفی

ہاشمي و سید عالي نسب بے نوشت و خواند تھے اُمي لقب

* يَتْلُوْا صُحُفًا *

پڑھتا ہی اُنپر صحف میرا رسول یعني قرآن جسکے تئیں اہل عقول

کہتے ہیں یہ ہی کلامِ حق بجا بندہ ایسا کہ سکے مقدور کیا

* مُّطَهَّرَةً ۙ *

پاک ہی از کذب و بہتان و ریا پاک ہی از غیبت و خوف خطا

یا صحف کہتا ہی بہرِ احترام یا ہیں اسرارِ صحف اُسمیں تمام

یا جو هي اوراق قرآن میں لکھا صاف اُسے پڑھتا هي ایسا بن پڑھا

* فِیهَا کُتُبٌ قَیِّمَةٌ ۝ *

اُس صحف میں سب نوشته هیں درست یعني پندِ خلق از روزِ نخست

یا که هي اوراقِ قرآن میں لکھا حکمت و عرفان و اسرارِ خدا

حاصل اُس آیت کا کرتے هیں بیان یعني سب اهلِ کتاب و مشرکان

ثابت اپنے دین په تھے اور مستقیم که ذرا لغزش نه تھي اُنکو نه بیم

آئے اُس اثنا میں ختم الانبیا سب کو سوئے دینِ حق دعوت کیا

بعضے از امداد توفیقِ خدا دولتِ ایمان کو پہنچے برملا

* وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ *

ور پراگنده نتھے وے لوگ صاف یعني نه کرتے تھے باهم اختلاف

* اُوْتُوا الْکِتَابَ *

که دئے گئے هیں صحیفه پیش ازین یعني ترسا و جهودِ بے یقین

کرتے تھے سب وصف پیغمبر بیان تھے ثناخواني میں بکدل یکزبان

اِس بعز و شان حضرت مصطفی کرتے تھے ملکر سبھي مدح و ثنا

* اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ ۝ *

بعد اُسکے اور نہیں آئی مگر حجتِ روشن رسولِ با خبر

یعنی پیش از بعث رکھتے تھے سبھی دل سے ایمان اور تصدیقِ نبی

پس محمد جب کہ پیغمبر ہوئے مختلف مذہب میں یکدیگر ہوئے

بعضے ایمان لائے اور بعضے پھرے کتنے تو وے اُنمیں اور کتنے ترے

* وَمَا اُمِرُوا *

اور وہ نہیں مامور ہیں اہل کتاب ای ضعیفو نہ ہوئے جو کامیاب

* اِلاَّ لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ *

غیر از ین کہ طاعت خالق کریں عاجزی سے خاک کو سر پر دھریں

* مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ *

پاک کرنے والے از بہرِ خدا دین کے تئیں از شک والے دور یا

* حُنَفَاءَ *

میل کرنے والے از باطل بحق تا کہ ہوں بہر دین حق کے مستحق

یا کہ مایل ہوویں از کفر و خطا جانب دین محمد مصطفی

* وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ *

اور فرمایا رکھیں قایم نماز ای نمازِ پنجگانہ با نیاز

* وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ *

اور زکاتِ واجبه دین پر محل ہے محل نہ ہی قبولِ عزوجل

* وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ط *

اور یہ ہی دین حق وراست ودرست ‌ ‌ امر جنکو حق نے فرمایا نخست

ہی یہی قرآن میں بھی امرِ خدا ‌ ‌ چاہئے امر خدا لاتے بجا

چاہتے تھے فضل احمد بالیقین ‌ ‌ جمله ترسا و جہود ومشرکین

دل میں تھا اُنکو خیالِ مہتري ‌ ‌ اُس لئے چاہے نہ اُنکي سروري

تھے رسالت اُنکي اُنپر مستند ‌ ‌ پر نما دا اُنکو از روئے حسد

اُنکي حقیت تھي ثابت از کتاب ‌ ‌ نفس نے اُنکا کیا خانہ خراب

تھے مطیع نفسِ و پابند ہوا ‌ ‌ نہیں ہوئے گمرہ مطیعِ مصطفیٰ

چاہئے اب تجکو کرا قرار حق ‌ ‌ مان حق اور تو نکر انکار حق

اور نکر تو صاحبِ حق کا حسد ‌ ‌ انہا في جیدہ حبل من مسد

* اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ وَالْمُشْرِکِیْنَ *

راست جو کافر ہوئے ز اہلِ کتاب ‌ ‌ اور قوم بت پرستانِ خراب

* فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْهَا ط *

نار دوزخ میں پڑینگے آشکار تا ابد اُسمیں رہینگے بیقرار

* اُولٰئِکَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ *

وہ گروہِ کافران و مشرکان بیگمان ہیں بد ترینِ دوجہان

* اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ *

لائے جو تحقیق ایمان بر خدا اور کئے اعمال نیکو بے ریا

* اُولٰئِکَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ *

یہ گروہِ مومنانِ خوش صفات بیگمان ہیں بہترینِ کائنات

جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ

ہی جزا اُنکی یہ پیشِ کردگار بوستانہائے اقامت پُر بہار

* تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ *

جاری ہیں زیرِ درختِ میوہ دار نہرہائے آب شیرین خوشگوار

* خَالِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا *

رہنے والے باغ جنت میں مدام یعنی راحت میں رہینگے بردوام

* رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ *

راضی اور خشنود ہی اُن سے خدا کہ قبول اُنکی عبادت کو کیا

* وَرَضُوا عَنْهُ ط *

اور وے راضی خدا سے هیں بجان   که ملی اُنکو جزائے بیکران

گرچه هی یه سب عنایات و عطا   مقصدِ عاشق هی دیدار و لقا

* ذٰلِکَ *

وه که جن چیزونکا بیان مذکور تها   جنت و رضوان و دیدار و لقا

* لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ *

واسطے اُنکے یه نعمت هیں تمام   که ڈرے وه اپنے خالق سے مدام

قال النبي صلی الله علیه وآله وسلم من قرء سورة لم یکن

کان یوم القیامة مع خیر البریة مبیتا و مقیلا *

یوں هی ارشادِ پیمبر یه سخن   جو پڑها یکبار سورهٔ لم یکن

هوگا روز حشر با خیر الانام   ساته نیکو نکے رهیگا صبح و شام

* سورة الزلزلة مدینة وآیاتها ثمان و کلماتها خمس

وثلاثون وحروفها مائة وتسع واربعون *

دی که سورهٔ زلزله مدینه جان   منزلے آٹه آیت هیں اُسمیں بیگمان

اُسمیں هیں پینتیس کلمه کر شمار   ایک سو اُنچاس حرف هیں آشکار

* بسم اللہ الرحمن الرحیم *

* اِذا زُلزِلَتِ الاَرضُ زِلزَالَهَا ○ *

جب ہلائی جاویگی ساری زمین ۔ حق ہلانے کا زور آوین
نفخۂ اولی کے تئیں پھونکینگے جب   پارہ پارہ ہو وینگے اُسوقت سب
یوں ہلاوینگے کہ بر روے زمین   تہ بتہ ہوگا کوہ اور حصن حصین
یعنی ہوجاویگی ہموار اِسقدر   صاف ہوجاویگی مثل طشت زر
کہتے ہیں یہ زلزلہ ہوگا دو بار   ایک جب ماریگا سب کو کردگار
دوسرے جب خلق کو زندہ کرے   جان دیکر سب کو پا ینده کرے

* وَاَخرَجَتِ الاَرضُ اَثقَالَهَا ○ *

اور باہر لاویگی اُس دن زمین   بار مال وجسم مردہ کے تئیں
یعنی جو ہیں اُسمیں جسم مردگان   یاد فن یا کہ ہی گنج نہان
پیٹ سے اُن سب کو ڈالیگی نکال   تب کریگی پیش خالق عرض حال

* وَقَالَ الاِنسَانُ مَالَهَا ○ *

اور کہیگا مرد کافر بر ملا   سخت کانپے ہی زمین کو کیا ہوا
یوں جواب اُسکا کہینگے مومنان   کہ یہ روزِ قیامت ہی میان

* هذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون *

جسکا وعدہ حق نے قرآنمین دیا اور رسول ابن خدا نے سچ کہا

* يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝ *

ایسا دن ہوگا تو بولیگي زمین ما جری سب پیش رب العالمین

یا کہیگي خلق سے سب کچہ عیان جو کیا ہی آشکارا ور نہان

* بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۝ *

اُس سبب سے کہ تیرا پروردگار حکم بھیجیگا زمین پر آشکار

کہ بیان کر جملہ حالِ مردمان جوکیا ہی تجہ پر از سود و زیان

از نماز و روزہ وحج و زکات و زنا و فسق و جملہ سیئات

* يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا *

نکلینگے اُس روز از جائے حساب مردمان از بس پریشان و خراب

* لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ *

تا دیکھائے جائیں قومِ عاصیان اپنے اعمالونکو پیشِ مردمان

گور سے نکلیگا یا اُس دن بشر بس پراگندہ با حوالِ مبتر

یا دیکھائے جاویں مردم برملا اپنے کردار ونکي پاداش وجزا

یعنی اپنے دیکھینگے اعمال بد   اُنکے پیش آوینگے مثل دام و دد

یوں لکھا ہی دیکھ اسباب نزول   یعنی تھے دو شخص نادار و فضول

یک ندیتا تھا گدا اکو صبح و شام   کسوتِ کہنہ نہ یک لقمہ طعام

اور کہتا کم ہی یہ اُسے زیاد   دیجئے تو پائیے یوم التناد

دوسرا جانے تھا خرد اپنی گناہ   اسطرح کہتا تھا وہ گمکردہ راہ

کیا کرینگے اُس صغیرہ پر عتاب   بلکہ یکبار اُسکا کر لینگے حساب

کہتے ہیں یہ آیت اکثر راویان   حقمیں اُن دونوکے آئی امتحان

* فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ *

پس جوکرتا ہی کوئی کار نکو   قدر ذرہ دیکھیگا اُس خیرکو

ای نیکوئی یہاں جوکرتا ہی کوئی   قدر ذرہ دیکھیگا وہ نیکوئی

یعنی وہ نیکی نہ ضایع جائیگی   نیکی اُسکی اُسکے آگے آئیگی

پس جوکرتا ہی بوزن مورچہ   خیر تو دیکھیگا پاداش اُسکی وہ

* وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ *

اورجو کوئی کرتا ہی وزن ذرہ بد   اپنی بد کو دیکھیگا وہ بیخرد

اورجوکرتا ہی بقدر ذرہ شر   تو سزا دیکھیگا اُسکی وہ بشر

میں کسي تفسیر میں دیکھا لکھا یعني ابن عباس نے یوں هي کہا

کوئي نہیں از مومنان و کافران کہ کرے هي کار نیك وبد یہاں

سن مگر اُسکو دیکھا ویگا خدا اُسکے اعمالوں کے تئیں روزِ جزا

لیك حملہ سیئاتِ مومنین بخش دیگا سبکو رب العالمین

اور هومومن کے هیں اعمال حسن اُسکي پاویگا جزا هرمرد وزن

نیکي کفار هوجاویگي رد اور معذب هونگے بر هر کار بد

بات بن مسعود کي سن یوں کہي هی بقرآن آیہ محکم تر یہي

اِسطرح فرماتے تہے خیر الانام کہ فواید هیں اُس آیت میں تمام

صاحبِ عین المعاني نے لکھا صعصعہ بن ناجیہ نے یوں کہا

کہ مَیں ایکدن با ادب پیشِ نبي جا کے آگے اِسطرح سے عرضکي

وہ کلام حق جو کرتا هی نزول پڑہ کچہ اُسے مجہ پرای میرے رسول

تب پیغمبر نے اُس آیت کو پڑھا نورِ ایمان جسکے سن نےسے بڑھا

جسے جسے کہنے لا کا وہ جوان هی یہي کافي مجہہ رد وہیان

جسنے جانا یا یقین هوگا یہ حال ذرہ و حبہ سے هوتا هی سوال

چاهئے وہ آج هي آگاہ هو کمرهي دے چہوڑ اور بر راہ هو

* حاسبوا قبل ان تحاسبوا *

کل یہ مت رکہ آج ہی کر لے شتاب ہو محاسب اپنا تو پیش از حساب

قال النبي صلی الله علیه وآله وسلم من قرء اذا زلزلة اربع

مراة کان کمن قرء القرآن کله *

حکم ہی جسنے پڑھا ای مرد کار دل سے سورہ زلزله کو چار بار

مثل اُسکے که پڑھا قرآن تمام پاویگا یکختم کي پاداش تام

سورۂ والعادیات مکیة وآیاتها احدی عشروکلماتها خمس

وثلاثون وحروفها مائة وثلاث وستون *

سورۂ مکیه هی والعادیات گیاره آیت ہیں پڑھ ای نیکوصفات

کامه پینتیس اسمیں هینگے سب عیان ایکسی ترسٹه حرف ہیں ای قاریان

* بســـــــم الله الرحمن الرحیم *

* در شان نزول این سوره *

بھیجا پیغمبر نے از حکم اِله منذر انصاري کو باخیل و سپاه

جانبِ قومِ کنانه بهر جنگ تا که ماریں اُنکو جا کر بیدرنگ

اور در روز فلان وقت سحر ایسا جا پہنچو که پاؤ بیخبر

جاتے ہي اس قوم کو غارت کرو اور فلاںے روز اُن مرکو پھرو

حکم پیغمبر کا سب لائے بجا جیسا فرمایا تھا ویسا هي کیا

لیک تھا دشوار قطع اُس راہ کا آنے میں اُن رستے توقف هوگیا

آپڑا ایک بحر حایل درمیان اُسے تھا مشکل عبور مردمان

اِسطرح کہنے لگے اهلِ نفاق برملا بایکدیگر بالاتفاق

که هوئي وه فوج غارت سربسر نه بچا کوئي اُسمیں تالاتا خبر

یه خبر پہنچي بگوشِ مومنان حال اُس سوره سے فرمایا بیان

* وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ۞ *

ایسے اسپان دوندوں کي قسم که یه هنگام دوش ماریں هیں دم

مارتے هیں دم بآوازِ صہیل جب چلے هیں گرم اُن اسپوںکي خیل

* فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ۞ *

پس برون آرندهٔ آتش بسنگ مارتے هیں سم کو اپنے بیدرنگ

یعني جب هوتے هیں وقتِ شب روان هوهیں کوه ودشت میں آتش فشان

* فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ۞ *

پس هي اُن غارت کنندوںکي قسم که وه غارت کرتے هیں جا صبحدم

ای باسپانِ دوانِ برکوہ و بر کہ وے غارت کرتے ہیں وقتِ سحر

* فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ *

پس اُٹھا یا سم سے جا گرد و غبار چھپ گئے اُس گرد میں اسپ و سوار

* فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ *

پس کہ رائے جا بفوجِ دشمنان ایک حملہ سے اُنھو نکے درمیان

* اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ *

بیگمان انسان کہ ہی ناحق شناس خاص ہی اپنے خدا کا ناسپاس

کہ بدل شکرِ خدا کرتا نہیں کفرِ نعمت سے ذرا ڈرتا نہیں

کہتے ہیں انسان سے ہی کافر مراد یا بخیل و زشت خو ہی رکھہ تو یاد

یا کنود اُس جا ہی سن خواجہ کا نام کھاوے تنہا دے نہ بندے کو طعام

یا کہ جاوے بھول احسانِ خدا اور رکھے وہ یادِ عصیان و خطا

یا کرے در کو رخ سایل پہ بند خیر کا مانع ہو وہ ناحق پسند

* وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝ *

اور ہی بیشک کنودِ روسیاہ اپنے اُس بخل و کنود پر گواہ

* وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝ *

اور هی بیست وه انسان پلید دوستی مال زر نہیں بس بس

پندِ شیخ اسلام سن ای اهل مال که تجهے هی دوستی زرکی کمال

دے خدا کے راه میں تو مال و زر تا که بدلا ایک کا پاوے عشر

گور کو بیگا هیم و زر کو زیر گل داغ حسرت لیکے جاویگا بدل

مال تو وه هی که آوے اپنے کام یا که جو هیں اپنے ذوالقربی تمام

* اَفَلَا یَعْلَمُ *

آیا پس نه جانتا هی آدمی یعنی جانے اُس سخن کو بالیقین

* اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ○ *

جب نکالے جاینگے جو هیں بخاک یعنی جسم مردگانِ بعد از هلاک

* وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ○ *

اور کیا جاویگا حاصل درمیان هی جو کچهه سینونمیں اسرار نہاں

از نفاق و کفر و ایمان و ریا دیویگا پاداش اُن سبکی خدا

* اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ *

بیگمان هی خلق کا پروردگار قول و فعل اُنکے سے رکه زینهار

* یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ○ *

بیکمان آس روز دیویگا خبر سارے بند ونکا زکارِ خیروشر

یا کہ روز حشر دیویگا جزا کیونکے بس دانا وبینا ہی خدا

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم من قرء سورة

والعاديات اعطي من الاجرعشر حسنات بعدد من بات

المزدلفة وشهد جمعا *

یہ روایت ہی پڑھای خوش صفات دل سے جتنے سورۂ والعادیات

مزدیگا حق اُسے دس نیکیان جتنے مزدلفہ میں آئے حاجیان

اور جتنے مومنانِ باتمیاز ہوہیں حاضر جمع کو بہرِ نماز

سورة والقارعة مكية وآياتها احدى عشر وكلماتها ستة

وعشرون وحروفها مائة واثنا وخمسون *

* بسم اللہ الرحمن الرحیم *

جان ہی مکیہ سورۂ قارعہ گیارہ آیت اُسمیں ہیں فی الواقعہ

کلمہ ہیں چھبیس ای مردِ نکو حرف اُسمیں یکصد وپنجاہ ودو

* اَلْقَارِعَةُ *

رعہ روز قیامت کا ہے نام یعنی کہ بندہ دا

* مَا الْقَارِعَةُ ۝ *

کیا ھی کوبندہ ھی یک حالِ عظیم　ھوویگا دل دول سے جسکے دو نیم

* وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ *

اور تجھے کس چیز نے دانا کیا　قارعہ کیا ھی اُسے جانے توکیا

قارعہ سے روزِ محشر ھی مراد　کہ وہ ھي کوبندۂ جانِ عباد

* يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ *

ھول سے ھوویںگے اُس دن مردمان　مثل پروانہ پراکندہ بجان

یا کہ اُس دن ھونگے مردم بے پناہ　جیوں ملخ پامال باحالِ تباہ

* وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝ *

اورکوہ ھوجاوینگے زیر و زبر　ھوویںگے جیوں پشم رنگین منتشر

کیونکے رنگینی سے ھوجاتے ھیں سست　اُڑتے ھیں ازرودۂ نداف چست

* فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ *

پس ولے اُس روز ھوویںگے گران　پلۂ میزان میں جسکي نیکیان

* فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ *

پس وہ ھوگا درحیاتِ خوش پسند　نعمتِ جنت سے ھوگا بہرہ مند

* وَاَمَّا مَن خَفَّتْ مَوَازِینُہٗ ٥ *

اور وہ لے تلنے میں ہلکا جسکا ہو پلۂ میزان میں اعمالِ نکو

* فَاُمُّہٗ هَاوِیَةٌ ٥ *

پس جگہ اُسکی ہی بیشك هاویہ درکۂ اسفل میں ہی وہ زاویہ

* وَمَا اَدْرٰیكَ مَا هِیَہْ ٥ *

اور تجھے کس چیز نے دانا کیا هاویہ کیا ہی آ سے جانے تو کیا

* نَارٌ حَامِیَةٌ ٥ *

آتشِ سوزان ہی یا سوز وگداز اُسے مانگوں ہوں پناہ ای بے نیاز

قال النبي صلی الله علیه وآله وسلم من قرء سورة القارعه ثقل الله بها میزانه یوم القیامة *

کہتے ہیں حضرت پیمبر نے کہا سورۂ القارعه جسنے پڑھا

حق گران اُسکا کریگا حشر کو پلۂ میزان اعمالِ نکو

سورۂ التکاثر مکیة آیا تها ثمان وکلما تها سبعة وعشرون وحروفها مائة وخمسة وعشرون *

ہی تکاثر سورۂ مکیہ جان پڑھتے ہیں آٹھ آیت اُسمیں قاریان

کلمہ اُس سورہ میں ستائیس ہیں حرف اُسمیں ایکسو پچیس ہیں

* بسم اللہ الرحمٰن الرحیم *

* در شان نزول این سورہ *

کہتے ہیں راوی بني عبد مناف اور بني سہم آکے باہم صاف صاف

فخریوں کرنے لگے بایکدیگر کہ ہیں ہم کثرت میں تم سے بیشتر

جب کیا دونوں نے مردونکو شمار توہوئے افزون بني عبد آشکار

سب بني سہم اُن سے یوں کہنے لگے جاہلیت میں بہت مارے گئے

اپنے بھائي بند اور خویش وتبار زندہ ومُردہ کرینگے ہم شمار

پھر کیا جب اِسطرح بارِ دگر تو بني سہم النبي آئے بیشتر

دونوپہ کي حق نے تہدیدِ شدید اُنکو بھیجا اُس تکاثر پر وعید

* اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ *

باز رکھا تمکو اي مشغول قوم فخر کرتے ہو بہ بسیاري قوم

* حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ *

یہاں تلک کہ آئے بر خاکِ مزار تم نے کي ہر قبر مردہ کي شمار

ہوئے مشغول تم ایي بیخبر دی تکاثر ہائے فرزند ان وزر

زر و فرزند و بسیاری فخر ہر یک کو ہے تم سب کو

یہاں تلک کہ ہوگئے اُس میں ہلاک گور میں آ کر ہوئے تم زیر خاک

* كَلَّا *

یعنی نہ موجب تفاخر کا ہے مال بلکہ ہے خوشنودی ایزد تعال

گر ہے دل میں نور حق کی روشنی تو نہ ہو مصروف دنیائے دنی

اور نہ بھول عقبی کو اے نیکو خصال کہ وہی ہے آخرش سب کا مآل

موت آجاتی ہے پھر پڑنا کہاں پھر پشیمانی ہے اُس دم رایگاں

* سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ *

وقت مردن جانوگے تم عنقریب کہ تفاخر نفس دونکا تھا فریب

* ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۗ *

بعد ازیں حقا کہ تم جانوگے زود حشر کو اُس فخر کرنے کی نمود

* كَلَّا *

فخر نہ تم فخر سمجھے جسکو یہاں اے شمارِ مُردگان و زندگان

* لَوْ تَعْلَمُوْنَ *

تم اگر جانو جو کچھ آتا ہے پیش تو رہے نہ ہوش نہ بیگانہ نہ خویش

* عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۙ *

جانتا ایسا کہ ہووے بالیقین   یعني وہ دانست جسمیں شک نہیں

* لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ *

دور سے دیکھوگے دوزخ زینہار   پہلے هي محشر میں آتے آشکار

* ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ *

بس اُسے دیکھوگے تم ہوکر قرین   دیدن بے شبہ از عین الیقین

آج دوزخ کا جو ہی علم الیقین   ہوویگا کل حشر کو عین الیقین

یہاں جو نہ معبود کو کرتے سجود   کیا اُنہیں علم الیقین بخشیگا سود

* ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝ *

پھر پچھے بس تم جاؤگے روزِ جزا   نعمتوں سے کیں ہیں جو حق نے عطا

ہمنے کي کیا نعمتیں تمکو عطا   تم نے خرچ اُسکا بھلا کس جا کیا

شکر نعمت بھي کیا ہی یا نہیں   اِسطرح پوچھیگا رب العالمین

نزد بعضے ہیں مخاطب کا فران   یعني پوچھے جاینگے کفار وہان

پر اصح ہی کہ سوال اُس جا ہی عام   ہیں مخاطب مومن وکافر تمام

کیونکہ ہوگا شکر نعمت سے سوال   پوچھیگا اُس روز سب سے ذوالجلال

اورکي بعضونے تخصيص نعيم آب سرد وسايۂ وباد ونسيم

اعتدالِ طبع وبالذات خواب دين واسلام اوروانزالِ کتاب

تندرستي وفراغِ جسم وجان ايسي نعمت دار دنياميں کہان

يہ دو نعمت هي پيمبر نے کہا کسّے هوسکتا هی شکر اُسکا ادا

تندرستي و فراغِ دل تمام نہ برابر اُسکے کوئي نعمت مدام

ديکھ هي عين المعاني ميں لکھا کہ نعيم اُس جا هی ذاتِ مصطفیٰ

از قبولِ دعوت واحکام دين روز محشر پہنچينگے سب کے تئيں

نوراحمد سے هی نور مرد وعين شکر اُس نعمت کا سب پر فرض عين

قال النبي صلی الله عليه وآله وسلم من قرء سورة التکاثر

لم يحاسبه الله بالنعيم الذي انعم عليه في دار الدنيا واعطی

من الاجر کانما قرء الف آيته *

يون پيمبر نے کہا جسنے پڑها سورۂ الهٰک باصدق وصفا

نهٖ حساب اُسکا نہ ليويگا خدا نعمتين جوکين هين دنيا ميں عطا

اور ديا جاويگا مثل اُسکے جزا دل سے هی جسنے هزار آيت پڑا

سورۂ العصر مکية آيا تهاثلث وکلما تها اربع عشر وحروفها

ثمانیۃ وستون *

سورۃ العصر ای ہے مکیہ ہی تین آیت اُسمیں ہیں ای نیک پی
اور ہیں چودہ کلمہ اُسمیں آشکار اور اڑسٹھ حرف ہیں تو کر شمار

* بسم اللہ الرحمن الرحیم *

* در شان نزول این سورہ *

تھی ابوالاسید بن نے یکدن کہا حضرت صدیق سے یہ برملا
سر بسر تو نے کیا اپنا زیان چھوڑکر دین جد اور مہر بتان
یہ دیا صدیق نے اُسکو جواب کہ نہیں وہ شخص ہوتا ہی خراب
جو سنے ہی قول اللہ و رسول سبکے جان ودل سے کرتا ہی قبول
اُسپہ جان ودل سے کرتاہی عمل اُسکا ہوسکا کیا زیان وکیا خلل
بلکہ اُس بندے کا ہوتاہی زیان کہ خدا کو چھوڑے ازبہر بتان
تھی سنے یہ صدیق اکبر کا کلام حق نے سورہ بھیجی بر خیر الانام

* وَالْعَصْرِ ۙ *

یعنی سوگند خداوند زمان ہی یہ قدرت میں جسکے دوجہان
یا کہ ہی سوگند ہر لیل ونہار جسمیں قدرت ہی عجایب بیشمار

یا بعہدِ ہر رسول و ہر نبی　کہ وہ تھے ہم ہادی ہم مبتدی

یا کہ ہی تخصیص عہدِ مصطفیٰ　کہ وہ سب عہد و نسے فاضل تر ہوا

یا کہ ہی سوگند نمازِ عصر یہاں　کہ وہ پانچوں وقت کے ہی درمیان

اس لئے اسوقت کے کھائی قسم　کہ حفاظت سے ہی واسطے محترم

یاد کر سوگند وہ عالی جناب　سنلے فرما یا قسم کا یہ جواب

* اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ *

ہی زیان کاری میں انسان بیگمان　ای بکفر و شرک و اقرارِ بتان

یا کہ ہی بوجہل انسان سے مراد　یا بو الاسید بن ہی یہ رکھ تو یاد

عمر ضایع کرتے میں یہ نابکار　پہر دنیائے دنی نا پایدار

* اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوا *

جو مگر لائے ہیں ایمان بر خدا　وے زیان کرتے نہیں دنیا میں آ

* وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ *

اور کئے اعمال نیکو ہر زمان　دو نو عالم میں نہیں اُسکو زیان

* وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ *

اور وصیت کرتے ہیں باہم کو　بر قیامِ دین و قولِ راست تو

فذین احمد ھی صراط المستقیم   اور ھی قول راست قرآنِ عظیم

* وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ *

اور وصیت کرتے ھیں باہم صبر   پر عبادت کہ ھی نفس دون پر جبر

اور کرو مت کوچہ عصیا نکی سیر   تا تمھاري عاقبت ھووے بخیر

یك مفسر نے کیا ھی یوں رقم   کہ لفي خسر ھی بو جہلِ بو الحکم

آمنوا صدیق کے ھی شان میں   کہ وہ سابق سب سے ھي ایمان میں

عاملِ صالح کیا فاروق کو   عدل میں بیمثل تھا وہ نیك خو

اور وتواصوا سے یہ ظاھر ھوا   کہ ھی یہ شانِ علي مرتضی

قال النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قرء سورۃ العصر

غفر اللہ لہ وکان ممن تواصي بالحق وتواصي بالصبر *

کہتے ھیں راوي کہ حضرت نے کہا   سورۂ والعصر کو جسنے پڑھا

ساري اُس بندے کا بخشیگا خدا   جو کیا ھی عمر میں جرم و خطا

ھو ویگا اُن مردوں سے وہ مرد حق   کہ وصیت کرتے ھیں باہم بحق

اور وصیت کرتے ھیں باہم بصبر   در د دین سے ھوتے گریان مثلِ ابر

سورۃ لہمزۃ مدینہ آیا تھا نسع وکلما نھا ثلاث وثلاثون

وحروفہا مائۃ وثلاث وثلاثون

سورۃ الہمزہ ہی مکیہ عیان پڑھتے ہیں نو آیت اُسمیں قاریان
کلمہ ہیں تینتیس اُسمیں کرشمار ایک سو تینتیس حرف ہیں آشکار

* بسم اللہ الرحمن الرحیم *

* در شان نزول این سورہ *

کہتے ہیں راوی کہ اخنس بن شریف ایک دن وہ ظاہر و باطن کثیف
غیبت حضرت کیا بیش و لیک اُسکے حقمیں آئی یہ سورہ نیک

* وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ *

وای بر ہر عیب گوئی زشت خو کہ کرے ہی عیب مردم روبرو
وای بر حال بدگویان زشت پیچھے غیبت کرتے ہیں وے بد سرشت

* لُّمَزَةٍ *

وای بر احوال جملہ طاغیان وے ہیں چشم و دست سے طعنہ رسان
ای اشارہ کرتے ہیں از چشم و دست پست سب کو جان کر دے خود پرست
ویل ہی ایک وادی دوزخ کا دام مار و کژدم ہیں بھرے اُسمیں تمام
ویل پھر ہر مغیب و ہر معیب کہ وے ہوتے ہیں پس مردم معیب

* نِ الَّذِي جَمَعَ مَالاً *

وہ کہ جسنے جمع سیم و زر کیا اور زکاتِ مال نہ مرگز دیا

* وَّعَدَّدَهٗ *

اور کیا اُس مال کو اپنے شمار اور کیا پوشیدہ تا آوے بکار

* يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ *

دل میں رکھتا هی گمان از طمع خام یہ کہ مال اُسکا رهیگا مستدام

* كَلَّا *

یوں نہیں جیسا وہ کرتا هی گمان کہ هیں مال و جان پر نقصان و زیان

* لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ *

ڈالے جاوینگے مقر را هل زر درکۂ حُطمہ میں از نارِ سقر

* وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ *

اور تجھے کس چیز نے دانا کیا کیا هی حطمہ اُسکو تو جانے هی کیا

کہ پڑے جو چیز اُسمیں ناگہان وهیں جا کر خاک هوتی هی وهاں

* نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ *

آگ هی الله کی افروختہ آتشِ قہر خدا سے سوختہ

روشني جس آگ کو بخشے خدا اُسے تئیں پھر کون سکتا ھی بجھا

* اَلَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ۞ *

ایسي آتش ھی کہ یہ اُسکا اثر کافرون کے دل پہ کرتي ھی گذر

اور قرارتي ھی دلونکے درمیان شعلہ زن ھوھی بمغزِ استخوان

* اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ ۞ *

بیگمان وہ آگ ھي کفار پر ھرطرف بستہ درو پوشیدہ سر

یا کہ بیشك ھی اُس آتش کا مکان ھرطرف سے بستہ در بر کافران

* فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۞ *

د رستون ھائے درازِ آتشین باندھینگے مضبوط اُس در کے تئیں

یا کہ باندھي جاینگي قومِ لعین باستون ھائے درازِ آتشین

یا کہ کھینچے جاینگے وے نابکار آگ کے سولي کے اوپر زد وطور

بند در اُسکا کرینگے آشکار اور ستونِ آتشین سے اُستوار

تاکہ نا امید ھووین کافران کہ نہ نکلینگے یہاں سے جاودان ۔

پہلے جو آتش کرے جادل میں راہ مانگ اُس آتش سے تو حق کي پناہ

آگ جو تاثیر کرتي ھیں بجان الاما اُسّے آلہي الاامان

قال النبي صلی الله علیه وآله وسلم من قرء سورة الهمزة اعطاه الله عشر حسنات بعدد من استهزا بمحمد واصحابه *

کہتے ہیں حضرت پیمبر نے کہا دل سے جسنے سورۂ همزه پڑھا
اُسکو بخشیگا خدا دس نیکیان بر شمارِ مردمِ مستهزیان
که رسول الله سے استهزا کیا اور اصحابون سے اُسکي برملا

سورة الفیل مکیة وهي خمس آیات وکلماتها ثلاث وعشرون وحروفها ستة وتسعون *

سورة الفیل ای پسر مکیه جان پڑھتے ہیں پانچ آیت اُسمیں قاریان
کلمه هیں تینتیس اُسمیں در شمار حرف ہیں چھیانوے ای مردکار
یون بیان کرتے ہیں ارباب سیر قصهٔ اصحاب فیل اب گوش کر
کہتے ہیں یك شاه تها عالي مقام قوم ترسا سے نجاشي اُسکا نام
صاحبِ ملكِ وخداوندِ سپاه صاحبِ گنجینهٔ وبا عز وجاه
یك کلیسا کو کیا اُسنے بنا اِس تکلف سے که مثل اُسکي نتها
وه کلیسا تها بصنعاء یمن معبدِ مخصوص ترساء زمن
یه منادي کي که اهلِ روزگار طوف کعبه کو نجاوین زینهار

اِس کلیسا میں کریں حج کو ادا　ورنہ ہو وینگے بزنل ان مبتلا
یکشب ایسی آتش آئی بر ملا　کہ دیا سارے کلیسا کو جلا
تب کہا لوگو نے سن ای بادشاہ　تو کہہ ہی یہ آتش قہرِ الله
تیرے اُس کعبہ کوای فرمار وا　کعبة الله نے دیا دیکھا جلا
کھائی نجاشی نے سوگند از عتاب　کہ کرونگا جا کے بیت الله خراب
آبرہ کوشہ نے با فوجِ گران　جانب مکہ کیا جلدی روان
اُسکے ساتہ ایك پیل تھا محمود نام　پیش رو اشکر کا رہتا تھا مدام
کہتے ہیں از جانب شاہ زمن　آبرہ تھا حاکم ملكِ یمن
یوں بھی کرتے ہیں روایت راویان　کہ بنایا آبرہ نے یك عالی مکان
دیکھا جب اُسنے کہ اکثر مردمان　جانبِ مکہ ہوئے حج کو روان
وہ روان کو دیکہ غرّایا وہ سگ　غصہ سے جنبش میں آئے اُسکے رگ
چاہا کعبہ کے مقابل کہ یہاں　میں بھی عالیشان بناؤں یکمکان
تاکہ پھر اودھر سے روئے حاجیان　اِسطرف لاؤں نچاویں پھر وہان
پس بنایا سیم وزر لیکر تمام　یك کلیسا ئی فلیئس اُسکا نام
تھے مرصع اُسکے سب دیوار ودر　جا بجا یاقوت والماس وگہر
(لب)

اور منادي کي که جمع زايرات　هرطرف سے آویں سوئے اين مکان

سب کریں اُس ميرے کعبه کا طواف　خلق کا مانے کهوا وه حج سے صاف

شاق تهي گرچه يه صورت بر قريش　چپ رهے ناچار کهاکر دل ميں طيش

يک هوا نسلِ کنانه سے شتاب　تو ليت سے اُس مکان کا کامياب

ايکشب تاريک ميں تنها کيا　پونچا ست اُس کليسا کو کيا

پهر نه پکڑا اُس جگه يکدم قرار　جانبِ کعبه کيا وهاں سے فرار

اُس خبر نے جب که پايا اشتهار　هو گيا از بس کليسا بيوقار

پهر گئے يوں اُسسے طبع مردمان　بوئے بد سے جيسے روحِ مومنان

يوں رها خلق اُس جگه جانيسے باز　جيوں نجاستگاه سے اهلِ نماز

آبره نے جب که پائي يه خبر　هرطرف سے فوج ولشکر جمع کر

تسا نه تها محمود پيل دل پسند　تها عظيم الجثه جيوں کوهِ بلند

اور پيلانِ قوي کو ساته لا　اِسطرح تخريب کعبه کو چلا

تا سوادِ شهر مکه آکے پيش　اُسنے غارت کي مواشي قريش

مهترانِ مکه بحالِ تباه　بهاگ کر جا کوه کي پکڑي پناه

آبره نے اُٹهتے هي وقتِ سحر　فوج اور فيلون کے تئيں تيار کر

یوں ہوا وہ جانبِ مکہ رواں   آگے اپنے رکھ کے پیلانِ دواں
پیل محمود عنقریبِ شہر جا   دیکھ کر دیوارِ مکہ کو پھرا
سوئے لشکر گاہ لایا اپنا رو   دیکھ کر آتے خلل آگے قہر کو
پیلبان کرتے تھے سعی بیشمار   رو بسوئے مکہ لاویں ایکبار
ایک وہ ہرگز نہ پھیرے سے پھرا   جو اُٹھا یا پانو سو آگے دھرا
دیکھ اعراض اُسکا پیلانِ دگر   منہ نکرتے تھے اُدھر کو سر بسر
آبرہ یہ دیکھ کر حیران ہوا   دشت حیرانی میں وہ سرگردان ہوا
اور قریش اُس روز با حالِ تباہ   کوہ کے اوپر سے کرتے تھے نگاہ
دیکھئے اُس فوج کا کیا حال ہو   قہر حق سے اُنکا کیا احوال ہو
ساحلِ دریا سے مرغانِ سیاہ   یکبیک آئے خروشان جیوں سپاہ
گردن اُنکی سبز اور منقار لال   تھا ہر ایک کے پنجے میں جیوں کاہ بال
جیوں ملخ آکر ہوئے وہ اُسجا نمود   اُنکے کثرت سے ہوا عالم کبود
اور کیا حملہ اُنہونے بیدرنگ   آتے ہی ایسا کیا باران سنگ
کہ ہوا یکدم میں سب لشکر ہلاک   قہر حق نے ڈالے اُنکے سر پہ خاک
اپنے ساتھ ہر مرغ رکھتا تھا سہ سنگ   ایک تھا منقار میں دو تھے بچنگ

مارتے تھا رکے جس عضو پر ۔ تو وہ سنگ اُس عضو سے جاتا گذر

اور تھا ہر سنگ کے اوپر لکھا ۔ نام ہر یک سنگ کا برملا

کہ پئے تخریب کعبہ وہ گروہ ۔ آیا تھا با فوج پیلان و شکوہ ۔

آبرہ یک بھاگ کر اُس سے بچا ۔ حال نجاشی سے جا کہنے لگا

جس پہ نام آبرہ مرقوم تھا ۔ مرغ لے مکہ سے حبشہ کو گیا

بارگاہ شاہِ نجاشی میں جا ۔ آبرہ کے سر او پر اُڑنے لگا

صورتِ احوال پیشِ بادشاہ ۔ کہتا تھا کہ یوں ہوئے غارت سپاہ

پوچھا نجاشی نے از روئے عجب ۔ کیسے تھے وے مرغ طوفان و غضب

کہ کیا اُس فوج جنگی کو ہلاک ۔ شیر جنکو دیکھ ہوتا سہم ناک

ابرہ کو در حضورِ بادشاہ ۔ جا پڑی اُس مرغ پر ناگہ نگاہ

آبرہ نے عرض کی کہ بادشاہ ۔ اُس سے یک طایر ہی یہ کیجئے نگاہ

وہیں اُس طایر نے لے وہ پارہ سنگ ۔ آبرہ کے سر پہ ڈالا بیدرنگ

کر دیا سارا تن اُسکا دردناک ۔ ہو گیا یکدم میں پیشِ شہ ہلاک

دیکھ یہ صورت بچشم آگہی ۔ دل نجاشی کے یک عبرت رہی

* اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ *

ایا تم نہ جانتے یا مصطفی • کام خالق نے تمھارے کیا کیا

* بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ؕ *

یا خداوند ان پیلان دمان آبرو اور سبکے لشکرے میان

* اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۙ *

ایا مکر انکا کیا ہی نہ تباہ • ہوگئے برباد وے گم کردہ راہ

* وَّاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۙ *

اور بھیجا ان پہ مرغان پرند فوج فوج از ساحل دریاے ہند

کہتے ہیں کہ تھا ابابیل اسکا نام ایسی انکی شکل صورت تھی تمام

سر انہو کی تھی بشکل گرگ و شیر پنجہ مثل پنجۂ کلب دلیر

* تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۙ *

ڈالتے تھے لشکر کافر پہ سنگ سنگ وہ سجیل سے تھا بدرنگ

تھا بنا وہ سنگ سخت از جنس گل ہو گئی گل سنگ جیوں کافر کا دل

کہتے ہیں کہ چرخ اول سے وہ سنگ لائے تھے وے مرغ در منقار و چنگ

* فَجَعَلَهُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ ۠ *

پس کیا حق نے انہیں آخور و ار ہو گئے جیوں کاہ خوردہ خوار و زار

اُسکا سمت کہتے ہیں عام الفیل نام   ہی اُسی میں مولد خیر الانام

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قرء سورۃ الفیل

اعفاہ اللہ تعالی ایام حیاتہ من الخسف والمسخ *

یوں خبر میں ہی پیمبر نے کہا   جسنے سورہ فیل کو دل سے پڑھا

زندگی میں اُسکو رکھیگا خدا   خسف سے اور مسخ کرنے سے بچا

سورۂ لایلاف وقیل سورۂ قریش مکیۃ واربع آیت وکلماتہا

سبعہ عشر وحروفہا سبعون *

سورہ الایلاف ہی مکیہ جان   چار آیت اُسمیں ہیں پڑہ بیگمان

سترہ کلمہ ہیں اُسمیں آشکار   اور ستّر حرف ہیں کر لے شمار

* بسم اللہ الرحمن الرحیم *

اہل کشاف وکواشی نے کہا   مُصحفِ بن کعب میں یونہی لکھا

کہ الم ترکیف اور لایلاف کو   ایک سورہ جانے ہی وہ نیک خو

اُسکے مُصحف میں کہیں ہیں راویان   نہ لکھے بسم اللہ ایکے درمیان

خود امیر المومنین کہ تھے امام   ایک رکعت میں پڑھتے دونوکو تمام

* در شان نزول این سورہ *

دیکھ ہی تفسیر زاہدی میں لکھا • کہ قریشونکا یہ بہی معمول تھا

جاڑے میں سوئے یمن جاتے مدام گرمی میں پہر تجارت سوئے شام

کہتے تہے مردم اُنہیں اہل حرم اور سب رکہتے تہے اُنکو محترم

اور اصح یہ ہی کہ در قوم عرب تہا قریش ابن کنانہ کا لقب

سنلے تہا ابن کنانہ نصر نام تہا قریش اُسکا لقب در خاص وعام

تہا بہی دستور قانون عرب آل کو اُسکے قریشی کہتے سب

بہیج یہ سورہ خدا نے در ملا اُنپر یوں اثبات نعمت کا کیا

تاکہ اُنکی خلق سب حرمت کریں اہل مکہ جا نیں اور عزت کریں

* لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ *

یہ تعجب دیکھو تم ای اہل عیش از پئے پیوستن جمع قریش

• إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ • *

جمع ہونا اُنکا اور پہر سفر جاڑے اور گرمی میں گہر کو چہوڑکر

یاکہ ہی جائے تعجب بسکہ یہاں یہ پرستش اُنکی از بہر بتان

ہم کریں یہ عزت و انعام وجود اور یہ پیش بتان لاویں سجود

چہوڑکر دل سے ہماری بندگی پیش بت یہ لاویں سرافگندگی

* فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ *

پس اُنھوکرچاھئے طاعت کریں صاحب اُس گھر کے عبادت میں رھیں
میکي جس گھرسے اُنھوکي آبرو دہ بلدہ خانہ بخانہ کو بہ کو ٭

* الَّذِيْ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ *

وہ خدا جسنے دیا اُنکو طعام اورسیري بھوك سے بخشے تمام

* وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝ *

اور یمن کو کعبہ سے ایمن کیا اُنکو خوفِ قتل غارت سے سدا

قال النبي صلی الله علیه وآله وسلم من قرء سورة لایلاف
اعطاه الله عشر حسنات من طاف بالکعبة واعتکف بها *

کہتے ہیں حضرت پیمبرنے کہا سورۂ لایلاف کو جسنے پڑھا
اُسکو بخشیگا خدا دس نیکیاں برشمارِ طائفان وعاکفان
ای کیا جتنونے کعبہ کا طواف اور رھیں اُس گھرمیں بہرِ اعتکاف

سورة الماعون وقیل سورة الدین مکیة سبع آیات وکلماتها
خمس وعشرون وحروفها مائة واحدی عشر *

سورۂ الماعون ھی مکیہ جان سات آیت اُسمیں ھیں توبرہ بجان

اسمیں پچیس اسمیں کر یقین ایکسی اگیارہ میں حرف ای مرد دین

* بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہتے میں یہ سورہ اکثر عالمان نصف اول ہی بشان کافران
نصف آخر درحق اہلِ نفاق ہی سبھی رکھتے ہیں اسپر اتفاق

* در شان نزول این سورہ *

کہتے ہیں راوی کہ بوجہلِ لعین تہا اسے انکار حشر یوم دین
سنلے یہ عادت تہی اس ملعونکی شہر میں بیمار ہوتا گر کوئی
بیٹھتا تہا اسکی جا با لین پر اور یہ کہتا وصیت مجکو کر
اور اپنے مال سے کچھ مجکو دے یا کہ جا حاجتمند ہو تو مجہ سے لے
ہی جو کچھ کرنی وصیت کر مجھے تا کہ مجھے منفعت پہنچے تجھے
سو بیچے تہے اسکے تئیں حقِ یتیم وقت حاجت تا اُنہیں دے وہ غنیم
لیک رکھتا مال اُسکا اپنے پاس جمع تہا مالِ یتیمان تیقیاس
مانگنے جب کہا تا اور کپڑا یتیم مال سے اپنے تو وہ مردِ لئیم
مارکر اُنکے تئیں دینا اُ تہا اُسکے حقمیں سورہ یہ نازل ہوا
نکھلاتا اور نکہتا نو کھلا بلکہ دائم مانع انفاق تہا

* اَرَاَیتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۞ *

ابا دیکھا اور جانا مصطفیٰ اُسکو جو ہی منکرِ روزِ جزا
منکرِ محشر ہی بوجہل لعین جھونتہ جانے ہی اُسے وہ بے یقین

* فَذٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ۞ *

پس وہ ایسا ہی شقي کوتاہ بین دفع کرتا ہی یتیموں کے تئیں

* وَلَا يَحُضُّ *

اور دلاتا تہا نہ رغبت وہ لعین اپنے بہائي او بہتیجونکے تئیں

* عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۞ *

کہانا دینے پر فقیرو نکے کبھي یعني ہو محتاج اور بہوکا جوکوئي
خود نہ دیتا اور نفرماتا کہ دو مانع اطعام تہا وہ زشت خو
ہجو کا فر کہچکے ایزد تعال اب منافق کا یہ فرماتے ہیں حال

* فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۞ *

پس عذابِ سخت ہی اُنکو دراز جو ریا سے پڑہنے والے ہیں نماز
ہی مراد اُن سے اے اہلِ نفاق اور سب اُسکے یارہیں بالاتفاق

* الَّذِيْنَهُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ ۞ *

که نماز اپنے سے هیں وہ بیخبر کچھ خدا کا دل میں نہ رکھنے خطر

* اَلَّذِيْنَ هُمْ يُرَاۤءُوْنَ ○ *

اور وہ ایسے کہ کرتے هیں ریا پیش چشمِ مردم از بہر ثنا

اُنکو نہ خلوتمیں پروا ے نماز پیش مردم پڑھنے میں رکعت دراز

* وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ○ *

اور مانع هوتے هیں بہرِ زکات یعني نہ دیتے کبھي وہ بد صفات

اور اکثر راویان زشت خو کہتے هیں ماعون متاع خانہ کو

اي اثاث البیت جسے مردمان کرتے هیں باهم مدد وہ زوشبان

یعني دیگ و کاسۂ وبیل و تبر ریسمان و دلو اشیائے دگر

کہتے هیں بعضے کہ هي وہ تین چیز اُنکو تو مانع نهوا ے باتمیز

یعني ہل رے آتش وآب و نمک جو نہ دے هي دوزخي بیحرب وشک

قال النبي صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم من قرء سورة الماعون

غفر لہ ان کان للزکاة مودیا *

گوش کر حضرت پیغمبر نے کہا سورة الماعون کو جسنے پڑھا

اُسکے بخشي جائینگي جرم و خطا گر کیا اُسنے زکاتِ مال ادا

سورة الکوثر مکیة وثلاث آیة وکلماتها عشر وحروفها اثنی واربعون *

سورة الکوثر ہی مکیہ یقین　تین آیت اسمیں ہیں ای مرد دین
کلمہ اس سورہ میں دس ہیں آشکار　اور بیالیس حرف ہیں تو کر شمار

* بسم اللہ الرحمن الرحیم *

* در شان نزول این سورہ *

اس طرح کہتے ہیں اکثر راویان　عاص بن وایل ہوا گھر سے روان
جانب کعبہ چلا وہ بے نصیب　جب ہوا باب بنی سہم عنقریب
اس جگہ حضرت پیغمبر سے ملا　کچھ حضوری میں سخن کہنے لگا
لیگئے تشریف حضرت اپنے گھر　تب ہوا کعبہ میں اس خر کا گذر
تھے صنادید قریش اکثر بہم　بیٹھے تھے خوشحال در صحن حرم
اسنے پوچھا کسسے تھا تو ہم سخن　بولا اس ابتر سے تھا میں حرف زن
اور تھی یہ عادت اہل عرب　جسکے گھر بیٹا نہو تا اسکو سب
کہتے تھے ابتر وبدان خاص وعام　دم بریدہ بے پسر ہی اسکا نام
ان دنوں میں طاہر ابن مصطفی　حضرت بی بی خدیجہ سے جو تھا

کر کیا تھا اِس جہاں سے انتقال — سخت تھا حضرت کے خاطر پر ملال
جب کہ یہ پہنچی پیمبر کو خبر — ہوگئے اندوہ گیں خیر البشر
از پئے تفریح و تسکینِ رسول — سورۂ کوثر کیا حق نے نزول

* اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ *

بیگمان ہم نے کیا تجکو عطا — نعمتِ بیبدل و عل یا مصطفیٰ
جان کوثر ھی وہ لفظ ای نکتہ دان — مشتمل ہی معنی کثرت کو یہاں
یا دیا ہم نے تجھے ای مرد کار — نیکیان بسیار و آلِ بیشمار
یا کہ بخشا تجکو ای شاہِ اجل — علم دیں بسیار اور اُس پر عمل
یا دیا ہم نے تجھے ای دوربین — بسکہ علمِ اولین و آخرین
یا دیا ہم نے تجھے علم و کتاب — علم حکمت بیشمار و بے حساب
یا دیا ہم نے تجھے اُمت کثیر — بادشاہان و امیران و فقیر
یا کہ بخشی معجزہ تجکو کثیر — معجزہ میں کون ھی تیرا نظیر
یا کہ بخشا تجکو ای شاہِ شہان — بسکہ یار و مخلصان و جانفشان
یا کہ بخشا ای شہ عالی تبار — کشورِ بسیار و فوجِ بیشمار
کہتے ہیں حضرت نبی نے بر ملا — یوں شب معراج سے آکر کہا

میں چلا جاتا تھا ھفتم چرخ پر   ہیں دار یکچشمه وہاں آیا نظر

لب بہرتھے اُس چشمه کے ھرکونه جام   درو یاقوت و زبرجد سے تمام

گرد اُسکے طاہران سبز رنگ   خوشنوا خوش شکل خوش منقار و چنگ

پوچھا میں جبرئیل سے ای خوشخرام   دیو خبر تم کیا ہی اُس چشمه کا نام

تب لگے کہنے که ای خیر البشر   چشمۂ کوثر ہی تیرا کر نظر

اُس کے تئیں حق نے کیا تجه پر عطا   واسطے ہی آل کی تیرے بنا

کہتے ہیں یه چشمۂ نیکو سرشت   ہی روان در گلشن باغ بہشت

ذرے ہیں اُسکے کنارے سر بسر   قعر اُسکا پر ز یاقوت و گہر

خاك اُسکی مشك سے خوشبوے تر   آب اُسکا صاف از آب گہر

اور مسافت اُسکی ہی یکماہ راہ   ہی روان آب اُسکا جیوں تیر نگاہ

سرد اوله سے ہی وہ آب منیر   اور ہی شیرین و سفید از شہد و شیر

اور کنارون پر تھے کوزہ بیکران   بس درخشان جیون نجوم آسمان

تشنه لب اُسسے پئے یکجام جو   تا ابد وہ پھر کبھو پیاسا نہو

اہل تاویلات سن ای رازدان   یوں کرے ہیں معنی کوثر بیان

جانتا کثرت کا وحدت میں نہان   دیکھنا وحدت کا کثرت میں عیان

هی یه جوئے بوستان معرفت آشنا اُس جو سے هوا خوش صفت
جسکا هوا اُس آب سے سیراب جان تشنگی جہل سے پاوے امان
هی یه رتبه خاص ختم الانبیا اور جو هیں اُمت میں اکمل اولیا
دیکھتے تھے خلق میں حق کو عیان خلق کو پھر ذات خالق میں نہان

* فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ *

پس نماز عید پھر پڑھ بہر خدا اور کر قربان شتر یا مصطفی
کیونکه هی بے مزد کار مشرکان که وے قربان کرتے هیں بہر بتان
یا که رکھ تو دست چپ بر دست راست در نماز نحر وان ای مرد راست
یا نماز عید ضحی هی مراد اور قربانی کرای نیکو نہاد

* اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ *

بیگمان دشمن تیرا خیر البشر هی وهي بے نسل و بیدم بے پسر
یعنی وه دشمن تیرا جو عاص هی لاولد اور دم بریدا خاص هی
پر رهیگي تیري اولاد حسن جب تلك باقي زمین هی اور زمن
صاحب کشاف کرتا هی بیان اسطرح کہتے هیں اکثر کافران
کہتے تھے صنبور هي خیر البشر یعني هی وه بے برادر بے پسر

جب کر بنکے دار دنیا سے سفر نہ رہیگا دین کے انکا اثر
هي لکها کشاف میں اُسکا بیان معنیٔ ابتر خر بیل م هی جان

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم من قرء بسورة الكوثر سقاه الله من كل نهر له في الجنة ويكتب له عشر حسنات بعدد كل قربان قربه العبد يوم النحر *

گوش کر ارشاد ختم الانبیا دل سے جسنے سورۂ کوثر پڑها
حق پلا ویگا اُسے هر صبح و شام هر نہر سے که هی جنت میں مدام
اور لکها هي نیکیان دس برملا نامۂ اعمال میں اُسکے خدا
بر شمار جملۂ قربان نیان جسکو یوم النحر کرتے هیں عیان

سورة الكافرون مكية وآياتها ستة وكلماتها ثلاث وعشرون وحروفها اربع وتسعون *

هی یه سورهٔ کافرون مکیه سب اُسمیں چه آیت هیں پڑه تو روز و شب
کلمه هیں تیئتیس اُسمیں بخلاف حرف هیں چورانوے تو دیکه صاف

* بســــــــــــــم الله الرحمن الرحيم *

* در شان نزول این سوره *

کہتے ہیں راوی کہ ہمعی ازقریش یعنی بو جہل و ولید زشت کیش

اسود و بن مان امیہ عاص نام سب نے یہ عباس سے بھیجا پیام

پھر تو پوجے یا محمد ایک سال اُن خدا یوں کو ہمارے بے ملال

پھر تو ہم بھی سال تک لاویں بجا بندگی تیرے خدا کی برملا

جب نبی کے پاس پہنچا یہ پیام سنتے ہی اصحاب کو خیرالانام

آئے اُس اثنامیں حضرت جبرئیل لائے اِس سورے کو ازرب الجلیل

* قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ *

ای محمد صاف کہہ ای کافران میں نہ پوجونگا جو تم پوجو بتان

کافر و ان سے ہیں وہی مرد مراد کہ پیام حضرتکو بھیجا ہو کے شاد

جانتا تھا علم اپنے سے خدا دین سے بے بہرہ ہیں یہ اشقیا

* وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ *

اور نہیں تم پوجنے والے بجان پوجتا ہوں جسکو میں روز وشبان

* وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ *

اور نہ میں طاعت کنندہ ہوں بدل تم پرستش میں ہو جسکے مشتغل

* وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ *

ورنہ تم پوجو گے استقبال میں جسکے میں کرتا ہوں طاعت حال میں

* لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ *

ہی تمہارا دین تمہارے واسطے اور ہمارا دین ہمارے واسطے

دین تمہارا ہی بتوں کی بندگی اپنے مخلوق آگے سر افگندگی

اور ہمارا دین حق اسلام ہی ہمکو حق کی بندگی سے کام ہی

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم من قرء سورة الكافرون فكانما قرء ربع القرآن وتباعدت عنه مردة الشياطين ويبرء من الشرك *

یوں پیمبر نے کہا ای مؤمنون کی تلاوت جسنے سورہ کافرون

اُسنے گویا ربع قرآن کو پڑھا اور ہوا وہ پاک از شرک و ریا

اور ہوئے مردِ شیاطین اُسسے دور ہوگیا وہ شخص از اہلِ حضور

سورة النصر مكية ومدنية وثلاث آيات وكلماتها تسع عشر وحروفها تسع وسبعون *

سورة النصر ایسے مکیہ ہی تین آیت اُسمیں ہیں کر اُسکو طی

کلمے اِس سورے میں ہیں اُنیس سب اور اُناسی حرف ہیں پڑھ رو ز و شب

بسم الله الرحمن الرحيم

* اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ *

جب کہ آوے نصر و امداد از خدا تجکو ہووے فتح و نصرت برملا

* وَالْفَتْحُ *

اور فتح مکہ یا فتح بلاد یا کہ آوے ہر ولایت کي کشاد

* وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا *

اور تو دیکھے کہ مردم مثل موج آئے سب دین خدا میں فوج فوج

یعني جب کے ہووےگا ایسا شکوہ لاویں ایمان ہر طرف سے ہر گروہ

* فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ *

پس بپا کي یا د کر یا مصطفی با ستایش اپنے خالق کو سدا

یا تو کر تنزیہ و تقدیس خدا مقترن با حمد خالق برملا

کلمۂ تحمید یا تو پڑھ تمام کہ وہ ہي پانچو فرشتونکا کلام

یہ روایت بھي کسي راوي نے کي سورۂ تودیع جب نازل ہوئي

پھر نہ دیکھا میں نے کہ خیر البشر کہ نماز اپني ادا کرتے مگر

پڑھتے تھے سبحانک اللہ کو تمام تھا یہي معمول پیغمبر مدام

اور یوں بعضے مفسر نے کہا پس نماز اب پڑھ بفرمان خدا
یا کہ اُ زا وصف سلمی در گذر اور ثبوتی کے تئیں اثبات کر

* وَاسْتَغْفِرْهُ ط *

اور تو آمرزش خدا اپنے سے چاہ هی کثیر العفو بخشندہ اللہ
اور تو استغفار کر حق سے بجان از پئے جرم و گناهِ عاصیان

* اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ٥ *

بیگمان بیشک خدا ئے مہربان مقبلِ توبہ هی از مستغفران
اِس لئے کہ هیگا غفار الذنوب جرم بخش حلق ستار العیوب
کہتے هیں اکثر مفسر کر قبول بعد فتح مکہ هی اِسکا نزول
صاف اُس سورے میں دی حقنے خبر از وفاتِ حضرت خیر البشر
کہتے هیں یہ سورہ جب نازل هوئی اور نبی نے اهل مجلس میں پڑهی
سنتہی رونے لگے عباس زار درد هجرا سے هوا دل بیقرار
پوچھا حضرت نے کہ کیا هی تمکو غم یوں جواب اُسنے دیا با چشم نم
هی تمہاری کوچ کی اِسمیں خبر اب کروگے دار دنیا سے سفر
سنکے فرمایا کہ کہتے هو بجا هی یونہی یہ بات تمنے سچ کہا

کہتے ہیں اِس سورے کے بعد از نزول　دو برس جیتے رہے حضرت رسول

آخری سورہ کہ اُتری ہی تمام　سو یہی سورہ ہی بر خبر الا نام

جان اِس سورے کو یارانِ رسول　سورۂ تودیع کہتے ہو ملول

یہ روایت ہی کواشی میں لکھی　جب نبی پر سورہ یہ نازل ہوئی

حضرتِ خاتونکو پاس اپنے بلا　اِس طرح حضرت پیمبر نے کہا

ای زنورِ دیدہ و جانِ پدر　میرے باغِ دل کا توھی ہی ثمر

ہی جگر پیوند تو اور لختِ دل　اِس دو قالب میں ہی یکجان متصل

راحتِ دل توھی اور آرامِ جان　تجھ سے قایم ہی محمد کا نشان

بیگمان جسنے کیا تجھ پر غضب　وہ غضب تجھ پر نہیں مجھ پر ہی سب

اب توھی آنکھونکی میری روشنی　چھوڑتا ہوں اب میں دنیائے دنی

منقریب آئی میری ایام فوت　حق نے بھیجا ہی مجھے پیغامِ موت

صبر کر اِس غم میں ای جانِ پدر　آئی اِس سورت میں رحلت کی خبر

اب بلایا ہی مجھے حق نے حضور　پاس سے تیرے مجھے جانا ہی دور

جب سنی اپنی یتیمی کی خبر　دن ہوا وہ رات سے تاریک تر

آنسوؤں نے آنکھ سے طوفان کیا　آتشِ ہجران نے دل بریان کیا

سنتےہي رونے لگيں بے اختيار ٭ تھا مسلسل پڑگہرا شکونکا تار
ديکھني حسرت سے کہ روئے پدر کہ بسوئے آسمان کرتي نظر
کرمیٹے دل سے برائي آہ سرد ٭ اشك هوگئي سرخ اور رخسار زرد
عرش پر پہنچي جو آہِ فاطمه يوں لگي کہنے الله فاطمه
کيوں يه ميري فاطمه کرتي هي آه هوگا عالم آه سے اُسکے تباه
اي فرشتو جاکے دلداري کرو جسميں هو وه شاد غمخواري کرو
باپ نے جب ديکھا بيٹي کا يه حال يوں کہا چھاتي لگا اي خوش خصال
اِسقدر ميري جدائي پر نرو چاهئے کر صبر اي پاکيزه خو
کيونکے ميں رکھتا هوں اُميد از خدا کہ ملے تو سب کے پہلے مجھسے آ
مجر ششما هي پر اتنا غم نکھا سب کے پہلے تو مليگي مجھسے آ
قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم من قرء سورة التوديع
وقيل سورة اذا جاء اعطي من الاجر کمن شهد مع محمد

يوم فتح مكة ٭

اِسطرح حضرت پيمبر نے کہا سورهٔ توديع کو جسنے پڑھا
اُسکے پاداش اُسکو ديگا خدا مثل اُس غازي کے که حاضر هوا

با محمد که هی ختم الانبیا   روز تنخ مکه میں همراه تها
سورة ابي لهب مكية وآيا تها خمس وكلما تها تسع
وعشرون وحروفها احدی وثمانون *

کہتے هیں مکیه هی سوره لهب   پانچ آیت اُسمیں هیں بزه روزوشب
اُسمیں هیں اُنتیس کلمه کریقین   اور اِکاسي حرف هیں اي مرددین

* بسم الله الرحمن الرحیم *

* وانذر عشیرتک الاقربین *

آیت انذر کو کرتے هیں بیان   جب رسول الله پر آئي ز آسمان
یعني یه صادر هوا حکم خدا   اپنے خویش واقربا کو تو ڈرا
تب نبي نے جاکے پر کوهِ صفا   قوم اپنے کو بلا یا کر ندا
جمع هوکر سب رئیسانِ قریش   آکے پیغمبر کے آئے مثلِ جیش
اُنسے فرمانے لگے خیر البشر   کرتمهیں اُسبانکي میں دوں خبر
یعني آئے هیں تلے اُس کوه کے   یکجماعت دشمنونکي اِس لئے
که کریں از بهر شبخون تُرکتاز   دست غارت کا کریں تم پر دراز
اِس خبر میں سن گروهِ مشرکین   راست گو جانو گے مجکو یا نہیں

سب لگے کہنے که اي پاکیزہ خو ٭ تجکو ہم جانینگے بیشك راست گو

تونہیں هرگز کبھي اي محترم کذب سے آگے همارے متهم

تب یه فرمایا که اي قومِ خراب تمکو ترساتا هوں پیش از عذاب ٭

بولہب اسبات کو سنکر اُتھا دو هاتھو نکو اُتھا کہنے لگا

که هلاکي هو تجھے اي حق شناس اِسْ لئے همکو بلایا اپنے پاس

یا که دو هاتهوں سے یك پتھر اُتھا چاهاتها پھینکے سوئے خیر الورا

وو هیں في الفور آئے حضرت جبرئیلْ لائے اِس آیت کو از رب الجلیل

٭ تَبَّتْ یَدَا اَبِيْ لَهَبٍ ٭

هو جیو نابود و ناچیز و هلاك هردو دستِ بولہب درگور و خاك

یعني هو نابود دستِ بولہب که اُتھا کر سنگ ازروئے غضب

چاهتا تها پھینکے سوئے مصطفیٰ اِس لئے میرا غضب اُسپر هوا

تها وہ عم حضرتِ خیر الانام قوم میں عبد العزیٰ تها اُسکا نام

دوسري معني هیں یہ تو کر یقین یعني برباد اُسکا هو دنیا و دین

٭ وَتَبَّ ۝ ٭

اور هوا ناچیز دستِ بولہب یعني اُس کا فریب توتا تهر رب

کہتے ہیں جب بولہب نے یوں سنا تب یہ ابلہ بزم سے کہنے لگا
یعنی گر حق ہے قیامت اور جزا جو برادرزادہ کہتا ہے مرا
تو میں دیکر مال و فرزندان خاص پاؤنگا اُس دن عذاب سے خلاص
آئی یہ آیت ز الله الصمد تا کہ قول اُس بد کا سب ہو جاوے رد

* مَا اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ *

دفع کر سکنے کا نہ اُسے عذاب مال اُنکا گرچہ ہو وے بے حساب

* وَمَا كَسَبَ ؕ *

اور کیا جو اُسنے دنیا میں کسب یعنی اُسکی آل اور اولاد سب

* سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚ *

جلتی آتش میں پڑیگا بولہب ہے سراپا شعلہ زن از قہر رب

* وَّامْرَاَتُهٗ ط *

اور پڑیگی اُسکی زن اُمِّ جمیل اُخت بوسفیان تھی وہ زشت و ذلیل

* حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ *

ہے وہ بردارندۂ بارِ حطب یعنی ہیزم کش ہے جفتِ بولہب
کہتے ہیں ہمسایہ خیر الورا خانۂ اُم جمیل اُسوقت تھا

روز کو خارِ مغیلان جمع کر ۔ رات کو لاتی تھی پنہاں اپنے گھر
ڈالتی تھی راہ میں اُس گل کے خار کانٹے اپنی حق میں بوتی تھی وہ خوار
جاتے حضرت صبح کو بہرِ نماز گھر سے مسجد کے طرف با صد نیاز
ہاتھ سے اپنے اُٹھاتے خار کو بوتے اپنے راہ میں گلزار کو
اور یہ فرماتے بزمِ مصطفیٰ کرتے ہیں یہ حق ہمسایہ ادا
کرتے ہو کیا ازرہٗ بیکانگی یوں ادا ہمسے حق ہمسایگی
روز تھی یہ عادت اُمِ جمیل تب خدا نے یوں کیا اُسکو ذلیل
ایکدن پشتارہٗ ہیزم بدوش شہر کو لاتی تھی وہ بیعقل و ہوش
راہ میں جب بسکہ ماندہ ہو گئی تھی رسن ہیزم کی ہاتھ سے گئی
رکھنی تھی اُس بار کو بالا سے سنگ تا کہ دم لیوے ذرا وہاں بیدرنگ
اک ملک اوجِ فلک سے نیچے آ یوں دیا پشت اُسکی سے پشتہ گرا
کہ ہوئی رسی گلے میں اسکی تنگ ہو خفا دوزخ کو پہنچی بیدرنگ
حق نے یہ آیت نبی پر بھیج کر حال اُسکی سے مفصل دی خبر

* فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ *

گردنِ زن میں پڑی رسی عیان لیف خرما سے بنی تھی جانستان

بانده‌تي تهي جسمے پشتاره مدام ۰ کرد با بدلم میں کام اُسکا تمام
با مراد اُسکے هی زنجیر حد بد جسے گردن اُسکی باندھینگے شدید
اور کشان لیجا وینگے سوئے سقر که هی اُس هیزم کشی کا یه ثمر
با مراد اُسکے هی وه زنجیر نار ڈالینگے گردن میں اُسکی آشکار
قال النبي صلی الله علیه وآله وسلم من قرء سورة تبت
رجوت ان لا یجمع بینه وبین ابي لهب في دار واحد
کہنے میں راوي پیمبر نے کہا سورهٔ تبت بد اجسنے پڑھا
چشم هی نه جمع کر نیکا خدا بولہب کوا ور اُسے د ربك سرا
سورة الاخلاص مکیة وآیاتها اربع وکلماتها خمسة عشر
وحروفها سبع واربعون *
سورهٔ اِخلاص هی مکیه خاص چار آیت ِمہر کا اُسمیں خواص
پندره کلمه اورسینتالیس حرف صورت ومعني میں یه سورهٔ شگرف
* بســــــــم الله الرحمن الرحیم *
* در شان نزول این سوره *
اهل مکه نے کہا حضرت سے آ هی بنا کس چیز سے تیرا خدا

سیم و زر ہے یا کہ چوب و سنگ ہے یا کہ سنگِ قیمتی خوش رنگ ہے

کہو خدا تیرا تھا کیا مرغوب ہی اُسکا کیا ماکول وکیا مشروب ہی

اِسطرح اہلِ معالم نے لکھا کہ یہود و نے یہ حضرت سے کہا

یا نبی اپنے خدا کا وصف کر تاکہ ایمان لاویں ہم تیرے اوپر

ہی جو کچھ توریت میں وصفِ خدا جانتے ہیں دیکھیں تم کہتے ہو کیا

راست کہو کیا ایک ہی تیرا خدا یا شریک کوئي ہی اُسکا دوسرا

کسّے یہ میراث پہنچي ہی اُسے پھر یہ میراث اُسّے پہنچي ہی کسے

مشرکونسے سنکے ایسا قیل وقال روکیا ایسا بسوئے ذوالجلال

منتظر تھے وحی کے حضرت رسول قل ہو اللہ کا ہوا اُسدم نزول

* قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ *

ای محمد کہو ہی وہ اللہ ایک ہی وہي دو نو جہانکا شاہ ایک

ایک ہی لیکن نہ از روئے عدد کیونکے ہی وہ ذات بے پایان وحد

لامکان اُس ذات سے آباد ہی قید یکتا ئي سے بھي آزاد ہی

* اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ *

یعني ہی بے نقص و بیحاجت خدا ہی وہ ہر محتاج کا حاجت روا

کچھ نکھاتا ھی نہ بیتا ھی صمد• بے نیاز و بے اعانت بے مدد

صاحبِ عین المعانی نے لکھا ازجنابِ بو علی ابنِ رضا

کہ یہ فرماتے ھیں معنی صمد کنہ سے مایوس ھوجسکی خرد

ھی ھمیشہ باقی اور دائی نہیں اُسکا عالم میں کوئی ثانی نہیں

* لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ٭

وہ نہیں جنتا نہ زائیدہ ھوا نہ کسیکا باپ نہ بیتا نہ ما

خود نہ بیتا نہ کسیکا باپ ھی جب سے ھی وہ ذات ایسی آپ ھی

لم یلد کہنے سے یہ ظاھر ھوا وہ می عیسیٰ اور عزیر ابن خدا

* وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ کُفُوًا اَحَدٌ • *

اور نہیں اُسکا کوئی خویش وتبار یعنی بے مانند ھی پروردگار

رد ھوا قولِ مجوس اور مشرکان کہتے ھیں کہ حق کی ھی یہ کمرہان

اپنے تئیں جو حق نے فرمایا احد یعنی میں ھوں بے شریک و بیعدد

اور صمد یعنی کہ میں ھوں بے نیاز ھوں میں ہیچار کونکا کارساز

اور رکھا ھی لم یلد اسواسطے ھی منزہ علت و معلول سے

لم یکن کہنے سے یہ ظاھر ھوا یعنی خود آیندہ ھی ذاتِ خدا

رازِ اس سورے کا من اب رازجو تا کہ تو بھي واقفِ اسرار ہو
ھوئي ھی اِسموں میں یك اسمِ خدا فوق ھی اللہ سے اُسکا مرتبا
ھستئے مطلق کا کیا کیجئے بیان لامکا ایسے ھی پرے وہ بے نشان ٭
چشمۂ کافور کہتے ھیں اُسے وھاں صفاتوں میں رسائي ھی اُسے
اور وہ بحرِ شور ھی کانِ نمك جس نمك کو پہنچے ہے نہ جانِ ملك
وھاں نہیں دم مارنے کي بات ھی بے صفت بے اسم تنہا ذات ھی
قل کا فاعل ھی محمد جان لے واسطے حق کا اُسے پہچان لے
خلق وخالق میں وسیلہ ھی وھي بیوسیلہ اُسکے نہ پہنچا کوئي
قاب قوسین حق نے اور ادنا کہا یعني وہ ایسا مقرب ھي میرا
یہ محمد کا ھي وہ عالیمقام کہ نہیں پہنچا کوئي وھاں خاص وعام
جو محمد نے کہا سب مانئے تو خدا اپنے کے تئیں پہچانئے
جو خدا سے تو ملا چاھے تو جا پیچھے ھي پیچھے محمد کے چلا
اور بکي احمد کي جسنے پیروي راہ زن اُسکا ھوا دیوِ قوي
چھٹ گئے اُس سے صراط المستقیم بعد از ین شیطان ھوا اُسکا ندیم
ھستِ خدا او ندِ یگانہ ھی احد جسکا عالم میں نہ والد نہ ولد

ہی منزہ اور مقدس بے نیاز   بندہ پرور ہی کریمِ کارساز

عقل کو اُس بارگہ میں رہ نہیں   کنہ سے اُسکے کوئی آگہ نہیں

معنیٔ اللہ اکبر فہم کر   ہی بڑا سب سے خدا ائے دادگر

ہستیٔ مطلق ہی وہ بحرِ عمیق   عرش و کرسی و فلک جسمیں غریق

کیا نہ قرآں میں یہ تو نے ہی پڑھا   کہ محیطِ جملہ اشیا ہی خدا

نورِ حق بیشک ہی ہر شی پر محیط   جوہر و عرض و مرکب ہر بسیط

تنگ جس پر عرصۂ ارض و سما   کب سکے ہی فہم ناقص میں سما

ہی بجائے قطرہ فہمِ مود مان   قطرہ میں دریا کے گنجایش کہاں

فہم میں گر آوے تو ای بے بساط   فہم تیرا ہو محیط اور حق محاط

یہ مخالف ہی کتاب اللہ کے   اور احادیثِ رسول اللہ کے

فہم میں آوے سو ہی اہلِ فنا   عقل میں آنے سے برتر ہی خدا

جان خالق ایک ہی مخلوق دو   ذہن خارج میں سمجھ اسبا تکو

ذہن میں ہی ایک مخلوق نہان   دوسرا مخلوق خارج میں عیان

پہلے ہو ہی خلق در علمِ خدا   خلق ثانی ہو ہی پھر خارج میں آ

ہی وجودِ واجب اُن دونو سے پاک   پس تو فکرِ ذات میں مت ہو ہلاک

بے نہایت هی وہ ذاتِ کبریا هی نه جسکا ابتدا نه انتها

فہم میں تیرے وہ آسکتا نہیں بحر کوزے میں سما سکتا نہیں

فہم میں آوے نه کبهو اُسکو خدا فی الحقیقت تجه سے وہ پیدا هوا

بت پرستی چهوڑ ای پاکیزہ خو اپنے اُس مخلوق کا بندہ نہو

لے همیشه دل سے اُس خالق کا نام اور کبهو حضرت محمد پر سلام

قال النبي صلی الله علیه وآله و سلم انه سمع رجلا یقرأها

فقال وجبت قیل یا رسول الله وما وجبت قال وجبت الجنة .

یه روایت سنکے اکثر راویان کرتے ہیں حضرت پیمبر سے بیان

که سنا بیشک نبي نے یك جوان سورۂ اخلاص پڑهتا تها عیان

پس پیغمبر نے کہا واجب هوئي تب لگے کہنے که کیا حضرت نبي

تب یه فرمایا هوئي واجب بہشت ای هوا مغفور یه نیکو سرشت

هي یه ارشادِ رسولِ خاص هي ثلث قرآن سورۂ اخلاص هي

جسنے یکنوبت پڑها صبح و مسا اُسنے گویا ثلث قرآن کو پڑها

روي عن علي ابن ابي طالب کرم الله انه قال من قرء

قل هو الله احد بعد صلوة الفجر احد عشر مرة لم یلحقه یومئذ

ذ ب ولوا جهند الشيطان *

ایک راوی نے روایت ای اهی یون علی ابن ابیطالب سے کی
که بلا شبه پیمبر نے کہا سورۂ اخلاص کو جسنے پڑھا
یعنی وقتِ صبحدم بعد از نماز یازده نوبت بصد عجز و نیاز
هوویگا اُسنے نه اُسدن یک گناه کو کریگا جهد دیو روسیاه
سورة الفلق مکي است ونزد بعضی مدنی و پنج آیت است
و بست و سه کلمه و هفتاد و نه حروف است *

تو فلق کے سورے میں جان اختلاف اسمیں پانچ آیت هیں پڑھا سینه صاف
بست و سه کامه هیں اسمیں آشکار حرف هیں هفتاد و نه کر لے شمار

* بسم الله الرحمن الرحيم *

* در شان نزول این سوره *

کہتے هیں که ایک انصاری پسر خدمتِ حضرت میں تھا شام و سحر
ملتجی هو اُسنے دو دختِ لبید لیکے کنگھی سرکي وه دونو پلید
اور شانه پارهٔ حضرت لیا سحر پیغمبر پر دونوں نے کیا
دیں گره ایک رشته میں گیاره تمام لیکے نام حضرت خیر الانام

پڑھ کے الفاظیں سحر کي وے زشت خو   پھونکتي تھي هر گرہ میں با غیو

بھیجا اُس رشتے کو پنهان از نظر   چاہ زوراں میں رکھا زیرِ حجر

بس هوئے بیمار حضرت مصطفیٰ   هو گئے پر درد بغل دست و پا ٭

آکے پیشِ حضرتِ خیر البشر   حق سے دي جبرئیل نے اُسکي خبر

بھیجا شیرِ حق کو حضرت نے بلا   لائے وہ چہ سے اُس رشتے کو جا

ڈالیں تھیں اُس رشتے میں گیارہ گرہ   آیتیں بھي حق نے بھیجیں یازدہ

پڑھتے تھے جبرئیل دونوں قل کو یاد   یک گرہ هوتي یک آیت سے کشادہ

اِس طرح سے ایک مفسر نے لکھا   سحر حضرت پر یہودي نے کیا

دیں گرہ رشتے میں گیارہ جنکے طاق   چاہ زوراں میں رکھا بالاتفاق

بس هوئے بیمار حضرت مصطفیٰ   اُن کے تئیں وجع المفاصل هو گیا

آتي اُدهم سورۃ الناس و فلق   تا نبي کا دفع هو جاوے قلق

حضرتِ جبرئیل نے یہ دي خبر   رشتہ هے اُس چاہ میں زیرِ حجر

شیرِ حق کو اُس جگہ بھیجا که جا   لائے اُس رشتے کو پیشِ مصطفیٰ

پڑھتے تھے دو قل کو شاہِ سرفراز   یک گرہ هوتي تھي یک آیت سے باز

٭ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ ٭

کہو مجھ مانگتا ہوں زینہار ٭ خالقِ ہر صبح کے لیل و نہار

ہی فلق مصدر ولیکن عالمان معنیٔ مفعول لیتے ہیں یہان

٭ معنیٔ مخلوق ہی یشکافتہ اے شگاف اُس چیز میں ہو یافتہ

یعنی اُس خالق کی مانگ اب زینہار جو ہی ہر مخلوق کا پروردگار

عام ہی مخلوق ہر ہر ممکنات یعنی حیوان وجمادات ونبات

حق نے ظلمت کے عدم کی کر شگاف پس نکالا نور ایجاد اُسنے صاف

٭ پھر کیا ہر اصل سے ایجاد فرع ٭ مثل مطر وچشمہ وفرزند وزرع

مثلے معنی اُسکے میں کہتا ہوں صاف ہی فلق وہ چیز ہو جسمیں شگاف

جسطرح حب ونوا ہوتی ہیں چاک یکبیک ہنگام رستن زیر خاک

جیون زمین ومنبع وکوہ وسحاب منفجر ہوتا ہی جن چیزون سے آب

یا فلق ہلک چاہ دوزخ کا ہی نام جب کھولی ہوتی ہیں نالان تمام

سخت ہی اُس چاہ میں اُنپر عذاب کرتے ہیں فریاد باصد اضطراب

یہان نود نہ نام میں تخصیص رب کی خلائق نے ہیگا اُسکا یہ سبب

کہ حفاظت از کزند موذیان پرورش یہ بھی ہی لیرِ بندگان

٭ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ ٭

چاهتا هون مین پناه حق سے اس شر سے اُمن شی کی جسے پیدا کیا

از بدی کل خلایق کا بنات یعنی انس و جن وحیوان و نبات

از شر انسان وجن ودام ودد اور جو مخلوقات هین بیحد وعد

* وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ *

اور شب تاریک کی شر سے کہ آ لیوے جب هرشی کو ظلمت مین چھپا

یا شر خورشید سے جب هو غروب ڈھانپ لے عالم کو تاریکی سے خوب

بعض کہتے هین مراد اُس سے هی ماه که گہن سے هووی تاریک و سیاه

* وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ﴿۴﴾ *

اور بدی هر دمنده سے امان یعنی از شر زنان ساحران

پڑهکے لفظین سحر کی کرتی هین دم اور گره تاگے مین دیتی هین بهم

لیکے تاگہ هاته مین وه زشت خو پهونکتین هین هر گره مین باغلو

کہتے تھے حضرت په قوم اشقیا سحر تو قرآن سے ثابت هوا

جانتے تھے سحر سے مفتون هین یعنی یه مسحور اور مجنون هین

کچھ نہین لازم که جو مسحور هو هووے مجنون بهی دلیل اُسکی کهو

یه غلط سمجهین هین قوم مشرکین آئے هین مسحور بر مجنون نہین

* وَمِنْ شَرِّحَاسِدٍاِذَا حَسَدَ * *

اور شر حاسد سے کہ کینہ ہی ہے • جب کرے سینہ سے اظہار حسد •

• یعني جب پنہان حسد ظاہر کرے • پہر نصرت غیر کو ما ہر کرے

گر رکہے حاسد حسد اپنا نہان • اُسنے کیا محسود کو پہنچے زیان

بلکہ ہے مخصوص حاسد پہ الم • شادئی محسود سے رکہتا ہی غم

قال النبي صلی الله علیه وآله وسلم لقد انزلت علیّ سورتان

• ما انزل مثلهما وانک لن تقرء سورتین احب ولا ارضی

عند الله منهما یعني المعوذ تین

لکہتے ہیں یوں راویانِ باصفا • اِسطرح حضرت پیمبر نے کہا

مجہ پر اُتریں یہ دو سورے بیگمان • کہ نہوں مثل اُنکے نازل زآسمان

تو نہ دو سورے پڑہیگا ایکجا • دوست تر دونوں سے نزد یک خدا

دونو سورے سے ہیں دونوں مراد • پڑہ برائے دفع شرای خوش نہاد

سورة الناس اختلاف است در نزول وي شش آیت است

وبست کلمہ است وہفتاد ونہ حروف است *

جان سورے ناس میں ہے اختلاف • آیتیں چہ اُسمیں ہیں پڑہ بیخلاف

بیس کلمہ اسمیں ہیں اے مرد دیں　　اور اُناسی حرف میں تو کر یقیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم *

حذف ہمزہ دونو صورتے میں کہا　　درش نے اور لام کو فتحہ دیا

* قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ لا *

کہو تجھ مانگتا ہوں میں پناہ　　پرورندۂ انس کی شام و پگاہ

یعنی میں ہوں چاہتا اُسکی امان　　کہ وہ ہی پروردگارِ مرد مان

* مَالِکِ النَّاسِ لا اِلٰهِ النَّاسِ لا *

یعنی ہی وہ بادشاہِ مرد مان　　ہی وُہی معبود انسان بیگمان

ہی کواشی میں کہ ملک الناس یہاں　　ہی برب الناس سے عطف البیان

کہ نہیں ہر پرورندہ ہو ہی شاہ　　ہر ملک نہ ہو ہی معبود و اِلٰه

استعاذہ پہلے سورے میں ہی عام　　ناس وغیر ناس داخل ہیں تمام

استعاذہ ہیگی اِس سورے میں خاص　　یعنی ربّ الناس سے بالاختصاص

وہاں مضارِ جسم سے مانگی پناہ　　یہاں مضارِ جان سے ہی بے اشتباہ

دال ہی یہ نظم اِسپر بر ملا　　کہ سزاوارِ اعاذت ہی خدا

اور قادر ہی اعاذت پر وہی　　اُسکا مانع ہو نہیں سکتا کوئی

اور خبر دیتا ہی یہ نظمِ کلام
کہ ہیں اہلِ معرفت کیسے مقام

جانتا ہی نعمتیں جو یکہ آشکار
کہ ہی میرے واسطے پروردگار

پھر سمجھتا ہی یا معانِ نظر
کہ غنی ہی بادشاہ بحر و بر

پھر دلیل اُسے پکڑتا ہی بحق
کہ عبادت کا وہی ہی مستحق

* مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ لا *

از شرِ دیو موسوس کہ نہان
خطرہ افگن ہی بجان مردمان

* الْخَنَّاسِ لا *

چھپنے والا کرے والا ہی فرار
بندا جب کرتا ہی ذکرِ کردگار

کرتے ہیں یوں عادت شیطان بیان
کرتے ہیں ذکرِ خدا جب بندگان

ہوکر ہراسان اُسسے ہو جاتا ہی دور
ذاکرانِ حق سے ہوتا ہی نفور

کہتے ہیں ہی دیو جیوں خونِ روان
ہر رگ و ہر پی میں انسان کے دوان

جب وہ غافل ہوئی از ذکر خدا
وسوسہ کرتا ہی پھر سینہ میں آ

* الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ * ۵

وہ کہ کرتا ہی نہان صبح و مسا
وسوسہ ہر سینہٴ مردم میں آ

حاصلِ معنی کیا یک سے بیان
اِسطرح کی مانگتا ہوں میں امان

ازبدي خطرۂ اگن زشت کارہ درجناب حضرتِ پروردگار
کہ ہی شاہ وما لك انسان بحق ہی اُنهوں کي بندگي کا مستحق

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

ازگروہِ جنیان و انسیان یعني ازشیطان جنسِ انس وجان
یا من الجن ہی بیان وسواس سے یابیان ہی الذي سے بوجہ اُسے
یا بوسوس سے تعلق ہُ سکا جان خطرۂ اگن سینے میں ازانس وجان
ڈال اُس سورے میں ہی تکرار ناس کہ شرف ہی سب پر اُسکو بیقیاس
یا کہ ہی تکرار لفظِ ناس یہان تا زیادہ ہو فصاحت سے بیان
ہر بلا سے جسکے مانگي ہی امان گر غضب ہو پہرا مان تجکو کہان
اسطرح سے یك مفسر نے لکہا لفظ ناس اُس سورے میں ہی پنج جا
ناس اول سے مراد اطفال میں مستمندِ پرورش اُس حال میں
اور مراد از ناس ثاني ہیں جوان کہ ملك میں مہر وقوت ہی عیان
ناس سیوم سے ہی پیرِ با حضور کیونکے ہی معبود کو عابد ضرور
اور چہارم صالحان و صالحان جن پرہی خناس مغوي ہر زمان
ناس پنجم سے ہی جمع مفسدان کہ ہیں خلق الله کي ایذا رسان

گوش کر اي صاحبِ علم و فنون • تجھ سے تحقیق اپني کہتا ھوں جنون
ہے مراد اُس پانچ سے وے پنجگس • دین حق کے میں وھي ارکان بس

قال النبي صلی الله علیه وآله وسلم من قرء المعوذتین فكانما قرء الكتب التي انزلها الله تعالی •

گوش کر حضرت پیمبر نے کہا • سورۂ ناس و فلق جسنے پڑھا
اُسنے سب گویا کتابیں وے پڑھیں • کہ کیا نازل خدا نے پر زمین

قال النبي صلی الله علیه وآله وسلم ما تعوذ المتعوذون بمثل المعوذتین •

عقبہ عامر نے کہنے میں کہا • کہ میں یوں حضرت پیغمبر سے سنا
کے امان مانگي امان خواھوں نے یہاں • مثل ان دو سورتوں کي بیگمان
یعني جو مانگے بلاؤں سے پناہ • چاھئے اُسکو پڑھے شام و پگاہ

تمام شد تفسیر مرتضوي •

در بیان خاتمہ کتاب

ذکر حق میں ایک شب ای دوستان | میں گیا بیخود باوجِ آسمان
دیکھتا ہوں کیا کہ بر چرخ برین | بیٹھے ہیں حضرت امیرالمومنین
تخت زرین پر باعزازِ تمام | ہیں ملک ہر سو برائے اهتمام
اولیا ہیں دست بستہ با ادب | خاموشي سے صورت دیوار سب
جاکہ در پیش شہ عالیمقام | با ادب هو کر کیا میںنے سلام
عرض کي میںنے کہ یا حضرت امام | حکم سے تفسیر کہ لا یا غلام
دونو جلدیں رکھ کے دونو هاتھ پر | لیگیا میں نذر کو پیش نظر
پایا حضرت کے مدد سے اتصرام | ورنہ ہوسکتا تھا کب مجھسے یہ کام
دونوں دستِ مبارک سے اُٹھا | دیر تک دیکھا کئے شیرِ خدا
تب یہ فرمایا باوازِ بلند | تیري محنت کو کیا ہمنے پسند
خوش ہوئے ہم اس تیري تفسیر سے | تیري اس تحریر و اس تقریر سے
دوست جو اسکو رکھا ہمنے بجان | دوست رکھینگے اسے سب مومنان

مانگتا ہے اِسکا کیا مجھسے صلا • جو تو چاہے دیوے ہم تجکو دلا

میں جو پایا شہ کا لطفِ بیقیاس • یہ کیا خدمت میں میں نے التماس

مانگتا ہوں تم سے میں حُبِّ خدا • اور حُبِّ اہلِ بیتِ مصطفیٰ

اور مہر جملہ آلِ فاطمہ • اور با ایمان ہو میرا خاتمہ

اور رہوں دنیا میں باعزّ و وقار • باقی دم تک ہی حیاتِ مستعار

اور غلامِ مرتضیٰ میرا ہی نام • میں غلامی میں رہوں حاضر مدام

ایک میرا فرزند ہووے نورِ عین • ہو غلام و بندۂ حضرت حسین

مانگتا ہوں تم سے اے حق کے حبیب • دولت دارین ہو اُسکو نصیب

اور رہے جس گھر میں دائم یہ کتاب • وہ رہے آباد تا روزِ حساب

اور جو اِسکو پڑھے با اعتقاد • اُسکی حاصل ہووے سب دلکی مراد

کہ نہیں سکتا میں اُسکو بر ملا • جو صلا اُسکا مجھے شہ سے ملا

شکر اُس نعمت کا کر سکتا نہیں • [illegible] عطائے شاہِ دین

کیا کرے کوئی اُنکے ہمت کا بیان • جو کئے میں آپ بہرِ سایلان

کیا سماں ہے ستّر اونٹ ہی قطار • جسنے یک سایل کو بخشا اِکبار

خوف سے قنبر نے کھینچا اپنا ہاتھ • کہ نہ مجکو بخش دیں اونٹوں کے ساتھ

ما نگتا هي اِ سکا کیا هيسے صلا ٭ جو تو چاهے د يوے هم تجکو بلا

میں جو پایا شه کا لطف بیقیاس ٭ یه کیا خدمت میں میٹنے النماس

مانگتا هوں تم سے میں حب خدا ٭ اور حب اهل بیت مصطفی

اور مهر جمله آل فاطمه ٭ اور با ایمان هو میرا خاتمه

اور هوں دنیا میں باعز و وقار ٭ باقي دم تک هی حیات مستعار

اور غلام مرتضی میرا هی نام ٭ میں غلامي میں رهوں حاضر مدام

ایک میرا دوز ند حوهی نور عین ٭ هی غلام وبنده حضرت حسین

مانگتا هوں تم سے اي حق کے حبیب ٭ دولت دارین هو اسکو نصیب

اور رهے جس کے رهین دام یه کتاب ٭ وه رهے آباد تا روز حساب

اور هو اِ سکو پڑهے با اعتقاد ٭ اُسکي حاصل هوے سب دلکي مراد

که نهیں سکتا میں اُ سکو بر ملا ٭ جو صلا اُ سکا مجهے شه سے ملا

شکر اُ س نعمت کا کر سکتا نهیں ٭ [illegible] هو [illegible] عطاے شاه دین

کیا کرے کوئي اُ نکے همت کا بیان ٭ جو کئے میں آپ بهر سائلان

کیا سماته ستر او [illegible] قطار ٭ جسنے یک سایل کو بخشا ایکبار

خوف سے قنبر نے کهینچا اپنا هاته ٭ که نه مجکو بخش دیں اونتو نکے ساته

مانگتا هي اِسكا كيا مجهسے صلا   جو تو چاهے دیوے هم تجهکو دلا

میں جو پایا شه کا لطفِ بیقیاس   یه کیا خدمت میں مینے التماس

مانگتا هوں تم سے میں حُبِ خدا   اور حُبِ اهلِ بیتِ مصطفیٰ

اور مهر جمله آل فاطمه   اور با ایمان هو میرا خاتمه

اور رهوں دنیا میں باعز و وقار   باقي دم تک هی حیاتِ مستعار

اور غلام مرتضیٰ میرا هی نام   میں غلامي میں رهوں حاضر مدام

ایک میرا دوزند هوهی نورعین   هی غلام و بندهٔ حضرت حسین

مانگتا هوں تم سے ای حق کے حبیب   دولت دارین هو اُسکو نصیب

اور رهے جس کو رهیں دائم یه کتاب   وه رهے آباد تا روزِ حساب

اور هو اِسکو پڑهے با اعتقاد   اُسکي حاصل هووے سب دلکي مراد

که نهیں سکتا میں اُسکو بر ملا   جو صلا اُسکا مجهے شه سے ملا

شکر اُس نعمت کا کر سکتا نهیں   [illegible] موهبت عطائے شاهِ دین

کیا کرے کوئي اُنکے همت کا بیان   جو کئے میں آپ بحرِ سائلان

کیا سمانه ستر او اُنهي قطار   جیسے یک سایل کو بخشا اکبار

خوف سے قنبر نے کهینچا اپنا هاته   که نه مجهکو بخش دیں اونٹوں کے ساته